والارض وضعہا للانام فیہا فاکہۃ والنخل ذات الاکمام والحب ذو العصف والریحان فبای آلاء ربکما تکذبان

# باغبانی

یعنی

## فرمنگرس مینول آف گارڈننگ

کا

ترجمہ جس کو

بحکم علیا حضرت نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج ہند، جی سی، ایس، آئی، جی سی، آئی، ای۔ فرمانروائے بھوپال دامہا اللہ بالعز والاقبال

مولوی سید محمد مصطفٰے صاحب بی اے انڈر سکرٹری

فنانشل ڈپارٹمنٹ بھوپال نے انگریزی سے

اُردو مین ترجمہ کیا

اور منشی خورشید احمد صاحب مہتمم باغات مفصلات ریاست نے مفید حواشی اور ضروری تصریحات کا اضافہ کیا اور

مطبع مفید عام آگرہ مین محمد قادر علیخان صوفی کے اہتمام سے چھپا

سنہ ۱۳۳۴ھ مطابق سنہ ۱۹۱۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# دیباچہ

مسٹر فرمنگر ایک نہایت مشہور گارڈنر ہین جن کو انگلستان و ہندوستان کے باغات کا کامل تجربہ ہے - ان کا مدتون کلکتہ مین قیام رہا اور اُنھون نے جےپور کے باغ رام نواس کو خاص طور پر جدید اصولون کے مطابق درست کیا ہے -

صاحب موصوف نے جو تجربات حاصل کئے اُن کو فائدہ عام کے لئے فرمنگرس مینول آف گارڈننگ — Tirminger's manaal of Gardening نامی کتاب کی صورت مین جمع کر دیا ہے اور یہ کتاب ایسی مفید و مقبول ہوئی ہے کہ اس وقت تک اس کے پانچ اڈیشن طبع ہو چکے ہین - اس سے قبل اگرچہ اور بھی ماہرین فن باغبانی نے اس موضوع پر کتابین لکھی ہین لیکن ہندوستانی باغات کے متعلق یہ کتاب تمام کتابون سے زیادہ مکمل حیثیت رکھتی ہے اور اس مین ہر چیز پر علمی و عملی طریقہ سے بحث کی گئی ہے اور اس قابل ہے کہ جو لوگ باغون سے شوق رکھتے ہین یا یہ کام بطور پیشہ کے کرتے ہین یا اس کو

ذریعہ آمدنی بناتے ہین وہ اس کتاب کو مطالعہ مین رکھین لیکن کتاب چونکہ انگریزی زبان مین ہے اس لئے ہر ہندوستانی اُس سے فائدہ نہین اُٹھا سکتا تھا اور اس طرح عام اشخاص ایک بڑے نفع سے محروم تھے مگر اب علیا حضرت نواب **سلطان جہان بیگم** صاحبہ تاج ہند، جی، سی، ایس، آئی و جی، سی، آئی، ای فرمانروا ے **بھوپال** دام اقبالہا کی توجہات خسروانہ سے فائدۂ عام کے لئے اِس کتاب کا اُردو مین ترجمہ ہو کر شایع کیا جاتا ہے۔

حضور ممدوحہ کا یہ احسان نہ صرف پبلک کے اِس حصہ پر ہوگا جس کو اِس کتاب کی ضرورت ہوگی بلکہ اُردو ادب کے لئے یہ ایک بیش بہا عطیہ ہوگا کیونکہ اس زبان کا دامن ابھی تک ایسے علمی تراجم و تصنیفات اور تالیفات سے خالی ہے۔ اور حضور ممدوحہ بذات شاہانہ بھی اِس علم و فن کے ساتھ دلچسپی اور وسیع معلومات رکھتی ہین جس کا مختصر تذکرہ صفحات ماسبق مین مین کرون گا۔

اِس کتاب کے چار حصے ہین اور پہلا حصہ جس مین باغ کے انتظامات وغیرہ کے ابتدائی اصول ہین وہ اس وقت شایع کیا جاتا ہے مین نے اس مین جہان جہان ضرورت دیکھی وہان فٹ نوٹ لکھدئے ہین۔ میرے لئے بڑا فخر ہوگا کہ اگر ناظرین اس کو مفید سمجھین گے۔

دستخط

سید خورشید احمد الیف، آر، ایچ، الیس و ایم آر، ا ے، الیس، مہتمم باغات مفصلات ریاست بھوپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مقدمہ

ہندوستان کی سرزمین اگرچہ ایک زراعتی زمین ہے اور اس مین اس قسم کی قوت موجود ہے کہ تمام نباتات اور ثمردار درخت اس مین پیدا ہون لیکن تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تمدن سے قبل یہان باغات کا کچھہ شوق نہ تھا۔ پھول پھل اور دوسرے قسم کے قیمتی درخت بھی بہت ہی کم ہوتے تھے۔ ہندو چونکہ ہندوستان سے باہر نہ جاتے تھے اس لئے اُن کو دنیا کے پھولون اور پودون کی پوری طرح خبر نہ تھی۔ تیموریون نے یہان آکر اس طرف توجہ کی اور ایران و خراسان کے لطیف پودے اور پھل لاکر تمام ہندوستان مین پھیلا دئے۔ قلم اور پیوند لگانے سے ہندو مطلق واقف نہ تھے۔ سب سے پہلے اکبر کے زمانہ مین محمد قلی افشار نے جو کشمیر مین داروغہ باغات تھا کابل سے شاہ آلو منگوا کر پیوند کیا اور پھر عام رواج ہوگیا تاہم اکبر کے زمانہ تک آم کی قلم نہ لگ سکتی تھ

زمانہ مین اور بہت سے میوے ولایت (کابل اور ایران) سے آئے۔ اننناس بھی اُسی زمانہ مین یورپ سے آیا اور اس کی کثرت سے کاشت کی گئی اور آگرے کے باغ گل افشان مین ہزارون اننناس پیدا ہونے لگے۔ سرو، صنوبر، چنار سفید اور بید مولا جن کا ہندوستان مین خیال بھی نہین ہو سکتا تھا وہ بھی بہم پہونچایا گیا۔ صندل جو خاص طور پر جزیرون مین پیدا ہوتا تھا اُس نے بھی انہین باغون مین نشوونما پائی اسی طرح تربز، شفتالو، بادام، پستہ اور انار کی بھی اسی زمانہ مین کاشت کی گئی اور کامیابی ہوئی۔ انگور اور خربزہ بھی اسی عہد کی یادگار ہین۔ پھول ہندوستان مین یون بھی کثرت سے تھے یہان تک کہ جہانگیر جب کشمیر گیا تو اُستاد منصور کو جو شاہی مصور تھا حکم دیا کہ خاص کشمیر کے پھولون کی تصویر کھینچے چنانچہ سو سے زیادہ پھولون کی تصویرین لی گئین لیکن سلاطین مغلیہ کی خوش مذاقی نے اسی پر قناعت نہین کی بلکہ ایران و توران کے پھول منگواکر ہندوستان کو ایران کا چمن زار بنادیا۔ گلِ سرخ، نرگس، بنفشہ، یاسمن سوسن، ریحان، نافرمان، خطمی اور دوسرے بے شمار پھول ایران و توران سے لائے گئے۔

ہندوستانکے ناواقف مالی باغات مین یون ہی بے ترتیب درخت لگاتے تھے چمن بندی، خیابان، جدول، تختہ بندی کا نام بھی کسی نے نہین سنا تھا۔ نہ باغون مین کسی قسم کی عمارت اور آبشار ہوتے تھے۔ بابر نے ہندوستان مین آکر

ان چیزوں کو رواج دیا (ماخوذ از مقالات شبلی)

کتاب کے دیباچہ مین مسٹر فرمنگر نے ہندوستان مین فن باغبانی کی غیر ترقی یافتہ حالت اور ہندوستانیوں کے اعلیٰ طبقہ کی عدم توجہی کی بابتہ کچھ تذکرہ کیا ہے۔ اس مین تو شبہ نہین کہ یورپ کی طرح ہندوستان مین سائنٹفک طریقہ سے باغبانی نہین کی جاتی اور نہ اُن جدید معلومات سے جو یورپ نے مہیا کی ہین کچھ استفادہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اور اس کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ اس ملک مین عام تعلیم نہین ہے لیکن والیانِ ملک اور امرا کے باغات اس حالت سے مستثنیٰ ہین اور ہندوستان کی قدیم تاریخ ہم کو بتاتی ہے اس فن کو سلاطین تیموریہ نے کافی ترقی دی تھی جیسا کہ اقتباس بالا سے ظاہر ہے اور زوال سلطنت کے بعد بھی اس کے آثار باقی رہے ہین۔

سلاطین تیموریہ کی تمدنی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بابر کے وقت سے لے کر بہادر شاہ کے زمانہ تک باغات کے شوق اور دلچسپیون مین کبھی کوئی کمی نہین آئی بلکہ ترقی ہوتی رہی۔ نہ صرف تیموری بادشاہ بلکہ اُن کے امرا اور ارکین سلطنت سب کو باغات کا ایک عام مذاق ہو گیا تھا عموماً دارالخلافون کے سوادِ شہر مین بڑے بڑے باغات لگائے جاتے تھے جن مین نہ صرف اقسام اقسام کے درخت اور پھول وغیرہ ہوتے تھے بلکہ عمارتین اور آبشارین بھی بنائی جاتی تھین جو کمال صنعت کا نمونہ ہوتی تھین اور بڑے بڑے

حوض وفوارے ان کی رونق کو اور دوبالا کردیتے تھے۔ آگرہ، دھلی، اورنگ آباد اور لاہور مشہور دارالخلافہ رہے ہین۔ اور اُن مین آج تک شاہی باغونکی یادگارین موجود ہین۔ آگرہ مین نورافشان، ہوا باغ، تاج گنج، باغ سکندرہ۔ دھلی مین حیات بخش، مہتاب باغ، بیگم باغ، روشن آرا باغ، سرہندی باغ، شالامار اور قدسیہ باغ۔ الہ آباد مین خسرو باغ اور لاہور مین "شالامار باغ"، مشہور تھے۔ یہ مذاق صرف امرا اور بادشاہون ہی تک محدود نہ تھا بلکہ بیگمات مین بھی پایا جاتا تھا۔ محلات کے اندر نہایت خوش منظر اور پُر فضا باغات لگائے جاتے تھے۔ چنانچہ قلعہ آگرہ مین ابھی تک زنانہ باغ موجود ہے۔ خاص محل جو قلعہ معلیٰ (دھلی) مین تھا اُس کے صحن مین ۷۰ گز مربع کا ایک باغیچہ تھا اِس باغیچہ مین تین گز چوڑی سنگ مرمر کی ایک نہر تھی اور سنگ مرمر ہی کا حوض تھا بیچ مین ۲۵ گز قطر کا ایک اور ہشت پہل حوض تھا اور اس مین ۲۵ فوارے چھوٹتے تھے اسی طرح امتیاز محل مین ۱۰۷ گز لانبا باغیچہ تھا۔

جھان آرا بیگم، روشن آرا بیگم، سرہندی بیگم اور قدسیہ بیگم کے باغات اُنھین کے نامون سے اس وقت تک موسوم ہین۔ اورنگ آباد کے باغات کے نشانات اگرچہ اپنی گذشتہ شادابی کا صرف تخیل ہی پیدا کرتے ہین تاہم رابعہ دورانی کا باغ جس مین اِن کا مقبرہ بھی ہے اس وقت تک اپنی اصلی حالت پر موجود ہے۔

دھلی اجڑنے کے بعد جب لکھنؤ آباد ہوا تو یہ مذاق وہان بھی پہنچا۔ خاص

لکھنو کے باغون مین بادشاہ باغ، قیصر باغ اور دوسرے امرا کے باغات اس وقت تک کچھ ویران اور کچھ آباد ہین۔ عام لوگ بھی اس مذاق سے بیگانہ نہ تھے اُن کے مکانات کے صحنوں تک مین پھول پھل والے درخت نصب تھے اور ابھی تک نصب ہوتے ہین بڑے بڑے شہرون کے علاوہ قصبات مین بھی باغات کا شوق رہا ہے اور اگرچہ اِن مین پھول بہت ہی کم رہے ہین لیکن پھلون کے درخت کثرت کے ساتھ نصب کئے جاتے رہے۔ اور چونکہ عموماً ہر دولتمند شخص کی یہہ خواہش رہی کہ اس کے مقبرہ کے ساتھ ایک باغ ہو یا باغ مین مقبرہ ہو اس لئے اُنھون نے باغات کی سرسبزی و شادابی پر ہمیشہ توجہ مبذول رکھی۔ لیکن جس طرح سلطنت مغلیہ کے انحطاط کے ساتھ ہندوستانی تمدن اور صنعت و حرفت کا زوال ہوا اسی طرح اس مذاق و دلچسپی کا فقدان ہو گیا البتہ ریاستون مین فرمانروا ے وقت کے مذاق طبیعت کے مطابق اس کا شوق کبھی کم اور کبھی زیادہ رہا۔ چنانچہ تمام ریاستون مین اس مذاق کے آثار نمایان ہین سنٹرل انڈیا مین اور خاصکر بھوپال مین جہان میرا تقریباً ۳۰ سال کا تجربہ ہے والیان ملک کو ہمیشہ باغات سے دلچسپی رہی ہے ایک صدی سے بھوپال مین یکے بعد دیگرے بیگمات کی فرمان روائی رہی لیکن ہر عہد مین اُن کی اور اُن کے اُمرا کی توجہ باغات کے لگانے مین مصروف رہی۔

سب سے پہلے تو نواب قدسیہ بیگم صاحبہ نے اپنے گرامی قدر شوہر کے نام پر

ایک باغ بنایا تھا جس کا نام "نظر باغ" رکھا۔ پھر نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین نے باغ "فرحت افزا" اور نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ خلد مکان نے باغ "نشاط افزا" لگایا۔ ان باغات کا نہایت وسیع رقبہ ہے۔ ہر قسم کے پھل اور پھولوں کے درخت موجود ہیں۔ ان میں متعدد مکانات بھی ہیں جو ہندوستانی باغات کا ضروری جزو سمجھے جاتے ہیں سلسلۂ عمارات تاج محل میں عالی منزل کا باغیچہ قابل دید ہے اس میں "شالامار" لاہور کی طرح دو درجے ہیں پہلے درجے میں صرف چمن ہے اور ایک بہت بڑی بارہ دری ہے۔ دوسرے درجے میں پھل دار درخت اور متعدد بنگلے ہیں۔ اسی درجے میں ایک اعلیٰ درجہ کا خوشنما فرن ہاؤس از نام "کوہ فزا" موجود ہے جس میں بہت سے فوارے لگے ہوئے ہیں۔ یہ باغ چاروں طرف بلند دیواروں سے محصور ہے اور اب اس میں "پرنس آف ویلز لیڈیز کلب" ہے۔

حضور سرکار عالیہ دام اقبالہا فرمانروائے بھوپال کی طبیعت میں مذاقِ باغات وچمن اور مناظرِ قدرت سے دلچسپی ابتدا ہی سے خاص طور پر واقع ہوئی ہے اور چونکہ حضور ممدوحہ فائن آرٹس میں بھی کامل دستگاہ رکھتی ہیں اور اس فن کی کتابوں کا بہ کثرت مطالعہ فرمایا ہے اور پھر عملی تجربے بھی کئے ہیں۔ اسی کے ساتھ یورپ اور ٹرکی کے باغات خاصکر کیو گارڈن کو بھی ملاحظہ

فرمایا ہے۔

حضور ممدوحہ مین ایسا ذوق سلیم پیدا ہو گیا ہے جس کی نظیر ملنی دشوار ہے اس لئے لامحالہ حضور ممدوحہ کے عہد مبارک مین شاہی باغات کو اسی اعلیٰ پیمانہ پر ہونا چاہیئے تھا جوان تمام تجربات اور واقفیت فن کا نتیجہ ہے۔ حضور ممدوحہ کے مذاق کا ابتدائی نمونہ باغ حیات افزا ہی جو زمانہ ولیعہدی مین تیار ہوا ہے۔ اس باغ مین پھل دار درختون کے متعدد تختے ہین۔ قدیم وجدید قسم کی پھلواری بھی ہے۔ وسط مین ایک خوبصورت بارہ دری ہے جس کے ہر چہار جانب نہایت خوشنما نہر ہے اور اس نہر مین متعدد فوارے نصب ہین ۱۹۰۱ع مین حضور ممدوحہ نے شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر جب عمارات کا سلسلہ شروع فرمایا اور "قصر سلطانی" کی تعمیر کا آغاز کیا تو اسی کے ساتھ "قصر سلطانی" کے احاطہ مین بہت بڑے وسیع رقبہ پر دو باغ جن کی حالت اور شان اُن کے نامون ہی سے ظاہر ہے یعنی "ضیاء الابصار" اور "ریاض الاثمار" کی بھی بنیاد ڈالی۔

ضیاء الابصار صرف نزہت نظر اور تفریح خاطر کے لئے ایک ایسا چمن ہے جس مین زمانہ جدید کے خوشنما پودے اور پھولون کے بکثرت تختے اور "فرن ہاؤس" و گلاس ہاؤس ہین۔ اِن فرن ہاؤسون مین ہندوستان اور انگلستان کے بہترین اور خوشنما پودے رکھے ہوئے ہین۔ متعدد سبزہ زار اور لان بھی ہین۔

ان تمام خوبیون کے ساتھ قدرتی موقع نے جو اس باغ کو حاصل ہے اور بھی دلفریبی پیدا کر دی ہے۔ باغ کے نیچے جنوب و مغرب مین بھوپال کا مشہور تالاب ہے اس کے بعد مشرق مین وسیع میدان اور پہاڑون کا سلسلہ ہے۔ جنوب مین تالاب کے بعد ایک پہاڑی ہے جس پر "جھان نما پیلیس" محو نظارہ بنا دیتی ہے۔ جانب غرب حصہ زیرین مین باغ ریاض الاثمار ہے جس مین آم، سنترہ، امرود، کیلا اور دوسری قسم قسم کے پھل دار درخت ہین۔ مختلف اور متعدد قسم کی ترکاریان بھی ہوتی ہین

اس مین شک نہین کہ ہندوستان مین مذاق باغات سے پہلے پھول پھل، ترکاریان ادنیٰ قسم کی ہوتی تھین۔ جب سے یہ مذاق پیدا ہوا تو غیر ملک کے پھل بھی بہ کثرت پیدا ہونے لگے اور ترکاریون مین بھی ترقی ہوئی۔

کشمیر کے پھول تو ہندوستان ہی مین تھے لیکن ایران کے پھول بھی کثرت سے پیدا کئے گئے۔ ان پھولون مین زیادہ تر یہ خیال رکھا جاتا تھا کہ خوشنمائی کے ساتھ خوشبو بھی ہو اور ایسے پھولون کے درخت صرف امرا کے باغون، پائین باغون ہی سے مخصوص نہ تھے بلکہ غربا کے گھرون کے صحنون تک مین عام طور سے لگائے جاتے تھے۔ بعض پھول ایسے تھے اور ہین جن کا عرق اور تیل استعمال مین آتا ہے اور بعض بعض مقامات ایران کے کھیت کے کھیت اور جنگل کے جنگل ہین مثلاً بیلا، چمبیلی، جوہی، چمپا، گلاب، کیوڑہ وغیرہ غازی پور، جونپور، قنوج جھانسی، بھوپال اور حیدر آباد دکن مین کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ جونپور مین جو گی

چمپیلی اور چمپا کے رقبون کا لگان سو روپیے بیگہ سے بھی زیادہ بڑھا ہوا ہی۔ غازی پور کے گلاب کی بہتات ہندوستان بھر مین مشہور ہے جس کا کچھ کہنا ہی نہین ہے۔ حیدرآباد کا کیوڑہ خاص طور پر مشہور ہے۔

ہندوستان مین نہ صرف ان پھولون ہی کی کثرت سے فائدہ اُٹھایا گیا ہے بلکہ گھانس تک بیکار نہین چھوڑا گیا۔ خس جس قدر موسم گرما مین آرام دہ چیز ہے وہ محتاج بیان نہین۔ یہ نہ صرف ٹٹیون ہی کے کام مین آتی ہے بلکہ اس کا عطر بھی نکالا جاتا ہے۔

پھلون مین آم، انناس، ناسپاتی، بہی، خربزہ، تربوز، بیر، انار، سنترہ، انگور، کیلا وغیرہ بھی کثرت سے پیدا ہوتا ہے لیکن ہر پھل کے لئے مخصوص مقامات ہین جہان کی زمین اس کے لئے موزون ہوتی ہے وہین پیدا ہوتے ہین اور آم کی تو اتنی قسمین ہوتی ہین کہ جو سیکڑون سے متجاوز ہین۔ مدراس، حیدرآباد، مالدہ، صوبہ اودہ کے قصبات ملیح آباد، سندیلہ، شاہ آباد، کاکوری۔ یوپی مین بنارس، شاہ جہان پور، بریلی، رام پور، پیلی بھیت، امروہہ خاص طور پر آم کے لئے مشہور ہین۔ خاص خاص اقسام کے آمون کے اُن کی صورت و ذائقہ کے اعتبار سے نام بھی رکھے گئے ہین۔ چونکہ ہندوستان کا بڑا حصہ گرم ہے اور صرف پہاڑون اور اُن کے نیچے کا حصہ سرد ہے اس لئے قدرتی طور پر وہ پھل جو سرد مقامات مین پیدا ہوتے ہین ہندوستان مین کم نظر آتے ہین۔

ترکاریان بھی عموماً ہر شہر و قصبہ مین بہ کثرت ہین ۔ شلجم ، چقندر ، گاجر ، کدو ، سیم ، ٹماٹو ، بیگن ، آلو ، اروی ، ترئی ، گلکی ، گرڈیلی ، بھنڈی ، مولی ، گوبی ، کرم کلّا ، کی کچھ کم پیداوار نہین ہے لیکن ہر جگہہ وہان کی قابلیت زمین اور وسائل آبپاشی کے لحاظ سے اعلیٰ ، اوسط ، ادنیٰ اقسام کی پیدا ہوتی ہین ۔ ہندوستان مین ایک بہت بڑا فرقہ ایسا ہے جو گوشت نہین کھاتا ۔ اور اس کا صرف ترکاریون پر گذارہ ہے اس لئے لامحالہ ہر جگہہ ترکاریون کی زیادہ پیداوار ہونا لازمی ہے ۔ البتہ چونکہ تعلیم عام نہین ہے اور کاشت مین جدید اصول اور سائنٹیفکٹ طریقے استعمال نہین کئے جاتے اس لئے ترکاریون ، پودون اور پھولون کی پیداوار جیسی کہ دوسرے ملکون مین ہے ایسی نہین ہوتی لیکن امرا کے باغات وغیرہ مین جو تعلیم یافتہ باغبانون کی نگرانی مین ہین سب چیزین اعلیٰ درجہ کی پیدا ہوتی ہین ۔

سید خورشید احمد ۔ الف ، آر ، ایچ ،

ایس وایم ، آر ، اے ، ایس مہتمم باغات

مفصلات ریاست بھوپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# باب اوّل

## موسم

بنگال مین جسے جاڑہ کا موسم[1] کہا جاتا ہے وہ زائد سے زائد تین ماہ رہتا ہے نومبر مین شروع ہوتا، اور فروری مین ختم ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی شب مین حرارت (ٹمپریچر) اس قدر گھٹ جاتا ہے کہ پانی منجمد ہو جانے کی نوبت آجاتی ہے، لیکن ایسا اتفاق شاذونادر ہوتا ہے، فروری کے ختم ہوتے ہوتے گرمی کا موسم آجاتا ہے۔ مارچ سے مئی تک شدت کی گرمی پڑتی ہے۔ مارچ و اپریل سال کے خشک مہینے سمجھے جاتے ہیں۔ بارش کا موسم نصف یا آخر جون مین شروع ہو جاتا ہے، اور عموماً ۲۰۔ اکتوبر تک شمار کیا جاتا ہے۔ اگست، ستمبر مین رطوبت کی بہت زیادتی ہو جاتی ہے ان

---

[1] ملک گونڈوانہ و مالوہ مین بھی جاڑہ کا موسم نومبر سے فروری تک تین ماہ رہتا ہے اس موسم مین کبھی کبھی رات میں حرارت ایسی مفقود ہوتی ہے کہ سایہ مین ظروف کے اندر پانی جم جاتا ہے اور بڑے بڑے عظیم الشان درخت پالے سے ضایع ہو جاتے ہین مارچ کے مہینے سے گرمی کا سامنا ہوتا ہے۔ ابتدائے

مہینوں مین شام ہوتے ہوتے ہوا مین اس قدر نمی آجاتی ہے کہ اگر کوئی خشک چیز لٹکا دے
اور بونین بھی نہ پڑتی ہون تو نمی سے تر ہو جاتی ہے ۔

ہوشیار، وعقلمند باغبان کو درختون کی پرورش ونگہداشت میں ان موسمی
تغیرات کا بہت کچھہ لحاظ کرنا ہوتا ہے ۔

موسم سرما مین نازک پودے، اور خاص کر گرم ملک کے پودون، و درختون
کو بچانا ہوتا ہے تاکہ موسم کی فوری تغیرات کے مضر اثر سے محفوظ رہین ۔ موسم کا
دفعتہً گرم کے بعد سرد یا سرد کے بعد گرم ہو جانا مثل انسان کے ۔ پودون کو بھی مضر ہوتا
ہے، علی ہذا ان ایام مین جن درختون کی بالیدگی رک جاتی ہے اور وہ حالت
نوم مین ہوتے ہین ان کو پانی دینے مین نہایت بخل سے کام لینا چاہیے ۔ ان مین
پانی کے جذب کرنے اور اس سے نمو حاصل کرنے کی قوت زائل ہو جاتی ہے، جن
مہینون مین ہوا تند چلتی ہے، اور خشک کرنے والی ہوتی ہے تو زمین روزمرہ خشک
ہو کر سخت ہو جاتی ہے ۔ آب رسانی مین کوتاہی ہرگز نہ کرنا چاہیے ۔ اس زمانہ مین
قوت نمو اور بالیدگی بڑھ جاتی ہے، اور خاصکر اشجار مثمرہ جن مین پھل آگئے ہون اُن کی
گوڑائی، اور آبپاشی اچھی طرح کرتے رہنا چاہیے ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱ ۔ موسم مین یہان گرمی بہت کم ہوتی ہے لیکن اپریل ومئی کے دونوں مہینے اس ملک
میں سخت گرم وخشک قرار دئے گئے ہین ۔ کہ دن کو تمازت آفتاب ناقابل برداشت ہوتی ہے مگر رات
ان مہینون کی بھی بمقابلہ بنگال وممالک متحدہ کے میدانی سطحون کے بہت ٹھنڈی ہوتی ہے جیسے دکن

بارش کا موسم پورے طور پر شروع ہو جائے اور ہوا میں کافی نمی آجائے تو باغبان کو جاننا چاہیئے کہ پودے ہندی الوطن ہیں اور زیادہ گرم ممالک کے ہیں۔ اُن کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ نصب کرنے کا یہی زمانہ ہوتا ہے ہوا میں نمی ہونے کی وجہ سے ابخرات خارج نہیں ہوتے، اور نہ پتوں کو کوئی گزند پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں **قلموں**[۵۲] کے ذریعہ سے درختوں کی افزائش بہت آسانی سے کیجا سکتی ہے۔

علاوہ اس کے باغبان کو ثابت ہو جائے گا اس زمانہ میں بارش کے بعد تمازت آفتاب کی نازک پودوں کو بہت مضر ہوتی ہے سرحدی پودے جو نسبتاً زیادہ سرد ملک کے ہوتے ہیں اور جن کی قوت نمو اس موسم میں گھٹ جاتی ہے ان کو پانی کا برسنا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۔ تلافی ہو جاتی ہے شاذ و نادر کوئی رات ایسی ہوتی ہوگی جسمیں رات بھر گرمی رہتی ہو۔ بنگال اور ممالک متحدہ میں بیشتر راتیں ایسی گرم ہوتی ہیں اور تمام تمام رات لو چلا کرتی ہے موسم بارش کا آغاز براعظم ہند کے ممالک میں عموماً جون میں ہو جاتا ہے فرق اسقدر ہے کہ کہیں آغاز اور کہیں اوسط کہیں آخر جون میں ہوتا ہے مگر ابتدائی و انتہائی آغاز کا وقت ۵ سے ۲۵ جون تک ہندوستان بھر میں ہے اور وہ رفتار مان سون پر منحصر ہے۔

یہاں ستمبر کے مہینے میں شبنم کی زیادتی شروع ہوتی ہے لہذا اس ملک میں تغیرات موسمی کا بخوبی لحاظ رکھنا چاہیئے۔

۵۲۔ موسم بارش کے سوا موسم سرما میں بھی قلمیں لگائی جاتی ہیں مثلاً گلاب اسکی قلم برسات میں نہیں

نقصان رسان نہیں ہوگا، بلکہ جو پانی ان کی جڑون کے نزدیک ٹھہر جاتا ہے اور
جمع ہوجاتا ہے وہ نقصان کرتا ہے - لہذا باغبان اگر اُن کو نقصان سے محفوظ رکھنا
چاہتا ہے تو اون کو وہان سے **منتقل**[۵۲] کر کے کسی ایسی جگہہ لے جائے جہان پانی نہ
ٹھیرتا ہو اور گرنے کے ساتھ ہی نکل جاتا ہو -

باغبانون کو گملون کے درختون کی نگہداشت بہی اس موسم مین وقت طلب
ہوجاتی ہے، اگر سب نہین تو چند اقسام کے گملون کو برآمدہ کے سایہ مین رکھنے کی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳ - لگاتے بلکہ اکتوبر و نومبر مین - اگر بارش کے موسم مین گلاب کی قلم لگائی جاتی ہے تو
اوس مین زیادہ کامیابی نہین ہوتی - کیونکہ موسم بارش مین گلاب کی شاخین خام ہوتی ہین ان مین پوری قوت
جڑین پیدا کرنے کی نہین ہوتی بلکہ بجائے قلم لگانے کے اگر ڈبے باندہے جائین تو زیادہ کامیابی کی اُمید کیجاتی
ہے ماہ اکتوبر و نومبر مین گلاب کی شاخین پختہ ہوجاتی ہین اور یہی بہترین زمانہ گلاب کی قلم کرنے اور لگانے
کا ہے - اس کے سوا موسم بارش مین گلاب پر چشمہ بہی چڑہایا نہین جاتا - کیونکہ اس موسم مین نمی کی زیادتی
کیوجہ سے چشمہ سڑ جاتا ہے گلاب کے سوا مندرجہ ذیل درختون کی قلمین بہی برسات مین لگانے سے
پوری کامیابی نہین ہوتی - مثلاً ہملٹونیان بگونیان کروٹن اور اسی قسم کے درخت اگر اُنکی قلمین
بارش مین لگائی جائین تو بیشتر گل جاتی ہین مگر ڈبہ باندہنے مین پوری کامیابی ہوتی ہے جو تجربہ مین
آچکا ہے -

۵۲ - درختون کو منتقل کرنے کے سوا میرے تجربہ مین ایک یہ بات بہی آئی ہے کہ درختون کو ایک
جگہہ سے دوسری جگہہ منتقل نہ کیا جائے بلکہ چھوٹے درختون کے اطراف مین مٹی ڈالکر اسکو اتنا بلند

ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ٹھیک ہی کہ بہت سے گملے ان مین ایسے ہونگے کہ جن کا بڑھنا رُک گیا ہوگا لیکن پہر بھی اُن کو کچھہ نہ کچھہ زمین کی تراوٹ اور اُن مین شگفتگی و تازگی قایم رکہنے کے لیئے وقتاً فوقتاً سیرابی کی ضرورت ہوا کرے گی۔ اگر پانی بہ جانے کا راستہ معقول نہوا اور زمین مین پانی جذب ہوا کیا تو زمین مین ترشی پیدا ہو جائے گی اور سطح پر ایک قسم کی سبز رنگ کی پھپوند پیدا ہو جائے گی۔ جو آخر کار پودے کے حق مین مہلک ہوگی۔

اِس موقع پر ایک اور بات قابل بیان کرنے کے ہے اور جب کسی کو چند روزہ تجربہ ہندوستان مین باغبانی کا ہوگا اوس کے تجربہ مین لامحالہ آیا ہوگا کہ ہر پودے و تخم کے مناسب ہر موسم نہین ہوتا۔ بلکہ ایک خاص درجہ کا "ٹمپریچر" ہر ایک کے لیئے موزون ہوتا ہے اگر درجہ مین کچھہ تفاوت ہوا تو نہ پودا بڑھتا ہے اور نہ تخم اُگتا ہے۔

بقیہ نمبر۳۔ کر دیا جائے کہ وہان بارش کا پانی زیادہ نہ ٹھہر سکے تو درختون کے منتقل کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اور ایک دوسری ترکیب یہ بھی ہے کہ موسم بارش مین اگر کسی درخت کے نیچے زیادہ پانی ٹھہرنے کا اندیشہ ہو تو اوس زمین مین ایک نالی کھود کر پانی کو بہا دینا چاہیئے۔

نوٹ نمبر۴۔ کونڈیون کو سایہ مین رکھنے کے سوا اتنی بات اور لازمی ہے کہ کونڈیون کی مٹی و کہاد بدل دینا چاہیئے۔ اس ترکیب سے درختون کی نشو نما مین بہت کچھہ مدد پہونچتی ہے۔

نوٹ نمبر۵۔ اگر "ٹمپریچر" تخم یا پودے کے موافق نہوا اور سردی کا "ٹمپریچر" بڑھانا منظور ہو تو تخم بوئی ہوئی کونڈیون یا پودے لگی ہوئی کونڈیوں کو نانڈون مین رکھکر بقدر ضرورت نانڈون مین پانی بھر کر ہوا

بطور مثال کے معمولی سرخ رنگ کے "جی رانی یم" Geranium
اور ہی لی یوٹروپ، Helistrope کو لیجئے ان پودون کی بالیدگی
اور قوت نمو جس طرح یورپ کے موسم سرما مین معطل رہتی ہی اسیطرح ہندوستانکے موسم
گرما، اور بارش مین بھی معطل رہتی ہے - حالانکہ دونون ممالک کے "ٹمپریچر" ایک
دوسرے سے بالکل مغائر ہوتے ہین - ایک سرد اور دوسرا بدرجہ غایت گرم
لیکن ان دونون پودون پر متضاد موسمون کا اثر قریب قریب یکسان ہوتا ہے
یہی کیفیت بعض تخمون کی بھی ہے کہ اگر اون کے موافق حسب حال "ٹمپریچر"
موزون ومناسب نہین ہے اور کچھہ تفاوت ہے تو یقیناً بیج اسوقت تک
نہ پھوٹینگے جب تک کہ "ٹمپریچر" زیادہ سرد یا زیادہ گرم رہے گا - فصلی پھولون کے
تخم کی بھی یہی کیفیت ہی، کہ جو تخم یورپ کے موسم سرما کی سرزمین مین نہین پھوٹتے
وہ ہندوستان کے موسم گرما اور برشگال کی زیادہ گرم زمین مین بھی نہیں پھوٹتے،
اور نومبر مین جب ان کے مناسب سردی پڑنے لگتی ہے تو اون مین روئیدگی
کی قوت آجاتی ہے -

بقیہ نمبر ۵ - مین رکھ دینا چاہیئے - اس ترکیب سے سردیکا ٹمپریچر بقدر حاجت پیدا ہو جائیگا
اسی طرح پر اگر گرمی کا ٹمپریچر بڑہانا منظور ہو تو تخم بوئی ہوئی کونڈیون کو بیل گلاس کے نیچے رکھنا چاہئے
اور اگر خفیف ٹمپریچر بڑہانا مقصود ہو تو کونڈیون کو برآمدے مین رکھکر کانچ کے ٹکڑے اون پر
رکھدینے چاہیئن - پودے والی کونڈیون مین اگر گرم ٹمپریچر پیدا کرنے کی ضرورت ہو تو دو فٹ

اس لئے اکتوبر کے ختم ہوتے ہوتے باغبان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے آرام
کے دن گئے، اور ہر وقت باغبانی کے کامون مین مشغول رہنے کے دن آگئے۔
ولایتی فصلی درختون اور پودون کی تخم ریزی کرنا چاہیئے، اور ترکاریون کے لئے
باغیچہ کو درست کرلینا چاہیئے۔ اور سرد ملک کے پودون کو بڑھانے کی تیاریان
کرنا چاہیئے۔ اور گملون کی تجدید کرنی چاہیئے۔

بنگال اور بالائی صوبہ جات کی آب وہوا مین زمین وآسمان کا فرق ہی۔
چند درخت یا پودے جو ایک جگہہ اُگتے اور بڑھتے ہین وہ دوسری جگہہ یا تو بارآور
نہیں ہوتے یا بالکل ہوتے ہی نہین۔ مرجاتے ہین اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک
درخت کسی غیر ملک سے کلکتہ مین لاکر نصب کیا گیا، اور بارآور نہ ہونے کی
وجہ سے خیال کیا گیا کہ ہندوستان کے لئے موزون نہین ہی، لیکن وہی درخت
ممالک متحدہ یا پنجاب مین خوب بڑہا اور بارآور ہوا۔

بہ نسبت ہندوستان کی زیادہ گرم ملک کے پودے مثلاً اسٹریٹس Straits
کے مقامات کے پودے جن کو کلکتہ کی آب وہوا موافق نہین ہوتی ان کیلئے یہ خیال
کرنا کہ بالائی ہندوستان مثلاً ممالک متحدہ پنجاب وغیرہ مین خوب پھلین پھولین گے

بقیہ نمبر ۵ - چوڑی تین فٹ گہری نالی کہود کر اوس مین کھاد اور لید کو اچھی طرح سطح زمین تک
بھرنا چاہیئے - جب یہ کھاد زمین کے ہموار ہو جائے تو پودے والی کونڈیون کو اس کھاد مین اتنا گاڑنا چاہیئے
کہ کونڈیون کے کنارے زمین کی سطح کے برابر ہو جائین - اور اگر اس سے بہی زیادہ ٹمپریچر کی ضرورت ہو تو

غلطی ہے۔ لیکن بہت سی قسم کے درخت جو چین یا کیپ آف گڈ ہوپ
*Cape of Good hope* سے لائے جائین جہان بمقابلہ کلکتہ کے
زیادہ سردی ہوتی ہے تو ممالک متحدہ اور شمالی ہندوستان مین اِن کے نشو نما پانے
کی ہر طرح امید کی جا سکتی ہے اور امتحاناً ان کو نصب کرنا بیجا نہ ہوگا۔ سب اقسام
کے بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین ہے صرف بطور مثال کے دو خوشگوار
پودون کو لیجیے۔

"کائی مونن تھس فریگ انس *Chimonanthus fragrans*
اور نن ڈی ناڈومس ٹی کا *Nandina domestica*

یہ دونون پھول کے درخت کلکتہ مین اوگتے ہین لیکن پھولتے نہین، حالان کہ
ممالک متحدہ کے باغات کو اپنی دلفریب خوشبو سے معطر کئے رہتے ہین۔ اور سرخ
رنگ کے خوبصورت پھلون سے باغات کی رونق کو دوبالا کئے رہتے ہین۔ اور چونکہ
فی زمانہ ریلوے لائن سے ذریعہ آمد و رفت مین بہت آسانی ہوگئی ہے۔ اس لئے
ریلوے کے بیشمار فوائد مین سے ایک پہلا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اس قسم کے پودے
و درخت جن کو کوئی جانتا ہی نہ تھا، شمالی ہندوستان کے باغات کی آرائش ہو جائیگی

بقیہ نمبر ۵ — اس ٹالی کی کونڈیون کے چارون طرف بانس کی جافری بنا کر موٹے کپڑے
یا پیونس کے چھپر سے جافری کو ڈھانک دینا چاہیے۔ تاکہ ہر طرف سے بند ہو کر گرمی پیدا ہونے کا موقع
ملے۔ سرد اور گرم "ٹمپریچر" پیدا کرنے کی یہ عملی ترکیب ہے۔

شمالی ہندوستان مین جاڑہ کا موسم اوائل اکتوبر مین شروع ہوجاتا ہے - اور آخر اپریل تک کم وبیش جاڑہ کا موسم کہا جاتا ہے - دسمبر وجنوری مین رات کو اکثر خوب کُہر اگرتا ہے ، اور اگر حفاظت نہ کی جائے تو نہ صرف نازک پودون کو بلکہ مضبوط اور تناور درختون کو بھی نقصان پہنچ جاتا ہے - اگرچہ اس موسم مین اکثر صبح کے وقت ولایتی فصلی درختون پر ایک سفید تہ کُہرے کی جمی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد دن چڑھنے پر آفتاب کی تمازت ان پر پڑتی ہے - چنانچہ باستثنائ ایک یا دو قسم کے درختون کے ، بقیہ سب درختون کی بالیدگی جب تک سردی پڑا کرتی ہے رُکی[٦] رہتی ہے عموماً ۱۰ فروری کے بعد کُہرے و پالے کا گرنا بند ہوجاتا ہے -

تھوڑے دنون تک حالت نوم مین رہنے کے بعد جوش کے ساتھ درخت و پودے مارچ کے مہینے مین بڑھنا شروع ہوجاتے ہین - ان کی سابقہ اور موجودہ حالت کا موازنہ کرنے سے سخت حیرت ہوتی ہے - جدید کونپلین جو اس سرعت کے

نمبر ٦ - کُہرے اور پالے سے پھل اور پھول والے درختون کے بچانے کی ایک نہایت سہل ترکیب یہ ہے کہ اوپر چھوٹے چھوٹے چھپر چھا دے - یہی ترکیب نازک ترکاریون کو بھی محفوظ رکھنے کی ہے - بعض اوقات چٹائیان بھی تان دیتے ہین - نہایت نازک اور نفیس ترکاریون کی بھی حفاظت اس ترکیب سے کیجاتی ہے - یہ ترکیب اُسوقت تک کیواسطے ہے کہ جب تک پھلدار درخت نازک پودے ہون یعنی سہ سالہ و چہار سالہ اور جبکہ تناور ہوجائین پھر ضرورت اونکے چھانے کی نہین -

کے ساتھ نکلتی ہین ان کو تند اور گرم ہواؤن سے جو بعد مین چلنا شروع ہوتی ہین بعض اوقات سخت نقصان پہنچتا ہے - یعنی جھلس کر چند گھنٹون کے اندر کونپلین ضایع ہو جاتی ہین -

مئی کے مہینہ مین گرمی شدت کی پڑتی ہے - دن و رات یکسان گرم ہوتے ہین - اس زمانہ مین علی الاتصال باغون کو سیراب کرتے رہنا چاہیئے ، روشون ، پٹریون - کے کنارہ کے پودے اگر ایک ہفتہ بلا آبپاشی کے رہ جائین تو گمان غالب ہی کہ تروتازگی اور شگفتگی زائل ہو جائے گی ، اور اگر پورے موسم بھر نہ سیراب کئے جائین تو یقیناً مر جائین گے -

شدت کی گرمی اور طپش مسلسل ستمبر تک کم و بیش پڑا کرتی ہے - اگر جولائی و اگست مین بارش زور کے ساتھ متواتر ہونے لگے تو کسی قدر طپش مین کمی آجاتی ہے -

اختتام موسم بارش کے بعد ہی اکثر تند اور تیز ہوائین چلنی شروع ہوتی ہین - اگر زمین پانی سے نم ناک اور ملایم و ڈھیلی ہوتی تو چھوٹے و نازک پودے تو درکنار بڑے بڑے اشجار ثمرہ بیخ و بن سے اُکھڑ جاتے ہین - ارضی و سماوی آفات مین سے اور کسی آفت سے اس سے زاید نقصان باغات کو نہین پہنچتا - اور اس نقصان کی تلافی و اصلاح بہت مشکل ہو جاتی ہے -

موسم کے بیان کو ختم کرنے کے قبل مناسب معلوم ہوتا ہی کہ مختصر طور پر ان غیر ملکی

پودوں و درختوں کے کچھ حالات قلمبند کئے جائیں جو دنیا کے مختلف حصص میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور بگمان غالب جن کی کاشت ہندوستان میں ممکن ہے۔ اس کا کوئی ایک کلیہ قرار نہیں دیا جاسکتا، واقعی تجربہ پر اس کا انحصار ہے کہ کس پودے کو یہاں کی سرزمین و آب و ہوا مزاج کے موافق ہوگی، جو کچھ ان درختوں کے اوگنے اور خصوصیت کے متعلق ہمارے پاس معلومات ہیں وہ بہت محدود ہیں، ہمارے پاس کافی ذخیرہ معلومات کا نہیں ہے، کہ ہم قبل تجربہ کرنے کے تجویز کرسکیں کہ فلاں درخت اس ملک میں زندہ رہے گا۔ یا نہیں، اور اس کی بالیدگی اور نمو کیسے ہوگی۔ دو درخت ایک ہی مقام سے لائے جاتے ہیں۔ ایک خوب پھلتا، پھولتا ہے، اور دوسرا مرجھا کر ضایع ہوجاتا ہے۔ قریبی وجہ تو درکنار کوئی بعید وجہ بھی ہم نہیں بتلاسکتے کہ کیوں ایسا ہوتا ہے۔

اسوقت تک کے ہمارے تجربات کا لب لباب یہ قرار دیا جاسکتا ہے کہ جنوبی "اسٹریلیا" اور "کیب آف گڈ ہوپ" کے درختوں اور پودوں کی کاشت سے بنگال میں، ناامید ہوجانا چاہیئے۔ انواع و اقسام کے بلب دار (گانٹھ) پودے جو "کیپ آف گڈ ہوپ" میں بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔ ان کی کاشت اگر اس ملک میں کی جائے تو بدرجہ غایت ناکامیابی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں چند اقسام کے پودے جو ہمارے باغوں کی زینت کو بڑہاتے ہیں "وہ چین" "یا جاپان" سے لائے گئے ہیں۔ لیکن ان کے سوا اور بہت قسم کے خوبصورت و نفیس پھول جو ان

ملکون مین ہوتے ہین۔ اگر یہان لائے جائین تو اون کے بالیدہ ہونے کا تو کیا ذکر، تھوڑے ہی دنون مین ضایع ہوجاتے ہین۔ یہی حالت ملک "جاوا" کے درختون کی ہندوستان مین اکثر ہوجاتی ہے۔ برخلاف اس کے ملک "سیلون" "برزیل" "وسٹ ان ڈیز" اور "میکسیکو" کے درختوں پودوں کو کلکتہ کی آب ہوا خاص طور پر مناسب و موزون ثابت ہوئی ہے۔ لیکن جن مقامات سے پودے دئے جائین ان مقامات کی بلندی اور موقع کا بھی اوسی قدر لحاظ ہونا چاہیئے جسقدر کہ آب وہوا اور عرض البلد کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر "جے ہنڈرسن" صاحب کی رائے ہے کہ "اسٹریلیا کے" تمام پودے ایک سال گذارنے کے بعد پنجاب مین خوب بڑہے ہین اور تین فٹ سے زائد تک بلند ہوئے ہین۔ لیکن باوجود اتنے دنون تک یہان کی آب وہوا سے مانوس ہونے کے موسم برشگال کی زیادتی ونمی کا اثر فوراً قبول کرلیتے ہین۔

مذکور الصدر حالات کے لکھنے کے بعد تجربات نے ثابت کردیا ہے کہ جنوبی "اسٹریلیا" "کیپ آف گڈ ھوپ" "جاوا" "چین" اور "جاپان" کے مختلف اقسام کے نفیس اور نازک پودون کی حفاظت نہ کی جائے تو بہ مشکل زندہ رہتے ہین، ایسے پودون پر اگر یہان کے بریجہ کی طرح کا سایہ کردیا جائے تو دن کی تمازت اور شب کے کہرے کے مضر اثرات سے محفوظ رہتے ہین۔ اس قسم کے سایہ دار مکانون کو خس وخاشاک سے ڈھانک دیا جاتا ہے، جن کو اصطلاح باغبانی مین

"پلانٹ ہاؤس" یعنی اشجار خانہ کے وقیع نام سے موسوم کیا جاتا ہے - بطور مثال کے "ڈِک سونیا این ٹارک ٹی کا" کے درخت کو لیجیے اگر کھلے میدان مین رکھا جائے تو ہرگز زندہ نہین رہے گا - اس کے لیے سایہ دار محفوظ مکان کی ضرورت ہوگی، چنانچہ "پلانٹ ہاؤس" مین آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رہ کر خوب پھلتا پھولتا ہے - اور جب تک کہ "پلانٹ ہاؤس" مین اُسے جگہہ نہین دی گئی تھی تو خیال گیا تھا کہ - ہندوستان مین اس کا زندہ رکھنا غیر ممکن ہے -

اس سلسلہ مین کوہستانی مقامات کی چمن بندی اور باغبانی کے متعلق بھی مختصر طور پر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے فی زمانہ جو لوگ کہ صاحب مقدرت ہین اور جن کو فرصت بھی ہے - گرمیون کا زمانہ پہاڑ پر بسر کرتے ہین - اور اکثرون نے تو وہان کی مستقل سکونت اختیار کر لی ہے - اِن مقامات کے موسم قریب قریب انگلستان کے موسم کے ہوتے ہین - اور انہین کی طرح جلد جلد بدلتے رہتے ہین، باستثناء بارش کے موسم کے کہ کوہستانی مقامات پر بھی مثل میدانی ممالک کے عموماً ایک ہی زمانہ مین بارش ہوا کرتی ہے، چنانچہ ان حالات و کیفیات سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے - کہ انگلستان کے لئے جو طریقہ کاشت و نگہداشت کا بتلایا گیا ہے ان ہی طریقون پر خفیف ترمیمات کے ساتھ یہان کے کوہستانی مقامات مین بھی عمل درآمد کرنا چاہیے - جو تخم وہان موسم بہار مین بوئے جاتے ہین انھین یہان فروری و مارچ مین بو دینا چاہیے اور ان کی نگہداشت اسی طرح کرنا

چاہیئے جس طرح کہ انگلستان مین کی جاتی ہے البتہ مقامی حالات مثلاً زمین
اور شیشہ دار مکان وغیرہ کا فرق ضرور ہوگا۔
لیکن چونکہ کوہی مقامات مین باغ لگانے کا رواج مثل میدانی علاقون کے
بڑھتا جاتا ہے اور ولایتی درختون کی کاشت مین زیادہ کامیابی ہوتی ہے اس
لئے اس کتاب مین حسب موقع کوہی نخل بندی کے متعلق بھی ہدایات خاص
پودون و درختون کے تحت مین، یا جہان ضرورت معلوم ہوتی ہے وہان درج
کی گئی ہیں۔ جنوبی ہندوستان کے میدانی علاقون کی آب وہوا، گرم اور ڈہائی
ہزار سے پانچہزار فٹ تک بلند علاقون کی خفیف گرم اور "اوٹاکمانڈ"
"کوڈیاکنال" کے پہاڑی مقامات کی آب وہوا معتدل گرم ہوتی ہے۔
آخر الذکر مقام انگریزی باغات کے لئے پورے طور پر موزون ہے۔
ریاست میسور کے میدانی حصہ کی آب وہوا کسیقدر خشک ہونے کیوجہ سے
تخم کی پختگی کیلئے بہت مفید ہوتی ہے۔ کم وبیش یہی کیفیت تمام دکن مین پائی جاتی ہے

## زمینون کا اختلاف

بڑی یا بھلی جیسی زمین ہوتی ہے باغبان کو باغ نصب کرنا ہوتا ہے،
اور ان کی تندرستی و ترقی مین بڑے پیمانہ پر وہ تدابیر عمل مین نہین لا سکتے کہ
جن کو مزارعین اپنی آراضی کی حیثیت بڑھانے مین کر کے بہت کچھ مالی نفع حاصل
کرتے ہین، ان وجوہ سے بالتشریح آراضی کی اقسام و ترقی حیثیت کو بیان کرنے

کی ضرورت نہین ہے بلکہ اجمالی طور پر اس قدر لکھنے پر اکتفا کرتا ہون کہ ہندوستان مین خاص کر دو قسم کی زمینین زیادہ پائی جاتی ہین۔(۱) چکنی پنڈول (۲) یا بھربھری ریت ملی ہوئی۔ اول قسم کی زمین اپر انڈیا کے زیادہ حصون مین اور دوسری قسم کی احاطہ مدراس مین پائی جاتی ہے۔ اور ان دونون مین سے جس زمین مین ریت یا بالو کی آمیزش ہوتی ہے وہ زیادہ زرخیز ہوتی ہے۔

ہندوستان کے اضلاع کی مٹی مین ریت کا جزو زیادہ ملا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کی زمین باغ کے لئے موزون نہین ہوتی۔ اس کو درست کرنے اور زرخیز کرنے مین بہت محنت اور سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور باغ بھی زیادہ کارآمد اور مفید تیار نہین ہوتا۔ چونکہ باغ کے رقبات اکثر بہت بڑے نہین ہوتے بلکہ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اس لئے خراب مٹی بہ آسانی بدل دی جاسکتی ہے، اور بجائے اس کے کہ کھاد اور پھر اچھیلا دیا جاسکتا ہے اس تدبیر سے ریتیلی مٹی کی حیثیت اور زرخیزی بڑھ جاتی ہے۔ دومٹ زمین چونکہ حرارت کو جلد جذب

نوٹ نمبر ۷۔ بھوپال کی زمینون مین بھی اس قسم کا اختلاف موجود ہے یہان پر ایک خفیف زرد رنگ کی مٹی ہے جس مین ریت کا حصہ کم ہوتا ہے اور ایک سیاہ مٹی ہے جسمین ریت بالکل نہین ہوتی اور بعض مقام پر سرخ مٹی کے میدان ہین جسمین ریت کا جزو زیادہ ہوتا ہے تو بارش کے زمانہ مین ان زمینون مین جنمین ریت کا جزو کم ہوتا ہے فصلی ترکاریون اور پھلوار کے بونے مین بہت کم کامیابی ہوتی ہے۔

نوٹ نمبر ۸۔ دومٹ زمین کو قوی کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ اُس مین سبز پتون کی کھاد یا دوسری قسم

کر دیتی ہے اس لئے جو فصل اس مین بوئی جاتی ہے۔ وہ جلد تیار ہو جاتی ہے ' یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ دومٹ زمین عموماً کمزور ہوتی ہے اور نمی کو عرصہ تک قایم نہین رکھ سکتی۔ چکنی اور سیاہ مٹی زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اور عرصہ تک نمی قایم رکھتی ہے۔

مشتبہ حیثیت کی زمین کے اجزاء کو علیحدہ علیحدہ بہ طریق تحلیل کیمیائی جانچ لینا چاہیئے۔ اگر کیمیائی خواص قابل اطمینان ہون تو آراضی کی حیثیت درست کرلی جا سکتی ہے۔

زور آور اور عمدہ زمین کو بھی درست و تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے محض زمین کے عمدہ ہونے پر بھروسہ نہ کرلینا چاہیئے۔ بہت چھوٹے چھوٹے معدنی اور نباتاتی اجزاء کے باہم ملنے اور مخلوط ہونے سے زمین مین ایک قسم کی کیمیائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اِس سے درخت و پودے اپنی اصلی غذا حاصل کرتے ہین۔ اگر یہ اجزاء بمقدار مناسب ہوئے تو اچھی زمین مین پختگی اور مٹھاس آجاتی ہے۔ پانی مین ڈوبے

بقیہ نمبر ۸۔ کی کھاد ڈالی جائے۔ کھاد ڈالکر ہل بکھر سے زمین کی مٹی کو اُلٹ پلٹ کر خوب کھاد اس مین ملا دیا جائے زیادہ ہل بکھر لگانے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ پودے کی پرورش کرنیوالی خوراک کے مادے جو زمین مین ہوتے ہین اس ترکیب سے اوپر آکر کاشت کو نفع پہونچاتے ہین۔ اور جدید مادے زمین مین جاکر تہ نشین ہوتے ہین یہ آیندہ کے لئے پختہ ہو کر مذکورہ بالا صورت مین اوپر لائے جاتے ہین جو زراعت کے لئے مفید ترین۔ اس طرز عمل کو اس ملک مین ہمنے بہت کم دیکھا ہے۔

رہنے سے زمین کی یہ بات جاتی رہتی ہے - اور بجائے اوس کے اوسمین ترشی پیدا ہوجاتی ہے
جو درختون کی جڑون کو نقصان کرتی ہے - چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نمی جذب کرنے والی
زمینین جن مین تراوٹ عرصہ تک قایم رہتی ہو اِن مین پانی کو نہ ٹہیرنے دینا چاہیے
بلکہ نالیون وغیرہ کے ذریعہ سے کیاریون کے باہر پانی نکال دینا چاہیے۔

## ترکاریون کی کھاد

**سبز کھاد** مسٹر نائٹ" صاحب اپنی تجربات کی بنا پر تحریر فرماتے ہین کہ نباتات مناسب
مقدار مین بطور کھاد کے عموماً استعمال مین لائی جاسکتی ہین اور بجنسہٖ اپنی اصلی و درست حالت
مین بلا سڑی گلے ہوئے انکی کھاد درختون اور پودونکو بہت مفید ہوتی ہے - سڑنے اور خمیر اُٹھنے سے بہت سے
اجزا تحلیل ہوکر ضایع ہوجاتے ہین - اس لئے موسم سرما کے آخر مین جب ترکاریون
کی فصل ختم ہوجائے تو گوبھی - شلجم - گاجر کے پتون اور دیگر سبز خاروخس کو پھینک

بقیہ نمبر ۸ - عمدہ زمین کی درستی کی ضرورت - جو زمین زور آور ہوتی ہے اوسکو بلحاظ موسم
ہل بکھر سے کھود کر درست و تیار کرتے ہین - ایسا نہین ہوتا ہے کہ اس قسم کی زمین کو کوئی شخص ساون
یا بھادون کی بارش مین بنانے پر آمادہ ہو اول تو بارش کی وجہ سے موقع نہین ملتا ہے اور اگر
موقع ملے بھی تو تر زمین کی اسوقت ہل بکھر لگانے سے خراب ہوجاتی ہے اس لئے مناسب
یہ ہے کہ ابتدا مین ایک دو پانی کے بعد جب زمین تر ہو کر خشک ہونے لگے تب اوسکو خوب خوب
جوتکر چھوڑ دینا چاہیے تاکہ بارش بھر اوس کا کچرا کوڑا گل سڑ کر کھیت مین پیوست ہوجائے اور پھر
بارش کے بعد زمین مین جب اوٹ آجائے یعنی زمین مین خشکی پیدا ہونے لگے اُسوقت ہل اور بکھر سے

نہ دیا جائے یا جیسا کہ عموماً لوگون کا دستور ہے کہ اُن کو کیاریون مین دہوپ سے خشک ہونے کے لیئے چھوڑ دیا جاتا ہے - نہ ہونا چاہیئے - بلکہ بجائے اس کے مالی کو ہدایت کرنا چاہیئے کہ کھود کر زمین مین دبا دے - اور آیندہ فصل تک زیر زمین دبے پڑے رہین تو زمین کو بہت قوت پہنچتی ہے - اور پودون کے لیئے مفید کھاد کا کام دیتے ہین - سبز کھاد عام طور پر اس طرح دیتے ہین کہ کیاریون یا کھیتون مین سن - نیل یا جینت بو دیا جاتا ہے - جب وہ کسی قدر بڑا ہو جاتا ہے تو ہل چلا کر اوسے زیر زمین کر دیتے ہین - بعد چندے وہ گل کر مٹی کے ساتھ آمیز ہو جاتا ہے - اور طاقتور کھاد کا کام دیتا ہے باغیچون مین یہ بہتر ہے کہ مٹر، لوبیے، سیم کھاچ - کلور وغیرہ پہلی دار پودون سے جب پہلیان اُتر چکین اور کچھہ باقی رہ جاتین تو مع بیلون کے اوکھڑوا کر وہین یا جہان سبز کھاد دینا منظور ہو خوب پھیلوا کر مٹی کے نیچے دبوا دین، بہت جلد یہ کھاد زمین کو طاقتور اور زرخیز بنا دی گی - بہت سے قسم کے بیل دار پودون سے دونا فائدہ ہوتا ہے - زمین ہلکی ہو تو ابخرات کے روکنے مین ان کا سایہ مانع ہوتا ہے - اور دوسرے بڑے ہونے پر آخر مین ہل چلا کر ان کو زیر زمین کر دیا جاتا ہے تو عمدہ کھاد کا کام دیتے ہین -

**لیف مولڈ[9] یعنی پتون کی کھاد** قریباً تمام باغات جو

نوٹ نمبر ۹ - لیف مولڈ - یعنی پتون کی کھاد بنانے کی ایک آسان ترکیب یہ بھی ہے کہ دس فیٹ مربع و اسی قدر عمیق گڑھا کھود کر اس مین خشک و سبز پتیان بھرنا چاہیئے جب گڑھا بھر جائے تو اوسپر

عرصہ کے نصب کردہ ہوتے ہین اُن مین نرائی کے
وقت سبز پتے ناکارہ گھاس وغیرہ اُکھاڑ دئے جاتے ہین - یا درختون کی زاید شاخین
چھانٹ دی جاتی ہین، خلاصہ یہ کہ اس ہی قسم کا سبز کچرہ اور خاص کر موسم خزان مین
جب پت جھڑ ہوتا ہے تو آم کے درختون اور دیگر پھلدار درختون کے پتے کثیر مقدار
مین جھڑتے ہین، ان پتون اور خس وخاشاک کو بیکار نہ پھینکنا چاہیئے - بلکہ ان
سب کو ایک گڈھے مین جمع کرانا چاہیئے، موسم گرما مین دو تین بار پانی ڈلوا کر اس
جمع شدہ کچرہ کو خوب تر کرا دینا چاہیئے - اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ پانی دینے
سے جلد گل جائین گے - اس طرح جو کھاد تیار کی جائے گی وہ درختون کے لئے
نہایت زرخیز اور طاقتور ہوگی اور خاص کر گملون مین بھرنیکے لئے بہت عمدہ ہوتی ہے

بقیہ نمبر ۹ - مٹی ڈالکر اور اچھی طرح دبا کر سطح زمین کے برابر کر دینا چاہیے - اسکے بعد باغ کی خشک
خس وخاشاک اور پتیان وغیرہ اوسپر جمع کر کے آگ لگا دینی چاہیئے - جب آگ سطح ارضی کے
جمع کردہ اشیاء کو جلا کر سرد پڑ جائے تو دوسرے تیسرے روز اُس گڈھے کو کھلوا کر پتیون کو اچھی طرح
اولٹ دینا چاہیئے اور اسپر اتنا پانی ڈالنا چاہیئے کہ گڈھے کی پتیان تہ تک بھیگ جائین -
بعد ازان اوس گڈھے کو بند کر دینا چاہیئے جس وقت کہ بارش کا پانی اس گڈھے مین
سرایت کر جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس گڈھے کے اندر کی کھاد سڑ کر نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوگئی -
بعدہٗ اُس کو نکال کر ملنا چاہیے اور اُس مین جو کنکر پتھر ہون وہ نکال دینا چاہیئے - اور جو کیڑے اُس
مین پڑ جاتے ہین اونکو فنائل یا تمباکو کا پانی ڈال کر ضایع کر دینا چاہیئے -

اس کے بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ اُس مین بہت قسم کے کیڑے مکوڑے پائے جائین گے، جہان تک ممکن ہو قبل گملون مین بھرنے کے اِن کیڑے مکوڑون سے صاف کرنا چاہیئے۔

اِس خصوص مین اڈیٹر "گارڈنس کرانیکل" کی رائے جو ذیل مین درج کی جاتی ہے قابل لحاظ ہے۔

وہ لکھتے ہین کہ

پتے، شاخین، ڈالیان، گلی ہوئی لکڑی، جھاڑ جھنکار، اور دیگر خس و خاشاک صرف دو طریقون سے کام مین لائے جا سکتے ہین۔

(۱) ایک طریقہ یہ ہے کہ اُن کو ایک جا جمع کر کے گلنے اور بوسیدہ ہونے کے لئے ایک ڈھیر لگا دیا جائے۔ بعد ازان باریک چھلنی مین چھان لیا جائے اور غیر بوسیدہ لکڑیون کو خارج کر کے صاف شدہ کھاد کو پھر تحلیل ہونے کے لئے انبار کر دیا جائے۔

(۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ان پتون و شاخون وغیرہ کو جھلس لیا جائے ہماری غرض اِن کو بالکل جلا کر راکھ کرنے سے نہین ہے بلکہ ہوا کو روک کر گرمی پہونچائی جائے اور جب جھلس جائین تو کوٹ کر چورا کر لیا جائے۔ اگرچہ یہ طریقہ اتنا آسان نہین ہے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے، لیکن ابتداءً دو ایک بار ناکامیابی کے بعد تجربہ کار مالی اِس کو کرے گا، اور ہماری رائے مین پہلے طریقہ سے یہ طریقہ

بہتر ہے۔ اول تو کھاد جلد تیار ہو جاتی ہے، اور دوسرے طاقتور اور زرخیز ہوتی ہے اور ہر قسم کے کیڑے مکوڑون کے انڈے ضایع ہو جاتے ہین، برخلاف اسکے اول الذکر کھاد بہت دنون مین تیار ہوتی ہے، اور اکثر بجائے مفید کے مضر ہوتی ہے۔ اور آخر الذکر بدرجہ اولیٰ بہ نسبت اِس کے زائد مفید اور کارآمد ہوتی ہے

"لیف مولڈ" یعنی پتون کی کھاد خاص کر فرن - پام، اور اسی قبیل کے نازک پودے جو قدرتی طور پر جنگلون مین سایہ دار درختون کے نیچے پیدا ہوتے ہین ان کے لئے بہت مفید ہوتی ہے۔ مذکورالصدر طریقہ سے گلانے اور سڑانے مین مختلف قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہین، اس لئے قبل استعمال کے جھلس کر ان پتون کا چورا کر لیا جانا ضروری ہے۔

**گھانس یعنی گھانس دار مٹی کی کھاد** گھانس کے چہار طرف جھالون کو جلا کر (جھلس کر) گملون کے لئے عمدہ اور طاقتور کھاد تیار کی جا سکتی ہے۔ سڑکون کی پٹریون اور دیگر افتادہ غیر مزروعہ رقبات سے کم از کم بنگال مین اس قسم کے جھالے یعنی گھاس دار مٹی کے چھتے آسانی سے

**نوٹ نمبر ۸** - گھانس دار مٹی کی کھاد بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک چولھا ۶ فیٹ لانبا اور ۳ فیٹ چوڑا اور ۲ فیٹ بلند بنائے اور اسپر لکڑیان یا لوہے کی سلاخین چن دینی چاہئین ان لکڑیون پر گھانس دار مٹی رکھکر اوس کے نیچے خشک کوڑی کچرے کو جلانا چاہیے جو مٹی گھانس مین لگی ہوتی ہے وہ بھی جلکر خستہ ہو جاتی ہے تب اُس بھُنے ہوئے گھاس کو مع مٹی کے موگری

جمع کئے جا سکتے ہین، اول ان کو دہوپ مین اس طرح پھیلا کر خشک کر لیا جائے کہ ہرا گھانس دار حصہ نیچے کی طرف ہو، چند دنون مین خشک ہو جائے گی۔ بعد ازان اُن کو کافی طور پر بریان کرنے کے بعد استعمال کیا جائے، بریاں کرنے یا بھوننے کے مختلف طریقے ہین۔ مین اس طرح بھنوا تا تھا کہ اینٹون کے چولھے پر ایک بڑا مٹی کا کونڈا، یا کڑھاؤ، نصب کرا کر مٹی کے چھاون کو ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے کونڈے مین ڈلوا کر نیچے سے آگ جلوا دیتا تھا، کافی طور پر بریان ہو جانے کے بعد ان کو نکال لیا جاتا۔ اور دوسرے خشک جھاے ڈال دئے جاتے تھے "فیوشیاز" Fuchsias اور "اُزالیاز" Azaleas کے پودون کو یہ کھاد خاص طور پر موزون و مناسب بتلائی جاتی ہے۔

**لکڑی اور پتون کی راکھ** ڈاکٹر لینڈے صاحب بحوالہ کتاب ہارٹی کلچرل ٹرین زک شنس جلد پنجم صفحہ ۵۲۔ فرماتے ہین کہ اس قسم کی کھاد کو بہترین کھاد خیال کرتے ہین۔ ندائی کرنے مین مختلف قسم کی خودرو گھانس اور رو ئیدگی

---

بقیہ نمبر ۱ سے خوب کوٹنا چاہئے تا کہ وہ باریک ہو جائے اُسوقت اُسے کام مین لانا چاہیے۔ یہ مٹی مخصوص کروٹن۔ بگونیا۔ ڈرے سینا۔ فلیٹونیا۔ اکمیتی۔ گیسیز وغیرہ کے کام آتی ہے۔ اس تیار کردہ کھاد کو بارش کے پانی سے کھلے ہوئے میدان مین نہ بھیگنے دینا چاہیے۔ ورنہ اوس کی خشکی اور جذب کن مادہ زائل ہو جائیگا۔ اور بھیگ جانے سے کھاد مذکور کی خوبیان دفع ہو جائینگی اور وہ ایک معمولی مٹی کا خواص رکھے گی۔

جو کھیتون اور باغون مین اکثر پیدا ہوتی رہتی ہی، ان کو آہنی پنج شاخون (ایک آلہ) کے ذریعے سے یکجا جمع کر کے بہ احتیاط تمام جلا کر انکی راکھ کیاریون مین پھیلادی جاتی ہو جس حصہ کھیت یا باغ مین یہ راکھ پھیلائی جاتی ہو وہ بمقابلہ دیگر حصص کی زیادہ شاداب و سرسبز ہوتا ہی! اور دیکھنے کیساتھ ہی وہ حصہ ممتاز اور نمایان دکھلائی دیتا ہی۔ بلاشبہ جب تک فصل ایستادہ رہتی ہے، تو وہ درخت و پودے جن کو راکھ کی کھاد دی گئی ہے وہ زیادہ زوردار و ہونہار نظر آتے ہین۔ خودرو نباتات کی کھاد مین دیگر مناسب اجزا ملا کر کیاریون اور خاص درختون کو دنیا بہت مفید ہوتا ہے۔ باغ کے کچرہ کو جلا کر ضایع کر دینا فضول ہوتا ہے۔ بلکہ دوسرے مفید کامون مین لایا جاسکتا ہے۔

کھلی [علا] - ڈاکٹر لینڈرے صاحب کی رائے ہے کہ پسی ہوئی کھلی بطور کھاد کے

نوٹ نمبر ۱۱- کھلی کی کھاد حقیقتاً نفع پہونچاتی ہے لیکن اس طریق پر فوری اثر نہین کرتی جلد اثر کرنے کے واسطے تجربہ سے ظاہر ہوا ہے کہ اول کھلی کو تانبے یا پیتل کے ظرف مین اوبال لینا چاہیے جب وہ جوش کھا کر مثل حلیم کے ہوجائے تو اُس مین بمقدار مناسب قلعی کا چونہ ملا کر آگ سے اوتارے اور جب وہ سرد ہوجائے تو اوسکو ایک گڑھے مین ڈالے اور گائے یا بیل کا گوبر کھلی کی نصف مقدار اوسمین ملا کر دونون کو یکجان کر دے بعدہ اُس گڑھے کے منہ پر ہلکی ہلکی مٹی ڈالکر ہر دوسرے تیسرے روز گڑھی پر پانی چھڑکتا رہے تاکہ وہ کھاد خشک نہوجائے چند روز کے بعد اُس کھاد سے ایک بو پیدا ہوگی جس سے اُسکا سڑنا ظاہر ہوگا۔ اُسوقت سمجھ لینا چاہیے کہ یہ کھاد کارآمد ہوگئی یہ کھاد درختانِ گلاب کو بھی اور دیگر درختان جسمین قوی کھاد

دی جائے تو درختوں مین بالیدگی کی قوت زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ قوت عرصہ تک قایم نہین رہتی بلکہ چند روزہ ہوتی ہے۔ ابتدائی زمانہ مین یعنی جب پودے چھوٹے ہوتے ہین تو درختوں کو تقویت دیتی ہے۔ گلاب کے لئے بہترین کھادون مین سے ہوتی ہے اور درختان انگور، و آڑو، کو جو مرکب کھاد موسم سرما مین دیجاتی ہے اس کا یہ ایک اعلی جزو ہوتی ہے۔

گڑھ[۱۲]۔ انگلستان مین گڑ کو کھاد کے ساتھ استعمال کرنے کا رواج نہین ہے اور نہ وہان کے فن باغبانی کی کسی کتاب مین اس کا تذکرہ دیکھا گیا۔ لیکن ہندوستان مین ادنی اور ارزان قسم کا گڑ جو بازارون مین فروخت ہوتا ہے اس کو اشجار مثمرہ کے لئے مرکب کھاد بناتے ہین۔ ایک مفید جزو سمجھا جاتا ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۱۔ دینا مقصود ہو استعمال کرنا چاہیئے۔

عیش باغ (ریاست بھوپال) مین اکثر یہ کھاد تیار کرکے گلاب و گوبھی و کرم کلا و گانٹھ گوبھی و دیگر پھلوار مثل آسٹر وغیرہ مین دیا گیا جو مفید ثابت ہوا یہ کھاد اس طریق پر بھی استعمال کیا جاتا ہے کہ ایک گھڑے پانی مین ایک سیر کھاد کو گھولکر اس رقیق کھاد کو درختان پھلوار جو کونڈیون مین مثل آسٹر۔ فلاکس۔ بگونیا۔ وغیرہ مین تھوڑا تھوڑا ہر چوتھے روز دینا چاہیئے اس کا اثر فوری ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۲۔ بیان استعمال گڑ بطریق کھاد۔ معمولی قسم کے گڑ کو لیکر چونہ قلعی اور کھلی و گوبر کے ساتھ ملاکر زمین مین گڈھا کھود کر اوس مین دفن کر دیتے ہین اور اوپر سے اکثر پانی چھڑکتے ہین جب

**سیٹھی** - نیل کے گوداموں کا فضلہ یعنی پس ماندہ ڈنٹھل "جسے سیٹھی" کھا جاتا ہے لوگ بیکار سمجھ کر پھینکدیتے ہین، حالانکہ وہ بہترین کھادون مین سے ہے اور خاص کر ترکاریون کے لئے نہایت ہی مفید ہوتی ہے۔

**کجلی** انجلی کی کھاد بھی زمین کو زرخیز کرتی ہے - اور گانٹھ دار پودون کے لئے خاص طور پر مفید ہوتی ہے "پون گامیا گلب را" *Pongamia glabra* کے پھول پانی مین سڑانے کے بعد گملون کے لئے عمدہ کھاد کا کام دیتے ہین خفیف مقدار مین اگر ان بجھا ہوا چونہ ملا دیا جائے تو کھاد سریع التاثیر ہو جاتی ہے۔ گملون کے لئے "کھاد مرکب" تیار کرنے مین اس درخت کے تخم کی کھلی ایک مفید جزو قرار دیجاتی ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲ - یہ مرکب سڑ جاتا ہے تو اوس کو ثمر دار درختون مین دیتے ہین اس سے پھلون مین ذائقہ پیدا ہوتا ہے قلعی مادہ ترشی کو گھٹا دیتی ہے اور گڑ دینے سے مصالحہ مین ایک جوش پیدا ہوتا ہے اگر قلعی نہ دیجائے تو گڑ کے اثر سے پھلون مین چاشنی بھر جائیگی۔

عموماً کمرک کے پھل مین جب ایک طرف چونہ لگا دیتے ہین اور اوسکے دوسرے حصہ کو کھاتے ہین تو اوسکی ترشی مین کمی ہو جاتی ہے۔ بس معلوم ہوا کہ چونے سے ترشی زائل ہوتی ہے۔

اکثر ترش نارنگی یعنی کوے کی جڑون مین چونہ بمقدار قلیل اس طریق سے دیتے ہین کہ نارنگی کی جڑ کو بہ احتیاط کھولکر اسمین قلعی چونہ اور گوبر کی کھاد دیکر بند کر دیتے ہین چونہ کے اثر سے علاوہ کم ہو جانے ترشی کے کیڑے مکوڑے بھی ضایع ہو جاتے ہین اور اگر کسی قسم کا کوئی زہریلا مادہ اوسمین ہو تو وہ بھی

# حیوانی کھاد

گوبر[۱۱] تمام قسم کی کھاد جو ہندوستان کے باغبان استعمال کرتے ہین - ان مین گوبر کی کھاد سے زیادہ کوئی دوسری کھاد نہ مفید ہوتی ہے - اور نہ کارآمد ہوتی ہے اور نہ اِس سے زائد کسی دوسری کھاد کا عام رواج ہے - یہ دو طریقون سے استعمال کیجاتی ہے -

(۱) تازہ گوبر کی یہ کھاد کیاریون کے سطح سنوارنے اور برابر کرنے مین استعمال کیجاتی ہے

(۲) دو سال کا پورانا گوبر جس کے اجزا تحلیل و بوسیدہ نہ ہو گئے ہون اور جو دیکھنے مین مثل سیاہ رنگ کی نم سونگنے کے ہو گیا ہو بطور کھاد کے کیاریون و درختون مین دیا جاتا ہے - جو ترکاریان انسان کے کام مین آتی ہین ان کی کاشت مین گوبر کی کھاد لازمی دیجاتی ہے - لیکن ہندوستان کے لوگ گوبر کے اوپلہ بناکر جلانے

بقیہ نمبر ۱۲ - زائل ہو جاتا ہے اس جگہہ پر اس کھاد کے تیار کرنے کے اجزا کا وزن بغرض آسانی بتایا جاتا ہے کھلی - گڑ - گوبر - چونہ قلعی سفید اس حساب سے جسقدر زیادہ یا کم بنانا ہو مقدار اُن کے
۵ثار ۴ثار ۱۰ثار ۳ثار
وزن کا لحاظ رہے -

نوٹ نمبر ۱۳ - تازہ گوبر کی کھاد اگر کیاریون کی سطح ہموار کرنے مین استعمال کیجائے اور فوراً اوسمین پانی نہ پہونچایا جائے تو وہ کھاد خشک ہو جاتی ہے - اور اوسکی تحلیل بڑی مشکل سے ہوتی ہے - اسلیئے ہم اپنا ذاتی تجربہ لکھتے ہیں جو بہت سود مند ہی اور وہ یہ ہی کہ اگر گوبر کی تازہ کھاد کیاریونمین دینا منظور ہو تو کیاری

کے کام میں لاتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ بآسانی دستیاب نہیں ہوتا۔

اسی وجہ سے جس کے پاس گائیں اور بیل ہوتے ہیں ان کو بھی اس کے جمع کرنے میں دشواریاں پیش آتی ہیں۔ اگر اجازت مل جائے تو کمسریٹ کے گاؤخانہ سے جہاں مویشی رکھے جاتے ہیں بعض اوقات زائد مقدار میں گوبر دستیاب ہوسکتا ہے۔ کبھی کبھی گوالوں سے بھی واجبی قیمت دینے پر میسر آجاتا ہے۔

**اصطبل کا کچرا** [۱۴] ہندوستان میں سبز ترکاریوں کے لئے "اصطبل کا کچرہ" یعنی گھوڑوں کی لید و ترپچالی ولیس خوردہ گھانس وغیرہ بہت مفید کھاد کا کام دے سکتی ہے۔ یورپ میں بیش قیمت کھاد اس سے تیار کی جاتی ہے۔ بہترین طریقہ اس کے استعمال کا یہ ہوسکتا ہے کہ موسم سرما کی فصلیں تیار ہوجانے کے بعد کھیتوں و کیاریوں میں ڈال دی جائیں اور موسم گرما و بارش میں ہل یا پھاوڑہ وغیرہ

بقیہ نمبر ۱۳ – کے پانی لگانے کے دہانے پر تازہ گوبر رکھدیں اور کیاریوں میں پانی دینا شروع کردیں اس طور تھوڑا تھوڑا گوبر ڈہل ڈہل کر ساری کیاری میں پہونچ جائیگا جس کا فوری اثر ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۴ لید کی کھاد – ہمارے تجربہ میں ترکاریوں کے لئے گھوڑوں کی لید کا کھاد زیادہ مفید نہیں – کیونکہ اس میں شوریت زیادہ ہوتی ہے۔ جس سے ترکاری کے ذائقہ میں کمی ہوجاتی ہے اور اکثر نقصان پہونچاتی ہے۔ میرے سالہا سال کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ گھوڑوں کی لید کی خوب سڑی ہوئی کھاد گلاب کے لئے بیحد مفید ہے اور ترکاریوں کے سوا دیگر تمام اقسام کے درختوں کے لئے بھی مفید ہے۔

کے ذریعہ سے پھیلا کر زمین مین ملا دیجاے۔ کیاری و پٹریوں مین بھی بطریق چیدہ

کھاد دیجاسکتی ہے۔ اور چونکہ وہ زمینین اکثر عمدہ نہین ہوتین اس لئے اوس کے

دینے سے کچھہ نہ کچھہ فائدہ پہنچ ہی جاتا ہے۔ سخت تعجب ہوتا ہے کہ ہندوستان مین

اس کی کچھہ قدر نہین کی جاتی۔ اور بمقدار کثیر اصطبل سے کچرہ نکلتا ہے۔ اُسے

مناسب مصرف مین نہین لایا جاتا بلکہ بیکار ضایع کر دیا جاتا ہے۔ کلکتہ اور اوسکے

محاذات مین اصطبلون اور احاطون کے دروازہ پر کچرہ کا انبار لگا دیا جاتا ہے

اور دوسرے تیسرے دن صفائی کی گاڑیان آتی ہین۔ اور اوسکو اُٹھاے جاتی

ہین اور لیجاکر یا تو پر کرنے کے لئے کسی گڈھے مین ڈال دیا جاتا ہے یا دریا مین بہا دیا

جاتا ہے۔ ممالک متحدہ مین بھی اس کی قدر کی یہی کیفیت ہے۔ جاڑہ کے

موسم مین سائیس لوگ اُس سے تاپتے ہین شام ہوئی کہ دن کے جمع شدہ کچرہ

مین آگ لگا دی جو کہ کچھہ رات گئے تک آہستہ آہستہ جلا کرتا ہے۔ اور سائیس

لوگ اوس کے گرد بیٹھے ہوئے تاپا کرتے ہین۔ جن لوگون کو چھاؤنیون اور

اوس کے گرد نواح مین رہنے کا اتفاق ہوا ہوگا وہ اس کے بدبودار اور بھاری

قسم کے دھوئین سے مانوس ہون گے۔ اگر اس مین بوسیدہ پتے ملا دے جائین

تو کیاریون کے لئے اس پر کوئی دوسری کھاد فوقیت نہین دے جاسکتی۔

بکری کی مینگنی ۔ بطور کھاد کے اسے مین نے بارہا استعمال کیا ہے۔ لیکن

نوٹ نمبر ۱۵ ۔ مینگنی کی کھاد ۔ میرے تجربہ مین بکریون کی مینگنیون کی کھاد آڑو ۔ انگور اور انجیر

میرے تجربہ مین خاص طور پر مفید ثابت نہین ہوئی عرصہ تک سخت رہتی اور
عدم تحلیل ہونے کی وجہ سے زمین کو نہ کوئی قوت پہنچا سکتی اور نہ زرخیز کر سکتی،
چونکہ بھیڑ و بکری کی مینگنیان یکسان ہوتی ہین، اس لئے گمان غالب ہے کہ اس
کا بھی یہی انجام ہوتا ہو۔

**بقیہ نمبر ۱۵** ۔ کے لئے نہایت مفید ہے اس مین کچھ شک نہین کہ مصنف کتاب نے جیسا لکھا ہی
وہ بالکل صحیح ہے کہ بکریون کی مینگنیان سخت ہوتی ہین لیکن اسکی سختی کو دور کرنے کی بہترین ترکیب یہ
ہے کہ مینگنیون کو موگری سے کوٹ ڈالا جائے۔ اور چونکہ اسمین حدت بہت زیادہ ہوتی ہی اسلئے
مناسب ہے کہ اس مین کم زور مٹی ملا کر تیار کرنا چاہئے۔ تاکہ اوسکی حدت کم ہو کر معتدل کھاد تیار ہو جائے۔
مینگنیون کی کھاد بنانے کی ایک دوسری ترکیب یہ ہے کہ اول مینگنیون کو ایک کثیر مقدار مین موگریون
سے کوٹ ڈالنا چاہئے بعد ازان ایک گڈھے مین بھر کر مٹی سے اوسکا منھہ بند کر دینا چاہئے۔ اور وقتاً
فوقتاً اس مین پانی دینا چاہئے اور ایک مہینے کے بعد اوس گڈھے کو کھولنا چاہیے اور کھاد کو کام
مین لانا چاہیے۔ لیکن کام مین لاتے وقت اُس مین تھوڑی ریت اور گوبر کی کھاد مندرجہ ذیل وزن
سے ملانا چاہئے اگر سیر بھر مینگنی کی کھاد ہے تو آدھ سیر گوبر کی کھاد اور پاؤ بھر ریت ملانا چاہئے اور
اگر ریت اور کوئی کھاد نہ ملائی جائے تو آدھ پاؤ شورہ ملا دینا چاہئے مینگنیون کی کھاد بنانے کی
ایک اور مفید ترکیب یہ ہے کہ ترکاری باغ مین کسی مناسب موقع پر عمل مذکور کیا جائے اور
اسکا بہترین دستور یا قاعدہ یہ ہے کہ دو دو فٹ گہرے گڈھے کھودے جائین جو ایک دوسرے
سے تین تین فٹ کے فاصلہ پر ہون ان گڈھون مین بجاے اسکے مینگنیان بھر کر ہر گڈھے پر ایک

**کبوتر کی بیٹ** ۔ ڈاکٹر لینڈر صاحب کا قول ہے کہ کبوترون کی بیٹ کا بھی اثر قریب قریب "گوانا" Guano بحر الکاہل کے خشک جزائر مین سمندر کے پرندے بہ کثرت بیٹھتے ہین، ان کی بیٹ وہان کثیر مقدار مین جمع ہو جاتی ہے۔ بہت طاقتور کھادون مین شمار کی جاتی ہے۔ ممالک یورپ مین کئی طرح رقیق یا خشک استعمال کی جاتی ہے" ملک فارس مین بیٹ حاصل کرنے کی غرض سے اہل فارس کبوتر پالتے ہین، جس طرح ممالک "پیرو" کے باشندے "گوانو" Guano کو استعمال کرتے ہین اوسی طرح اہل فارس کبوترون کی بیٹ کو کھیت کی مٹی مین ملا کر خربوزون اور دیگر فصلون کے لئے بطور کھاد استعمال کرتے ہین۔ ہندوستان مین جہان کہین اس کا تجربہ

---

بقیہ نمبر ۵ لمر ۔ ایک کھڑی لکڑی نشان کے واسطے گاڑ دینا چاہیے تاکہ موسم بارش کے بعد اون گڑھون کا پتہ معلوم ہو سکے اگر ایسا نہین کیا جائیگا تو ممکن ہے کہ برسات مین پانی کی وجہ سے وہ گڑھے معدوم ہو جاوین اور اون کا تلاش کرنا ایک وقت طلب امر ہو۔ بہر کیف کنوار مین اس قطعہ زمین مین جسقدر گڑھے ہون کے علاوہ زمین ہو اُسکی مٹی کو بھی گوبر کی کھاد ملا کر نرم کر دینا چاہیے اس کے بعد فی گڑھا ایک چقندر یا ایک گوبھی یا کرم کلا یا شلجم یا گانٹھ گوبی لگانا چاہیے اس ترکیب سے خاطر خواہ کامیابی ہوگی اور زبردست ترکاری پیدا ہوگی البتہ بغیر کوئی دوسرے اجزا ملائے ہوئے صرف مینگنیان ہی کام مین آسکتی ہین وہ اس طرح کہ بارش کے زمانہ مین پودہ بنے کی کیاریون مین مینگنیان ڈالدینی چاہیین ۔ چونکہ اس مین حدت

کیا گیا ہے وہاں مفید اور طاقتور کھاد ثابت ہوئی اسمین خطرہ[۱۶] یہ ہے کہ اگر مقدار ذرا زیادہ ہو جاتی ہے تو پودے وہین جل جاتے ہین، دیر تک رکھنے سے یہ کھاد قریب قریب نکمی ہو جاتی ہے۔

**مرغابی کی بیٹ** یہ بھی کھاد کے مصرف مین آتی ہے۔ اگر اسمین خفیف مقدار کے ساتھ بیٹ بھی شامل ہو تو قریب قریب "گوانا" Guano کے مفید ہوتی ہے

**ھاتی کی لید**[۱۷] مین نے سنا ہے کہ اننناس اور اسی قبیل کے چھلکے دار پھلون کے درختون کے لئے بہت مفید کھاد ہوتی ہے۔ مین نے تجربہ نہین کیا ہے لیکن میرے خیال مین کوئی کارآمد کھاد کے قابل جزو اس مین نہین ہوتا۔ ناریل کے جٹون کے بڑے بڑے گیندون کی طرح اس کی لید ہوتی ہے۔ اور پھوٹ کر زمین مین مخلوط ہو جانے پر اس مین کوئی زرخیزی پیدا نہین کرتی البتہ زمین کسی قدر ہلکی ہو جاتی ہے۔

---

بقیہ نمبر ۱۵ - زیادہ ہوتی ہے اس لئے بارش کا پانی اوسکو ایک معتدل کھاد بنا دیتا ہے اور پودینے کے لئے ازحد مفید ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۶ - کبوتر کی بیٹ کی کھاد مین مصنف کتاب نے جو خطرہ بیان کیا ہے وہ صیح ہے لیکن یہ خطرہ اس طرح بخوبی دور ہو سکتا ہے کہ بیٹ گوبر کی کھاد مین ملا کر رقیق کرکے استعمال کرنا چاہیے۔

نمبر ۱۷ - اسمین کچھہ شک نہین ہر کہ مصنف نے جو کچھہ لکھا ہے وہ قریب قریب صیح ہے۔

**انسانی بول و براز اور سور کی لید** ۱۸ - بلاشبہ باغات کے لئے یہ دونون بہترین کہاد ہو سکتے ہین، لیکن ہندوستان کے رسم و رواج ایسے ہین کہ جو انکو کام مین لانے سے مانع ہوتے ہین - ڈاکٹر ای بوناویہ صاحب مہتمم باغات لکھنو تحریر فرماتے ہین کہ سالہا سال کے تجربہ نے مجھے ثابت کر دیا ہی کہ اس ملک کے باغات کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسری کہاد نہین ہو سکتی - پہولون کے درختون مین دیجاے تو رنگ مین خوشنمائی اور شوخی اور ترکاریون مین شادابی اور خوش ذائقگی پیدا کرتی ہے -

**خون** ۱۸ - بطور تجربہ اور فضلہ وکہلی وگرہ مین نے ضیاء الابصار باغ احمد آباد مین ڈالا و آلایش اپنے باغ کے انگورون کی جڑون مین ڈلوائی -

بقیہ نمبر ۱۷ - لیکن اتنا ذاتی تجربہ میرا بھی ہے کہ اگر بہت پرانے ہاتھی کا کہاد پہلوار اور دیگر قسم کے درختون کے لئے تیار کیا جائے تو مفید ہوتا ہے -

نوٹ نمبر ۱۸ - انسانی بول و براز - میرے تجربہ مین یہ بات آئی ہے کہ انسانی بول و براز کی کہاد ترکاریون کے لئے مفید نہین ہے -

نوٹ نمبر ۱۹ - خون کا استعمال میرے تجربہ مین انگور - آڑو - انجیر - آلوبخارا - آلوچہ - نارنگی کے لئے بہت زیادہ مفید ہوتا ہے - اس سے پہلون کی صورت مین جلا پیدا ہوتی ہے پہل بڑے ہوتے ہین خوشرنگ اور خوش ذائقہ ہوتے ہین لیکن اس کا استعمال ایک دو مرتبہ کا درخت کو ہمیشہ کے لئے مستغنی نہین کر دیتا ہر سال ان درختون مین خون دینا چاہیئے تاکہ درخت کے ہر رگ و پے

اس سے بہت فائدہ ہوا انگور شیرین ہوئی اور دانون کا پھٹنا جاتا رہا۔ بوسیدہ گوبر کی کھاد کے مقابلہ مین یہ اشیا محض ہیچ ثابت ہوئین - اور اُن سے جو غیر موقع بدنمائی اور تعفن پیدا ہوا اس کا کیا ذکر کیا جائے۔ چنانچہ اوسی وقت سے مین نے عہد کر لیا کہ آیندہ کبھی نہ استعمال کرون گا۔

**گوانو** بحر الکاہل کے خشک جزائر مین بحری پرند زیادہ تر پناہ لیتے ہین، چنانچہ ان کی بیٹ وہان بہ کثرت جمع ہوتی ہے - اس کی کھاد تمام کھادون سے زیادہ طاقتور سمجھی جاتی ہے - اور بیش قیمت ہونے کی وجہ سے دغا باز تجار بہت زیادہ آمیزش کر دیتے ہین - ہر قسم کے درختون کے لئے یہ کھاد بہت طاقتور اور مفید ہوتی ہے - البتہ خطرہ اس قدر رہتا ہے کہ اگر مقدار ذرا بھی زیادہ ہو جائے

بقیہ نمبر ۱۹ - مین اس کا اثر سرایت کر جائے - خون دینے کا یہ طریقہ بہت بہتر ہے کہ جس درخت مین خون دینا مقصود ہو اول اس درخت کی اطراف کی مٹی کھود کر جڑون کو کھولنا چاہیئے اس ترکیب سے کہ جڑون کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچے اسکے بعد خون اسمین حسب حیثیت درخت دیدے اور اوسکے اوپر دوسری قسم کی کھاد تھوڑی مقدار مین ڈالکر مٹی سے بند کر کے تھالا بنا دے اور خون دینے کے ۲۴ گھنٹہ کے بعد اس درخت مین پانی دینا چاہیئے - زیادہ دیر نکرنا چاہیئے ورنہ خون خشک ہو جائیگا اور پھر پانی دینے سے دیر مین محلول ہوگا -

نوٹ نمبر ۲۰ - گوانو - کی کھاد میرے تجربہ مین بہت مفید ہے مینے اسکو مسٹر ویلو ڈبلیو جانسٹن صاحب کے ہمالیہ سیڈ اسٹور منصوری سے اکثر منگوائی ہے اس کھاد کو پانی مین حل کر کے بہت ہلکا

تو درخت کو جلا دیتی ہے - باغبان رقیق صورت مین اس کے استعمال کو ترجیح دیتے ہین -

ایک بار " اگیری ہارٹی کل چرل Agri Horticultural سوسائٹی مین خود مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ گلاب اور آڑو کے درختون مین اسکی کھاد دی گئی لیکن انجام بہت خراب ہوا، یعنی تمام درخت جل گئے - کھاد مین کوئی عیب نہ تھا، بلکہ اس کے دینے مین بد احتیاطی کی گئی تھی - معمول کے موافق جیسا کہ موسم سرما مین ہوتا ہے درختون کی جڑین کھول دی گئی تھین، اور چند دنون تک خوب ہوا یبوست ہوتی رہی - بعد ازان زائد مقدار مین " گوانو " Guano سفوف کر کے مٹی مین ملا کر درختون کی جڑون کو ڈھانک دیا گیا -

مسٹر ریورس " صاحب فرماتے ہین کہ گملون کے لئے رقیق کھاد بیس گیلن مین ایک پونڈ " گوانو " Guano کے حساب سے ملا کر بنانی چاہئے، اور اگر کنارے کے درختون مین دینی ہو تو اسکی مقدار کو المضاعف کر دینا مناسب ہوتا ہے -

بقیہ نمبر ۲۰ - یعنی رقیق بنا کر فرن ہوس کے درختون اور گلاب مین چلّے کے جاڑہ مین دیا ہے - اور درختون مین کسی قسم کا نقصان نہین پایا - بلکہ مفید پایا - اس کے یہ معنی نہ سمجھے جائین کہ روزمرہ یہ کھاد استعمال کیجائے بلکہ ایک مہینہ مین دو مرتبہ استعمال کیا جائیگا تو نقصان نہ ہوگا -

کتاب موسومہ "کاٹیج گارڈنرس ڈکشنری" Cottage Gardener's Dictionary مین درج ہے کہ ایک مرتبہ مختلف اقسام کے پودون کو جو گملون مین لگائے گئے تھے نصف اونس گوانو Guano فی گیلن پانی مین ملاکر دی گئی - چنانچہ سب پودون نے خوب زور کیا - اور خوب بڑہے - ایک پودا بھی ضایع نہ ہوا - مسٹر "رنڈل" Mr Rendle اور دیگر مستند اصحاب کی رائے ہے کہ "گوانو" Guano جب ہی فائدہ نہین کرتی یا نقصان کرتی ہے کہ جب ایسی مقدار مین دی جاتی ہے کہ پودے اس کو برداشت نہین کر سکتے - ایک گیلن پانی مین نصف اونس "گوانو" کے حساب سے آمیزش کر کے ہفتہ مین ایک بار بڑھنے والے پودون کو دیجائے تو ممکن نہین ہے کہ ان مین بالیدگی اور قوت نہ پیدا ہو - اور نتیجہ حسب مراد حاصل نہو - اگر خشک دینی مد نظر ہو تو پانچ حصہ مٹی اور راکھ کے ساتھ ملاکر دی جائے اور جہان تک ممکن ہو بہت باریک تہ پھیلا دیجائے -

"بے رن لی بگ" Baron Liebig صاحب کی رائے ہے کہ اس کے استعمال کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اوسی کسی قدر پانی مین تر کر کے چند قطرات گندہک کے تیزاب کے اُس پر ڈال دئے جائین - چوبیس گھنٹہ کے بعد اس مین لکڑی کا بُرادہ یا غنچہ کی عمدہ اور باریک مٹی اور پتون کی کھاد ملاکر درختون

کی جڑون مین دیجاسکتی ہے۔ یا کیاریون کے سطح پر پھیلائی جاسکتی ہے۔

اور آخر مین "مسٹر سالی" Mr. Solly صاحب کی رائے ہے کہ "گوانو" Guano اگر بطور رقیق کھاد کے استعمال کرنا ہو تو یاد رکھنا چاہیے کہ پانی ملانے سے جو عرق تیار ہوتا ہے اس مین صرف نوسادر اور ایک چوتھائی "فاسفیٹ" Phosphate ہوتا ہے۔ بقیہ فاسفیٹ اور دیگر اجزا پانی مین حل ہونے سے رہ جاتی ہین۔ اور غیر تحلیل شدہ جزو بھی اسی قدر طاقتور کھاد ہوتا ہے جس قدر کہ حل شدہ جزو۔ لہذا کھاد کو حسب مراد مفید ہونے کے لئے ضروری ہے کہ عرق کو ہلاتے رہین تا کہ غیر تحلیل شدہ جزو تہ نشین نہ ہو جائے۔

**مچھلی** - اگر زاید مقدار مین دستیاب ہو سکے تو اسکی کھاد درختون کی جڑون مین دی جاتی ہے اور عمدہ طاقتور کھاد ہوتی ہے۔

نوٹ نمبر ۲۱ - مچھلی کی کھاد اور خون کا درختون مین دینا میرے تجربہ مین بالکل یکسان ہے لہذا مناسب ہے کہ مچھلی کے کھاد کی ترکیب بھی یہان لکھی جائے مچھلیان چھوٹی ہون تو ثابت ورنہ بڑی مچھلیون کے ٹکڑے کرکے ایک مٹکے مین یا گڑھے مین ڈالدے اور بمقدار مناسب قلعی کا چونہ بھی اس مین ڈالدے اور اسی گڑھے کو اچھی طرح ڈھانپ دے مگر وقتاً فوقتاً بمقدار قلیل اس مین پانی چھڑکتا رہے جس سے گڑھے یا مٹکے کے اندر زیادہ خشکی نہ ہونے پائے جب اس مین بو پیدا ہو جائے تو سمجھنا چاہیے کہ مچھلیان سڑنا شروع ہو گئین۔ بعد تھوڑے دنون کے بالکل سڑ جاینگی اور نہایت بدبودار

**ھڈی** | یورپ مین ہڈی کی کھاد بہت مفید اور طاقتور شمار کیجاتی ہے اور ہر موسم مین دی جاتی ہے۔ لیکن اس کا نفع بتدریج ظاہر ہوتا ہے۔ گو کتنی ہی باریک کیون نہ استعمال کی جائے لیکن اس کا نفع ایک سال کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ بعض کاشتکارون نے ”پھول گوبھی“ کے درختون مین ہڈی کی کھاد ڈالی ہے۔ ان کا تجربہ ہے کہ بہت مفید ہوتی ہے۔

## معدنی کھاد

**۲۲ معمولی نمک** | اکثر ترکاریون کو نمک کی کھاد دی جاتی ہے۔ اور ناریل کیواسطے مفید ہوئی ہے۔ اور ”آلوچہ“ کو خاص طور پر مفید ہے۔

کلکتہ کے قرب و جوار کے ایک ماہر فن باغبان نے مجھہ سے بیان کیا کہ اس نے اپنے ”آلوچہ“ کی کیاریون مین نمک کی کھاد ڈالی تھی۔ لیکن اسکی نظرون مین

---

بقیہ نمبر ۲۱ — ہون گی اس کھاد کو نکال کر گلاب۔ انجیر۔ انگور۔ آڑو۔ کی جڑون مین دینا چاہئیے۔ پھول گوبھی اور کرم کلا مین بھی اسی دیا ہے اور مفید پایا گیا ہے۔

نوٹ نمبر ۲۲ — نمک کا استعمال ترکاری آس پاراگس کے لئے مفید ثابت ہوا ہے اور اُن درختون کے لئے مفید ہے جن کا تعلق کھاری پانی یا سمندر سے نہین ہے یا اُس سیاہ مٹی مین جس مین عموماً شوریت نہین ہوتی اوس مین نمک کا جزو کم مقدار مین دیا جانا مناسب ہوتا ہے اور وہ مٹی جو فرن و دیگر خوشنما اقسام آس پراگس کے لئے تیار کی جاوے اوس مین بھی

کوئی خاص فائدہ ظاہر نہین ہوا۔

سپر فاسفیٹ آف لائم | ہڈی کے سفوف مین گندھک کے تیزاب ملانے سے یہ معدنی شئے بنائی جاتی ہے اور انگلستان مین "گوانو" Guano کے نرخ کی طرح سے بازارون مین فروخت ہوتی ہے۔مسٹر "سالی" صاحب کی رائے ہے کہ تمام قسم کے مصنوعی کھادون مین یہ اعلیٰ ترین ہوتی ہے۔چونکہ مجھے اس کے تجربہ کا اتفاق نہین ہوا ہے اسلئے اس کی بابت کوئی رائے قایم نہین کرسکتا کہ ہندوستان مین اس کا اثر کیا ہوگا۔

پورانا چونا[۲۳]۔فرن اور پہاڑی پودون اور بہت قسم کے گملون کے لئے اس کی کھاد بہت مفید شمار کی جاتی ہے۔سیب پور (بنگال) کی رائل بوٹانی کل گارڈن Royal Botanical Garden مین بہت کامیابی کے ساتھ اس کو استعمال کرتے ہوئے مین نے دیکھا ہر قسم کے پودون کو مفید ہوتی ہے۔مین نے خود اس کی کھاد کو بہت استعمال کیا ہے اور ایسے پودے بی گونیا Bigonia سرٹودی ریاس "Cyrtodeiras" پپ رومانس Pepiromas فٹونیاس Fittonias "ان تھوری یم" Anthurium

---

بقیہ نمبر ۲۲۔جزو نمک کم مقدار مین مفید ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۲۳۔مصنف نے پورانے چونے کے متعلق جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔لیکن میرے نزدیک اگر اس مین پتی کی کھاد مساوی مقدار مین ملادی جاوے تو اور بھی زیادہ مفید ہوگی۔

ڈری سی نا س *Dracaenas* اے لوکیسیاس *Alocasias*

گیسنراس *Gesneras* سی لاجی نلاس *Selaginellus*

فرن *Fern* اور اس قسم کے بہت سے پودون کو بہت نفع بخش ثابت ہوئی اور پودے خوب بڑے پھولے - تین حصہ پورانا چونہ یا کنکریٹ اندازہ سے مٹی مین ملانا چاہیئے - پہاڑی پودون کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسری کھاد نہین ہوتی - اور آسانی سے دستیاب ہوسکتی ہے - پورانے مکانات کی پختہ چھتین گرائی جاتی ہین تو اون سے کھاد کے قابل پورانہ چونہ بکثرت ملتا ہے - جسقدر زیادہ پورانہ ہوگا اوسی قدر زیادہ مفید اور بہتر ہوتا ہے - مین زور کے ساتھ راے دیتا ہون کہ گملون مین عموماً اسی کی کھاد دینا چاہیئے - قلیل البضاعت درخت جو چھوٹے گملون مین لگائے جاتے ہین ان مین پستہ کی برابر اور بڑے درختون مین اخروٹ کے برابر چونہ کوٹ کر ملا دیا جائے - اس کو بہت باریک استعمال نکرنا چاہیئے بلکہ دردرا ہونا چاہیئے اس مین نفع یہ ہے کہ اگر گملون مین پانی نہین رکتا ہے اور اس کے نکل جانے کا مناسب انتظام ہے تو مٹی مین نہ ترشی پیدا ہوگی اور نہ گداز ہوکر درختون کو نقصان پہنچائے گی - پودون و نازک درختون کی جڑین چونے کے ٹکڑون یا کنکریٹ کو لپیٹ لیتی ہین اور خوب خوراک حاصل کرتی ہین -

**نائٹریٹ آف سوڈا** ہر قسم کے پودون اور درختون اور خاص کر تیج دار

ترکاریون مثلاً کرم کلّا وغیرہ کے لئے اس کی کھاد بہت عمدہ ہوتی ہی - مین نے
خود دیکھا ہے کہ نہایت کامیابی کے ساتھ نتیجہ حسب مراد حاصل ہوا - انگلستان
اور امریکہ مین بجائے گاؤخانہ اور اصطبل کی کھاد کے ماہرین باغبانی اس کو
درختون اور کیاریون مین دیتے ہین - بعضون کا خیال ہے کہ نائٹروجن
Nitrogen کا جزو جو حیوانی کھادون مین ہوتا ہے - وہ تاوقتیکہ
تحلیل ہوکر نائٹرک ایسڈ Nitric Acid نہ ہوجائے درخت اُسکو
جذب نہین کرسکتے - اور اس تبدیلی کے لئے ال کلی Alkali
کا ہونا ضروری ہے - اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ نائٹروجن Nitrgen
کو نائٹرک ایسڈ Nitric Acid بننے مین عرصہ لگتا ہے - اور اس
عرصہ مین درخت اس ایسڈ Acid سے مستفیض نہین ہوتے -
برخلاف اس کے نائٹریٹ آف سوڈا Nitrate of Soda مین
نائٹرک ایسڈ Nitric Acid کا جزو اِس قابل موجود ہوتا ہے
کہ درخت اسے جذب کرکے مستفید ہونے لگتے ہین - تین ہنڈرڈ ویٹ
نائٹرٹ ایسڈ Nitrate acid کا اثر اسّی ٹن Ton
اصطبل اور گاؤخانہ کی کھاد کے برابر ہوتا ہے گملون اور دیگر آرائشی پھولون کے
لئے اس کا استعمال خاص طور پر مفید ہوتا ہے - اور پودون اور درختون مین
بالیدگی اور شگفتگی آجاتی ہے -

## نائیٹریٹ آف پوٹاس Nitrate of Potash

علم نباتات مین اس سے زاید مفید اور زرخیز کوئی دوسری کھاد نہین سمجھی جاتی لیکن اگر کوئی خرابی ہے تو صرف ایک ہے کہ ہمیشہ استعمال کرنے سے درختون کی خوراک کے لئے جو دیگر اجزا مٹی مین قدرتی طور پر ہوتے ہین وہ بعد چندے بالکل صرف ہوجاتے ہین۔ مٹر اور سیم اور دیگر ترکاریان جن مین "نائیٹروجن" Nitrogen کا مادہ زیادہ ہوتا ہے ان کے لئے یہ بیش بہا کھاد کا کام دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے مین نے بڑی بڑی فصلین مٹر کی حاصل کی ہین ایک سال کا ناغہ دے کر نائیٹریٹ آف سوڈا Nitrate of Soda کے ساتھ اس کو دینا چاہیئے۔ یعنی ایک سال پوٹاس Potash دیا جاوے اور دوسرے سال سوڈا Soda اس کو خشک دینا چاہیئے۔

**سیال یا رقیق کھاد**[۲۴] رقیق کھاد چھوٹے پودون کو نہین دیجاتی جب کسی قدر

---

نوٹ نمبر ۲۴ - رقیق کھاد کے متعلق مصنف نے جو کچھہ لکھا ہو وہ بالکل صحیح ہے لیکن ڈاکٹر لینڈلے کی رائے جو متواتر رقیق کھاد دینے کی بابت ہے اُس سے مین متفق نہین ہون میرے نزدیک زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ مین تین مرتبہ کھاد دینا کافی ہے۔ کیونکہ متواتر استعمال سے اکثر نقصان پہونچتا ہے۔ اسلئے اِسی سلسلہ مین یہ بات بہی یاد رکھنے کے قابل ہو کہ رقیق کھاد کے مقابلہ مین اوسکا زلال زیادہ سودمند ہوتا ہے۔ یہ کھاد ہمیشہ جوان اور تندرست درختون مین دینا چاہیے۔ چھوٹے چھوٹے پودون کو نہین دینا چاہیئے۔

طاقتور ہو جاتے ہین تب دی جاتی ہے - اگر ہوشیاری اور احتیاط سے
دی جائے یعنی مقدار مین زائد نہ ہونے پائے تو سب قسم کے پودون کو مفید
ہوتی ہے - مناسب مقدار مین سب ترکاریون کو نفع پہنچتا ہے - اور خاص کر
"سلے ری" Celery اور آس پراگس Asparagus
کو تو حیرت انگیز نفع ہوتا ہے - آسان ترکیب اس کے حاصل کرنے کی یہ ہے کہ باغ
کے کسی گوشہ مین مٹی کا ایک کونڈا یا ناند گاڑ دیجائے اور اوس مین پانی بھر دیا
جائے - اور گائے بیل بھینس کا گوبر اور بول، اور بکریون کی مینگنیان اور
پرندون کی بیٹ وغیرہ ڈلوا دین، اور ایک ڈنڈے یا بانس سے خوب گھلوا دینا
ایک ہفتہ کے بعد جب اجزا تحلیل ہو جائین اور پانی نتھر آئے تو درختون کی
جڑون مین دیا جائے - اگر یہ کھاد گاڑھی اور تیز ہو تو اوس مین بقدر ضرورت
پانی ملا کر پتلی کر لینا چاہیئے -

ڈاکٹر لینڈلے Dr Lindley صاحب اس کا یہ اصول
قرار دیتے ہین کہ رقیق کھاد کو ہلکی اور صاف ہونا چاہیئے - اور متواتر دینا چاہیئے - اس
عمدہ کلیہ کو ہمیشہ مدنظر رکھنا ضروری ہے - رقیق کھاد کو خشک کھاد پر فوقیت
اس لئے حاصل ہوتی ہے کہ وہ زیادہ تیز سریع الاثر ہوتی ہے - اور تمام زمین پر
یکسان پھیلائی جا سکتی ہے - چنانچہ انہین فائدون کی وجہ سے بول اور بدررو
وغیرہ کے گندلے پانی کی قدر ترکاریون کے لئے زیادہ کی جاتی ہے - ذخیرہ کھاد

پر اگر اس قسم کا پانی وقتاً فوقتاً چھڑک دیا جایا کرے تو پتّے وغیرہ کے گداز تحلیل ہو کر تخمیر ہونے مین بہت مفید ہوتا ہے - زیادہ تیز قسم کی کھاد مثلاً خشک خون وغیرہ کو بلا رقیق کئے ہوئے استعمال نہ کرنا چاہیئے ۔

صابون کے جھاگ[۲۵] | ڈاکٹر لینڈلے Dr Lindley صاحب کا قول ہے کہ علاوہ نباتاتی اجزاء کے چونکہ ان مین پوٹاس Potash کا جزو بھی ہوتا ہے اس لئے درختون و پودون کو درحقیقت بہت کچھ فائدہ دیتے ہین پھول گوبھی - کرم کلّا ، اور عموماً پتّے دار ترکاریون پر زیادہ مفید اثر کرتے ہین ۔

قریباً تمام مکانون سے روزانہ کثیر مقدار مین صابون کے جھاگ بیکار پھینکدئے جاتے ہین جو تھوڑی تکلیف کرنے سے پائین باغ کی پھلواری اور ترکاریون مین ڈال دئے جائین تو کار آمد ہو سکتے ہین - اگر کسی مصرف مین نہ لائے جائین تو باغ کے کچرے کے گڑھے مین جہان رقیق کھاد تیار ہو رہی ہے اُس مین ڈال دئے جائین تو اور زیادہ زرخیزی پیدا کرتے ہین ۔

علاوہ کھاد کے یہ موذی کرم اور کیڑے مکوڑون کو پودون سے دور کرتے ہین - اور میرے علم مین اس سے بہتر کوئی دوسری چیز دافع کرم درختان نہین

---

نوٹ نمبر ۲۵ - صابون درختون کے صاف کرنے اور غسل دینے کے لئے - یہان صابون کے جھاگ کو بالکل استعمال نہین کرتے - لیکن میری یہ راے ضرور ہے کہ کم سے کم فرن ہوس کے درختون کو انگریزی صابون سے بذریعہ پچکاری مہینہ مین چار چھ مرتبہ ضرور دھونا چاہیئے - تاکہ وہ امراض سے محفوظ رہین ۔

ہے اس سے دہونے اور پچکاری کرنے سے "پاے" چہوٹی چہوٹی چیونٹیان، سرخ مکڑی، اور دوسرے موذی کیڑون سے پودے محفوظ رہتے ہین۔ پتون کو صابون کے پانی سے صرف دہو دینے سے اکثر پژمردہ اور مریض درختون مین تازگی اور شگفتگی آجاتی ہے۔ "جی رانی یم Geranium کے پتون کو دہونے سے جو فایدہ ہوتا ہے اُسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ فی الحقیقت اگر تم چاہتے ہو کہ ہمارے گملون کے درخت شگفتہ اور تازہ رہین تو ان کو ہفتہ مین ایک یا دو بار صابون سے پچکاری کرا دیا کرو۔ اور خاص کر اُن درختون کو جن پر گرد و غبار زیادہ پڑتا ہو۔

## کھاد مرکب

جنرل جنکنس Genl. Jenkins صاحب کی قلمی نوٹ سے کھاد مرکب کا نسخہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے اِس کتاب مین انگورون[۲۶] کے لئے جو کھاد مین نے تجویز کی ہے اس سے زیادہ فرق نہین ہے چھنا ہوا اور بجھا ہوا چونہ — راکھ چھنی ہوئی — کھلی خوب پسی ہوئی — گوبر ان جملہ اشیا کو ستمبر و ماہ اکتوبر مین باہم خوب مخلوط کر کے زمین مین دفن کر دیا جاے اور

نصف من — ۱ من — ۲ من — ۱ من

نوٹ نمبر ۲۶ - مصنف نے انگور کی کھاد کے جو اجزا حسب ذیل تجویز کئے ہین ان مین ایک اور جزو کے ملانے کی میرے نزدیک ضرورت ہی۔ یعنی چار تولہ سکھیا سفید رنگ کا علاوہ اجزا مجوزہ کے اور ملانا چاہیے اسکے ملانے سے اول تو کھاد تیار ہونے مین زیادہ مدد ملتی ہے دوسرے یہ کہ درختون مین اس سے جوش اور حدت زیادہ پیدا ہوتی ہے اور آخری ایک فائدہ یہ بھی ہو کہ درختون کی جڑون مین جو کیڑے پیدا ہوتے ہین

خوب پانی دیا جائے ڈیڑھ ماہ کے بعد پتون کی کھاد کے ساتھ ملا کر انگور کی جڑون مین دینے کے لایق تیار ہو جائے گی۔

ہر قسم کے گملون کے قابل مرکب کھاد" جو میرے تجربہ مین بہترین ثابت ہوئی وہ ذیل مین درج کی جاتی ہے۔

راکھ چھنی ہوئی۔ ایک حصہ پتون کی بوسیدہ کھاد دو حصہ۔ دریا کی ریت ایک حصہ گوبر زیادہ بوسیدہ دو حصہ گلا ہوا باغ کا کچرہ دو حصہ پورانہ چونہ یا کنکریٹ دو حصہ۔

باغات بنگلور مین ایک مصالحہ ایجاد ہوا ہے جسے "جادو" کہتے ہین۔ جو تجربہ مین زیادہ مفید پایا گیا ہے۔

# باب دوم

باغ نصب کرنا۔ لائن بنانا۔ باڑہی لگانا۔ گڈھے کھودنا۔ آبپاشی کرنا۔ پانی کا نکاس۔ آئینہ گھر۔ پودا خانہ۔ آرایش۔ آلات و اوزار۔ سایہ دار روشین درختون کے نام کی تختی۔ کیڑے مکوڑے خود رو گھانس۔

---

بقیہ نمبر ۲۶ ۔ وہ سب دور ہو جاتے ہین۔ کھلی پسی ہوئی ۴ من — راکھہ چھنی ہوئی۔ ایک من

چونہ بجھا اور چھنا ہوا ۔ ۲۰ بار — گوبر۔ ۸ من

# باغ کا نصب کرنا

باغ کے نصب کرنے اور پٹریون وروشون کی ترتیب کا بہت کچھہ انحصار موقع زمین پر ہوتا ہے اور اس موقع پر باغ کے قدرتی فوائد کو لحاظ کرکے اسکی آرائش وزینت ودلفریبی کو پیدا کرنا مالک باغ کے مذاق پر مبنی ہے۔ اسلیے اس موقع پر صرف اِن چند قابل عمل تدابیر کو بتلا دیا ہے جو میرے خیال کے موافق باغ نصب کرنے مین عام طور پر ملحوظ خاطر ہونی چاہئین۔

سب سے پہلے باغ کے نصب کرنے مین آبپاشی کا مسئلہ پیش نظر ہونا چاہیے چنانچہ باغ کی ترتیب مین بعض اوقات بہت ترمیم کرنی ہوتی ہے مثل ممالک متحدہ کے اگر آبپاشی مصنوعی ذرایع سے کی جائے گی تو یقیناً چاہ تالاب یا دریا سے پانی لانا ہوگا۔

جس [نوٹ ۲] باغ کے کنوئین سے آبپاشی مدنظر ہو تو یہ امر بہت ضروری ہے کہ اس کے لئے ایسی جگہہ انتخاب کی جائے کہ جہان سے بآسانی تمام باغ کے

---

نوٹ نمبر ۲ ۔ مصنف نے جو کچھہ باغ لگائے جانے کے وقت زمین کی بابت لحاظ رکھے جانے کے لئے تجویز کیا ہے یہ بہت درست ہے لیکن ہمیشہ باغ کی آبپاشی کے واسطے جو ذریعہ اختیار کیا جائے وہ بلحاظ موسم گرما ایسا مقرر کیا جائے کہ موسم مذکور مین پانی کی بالکل کمی واقع نہو کیونکہ یہ موسم ایک ایسا موسم ہے کہ جسمین پھلوار وترکاری کے درختون پر موسم کا شدید اثر ضرور رہتا ہے جسکی وجہ سے

ہر سمت وگوشہ مین پانی پہنچ سکے - اور اس کے گرد درخت جہاڑیان بطور پردہ کے لگادی جائین - تاکہ نظر سے غائب رہے - چونکہ ہندوستانی نوکر چاکر نہانے دہونے - اور نیز کھانے پکانے کے لئے کنوئین پر آتے جاتے رہتے ہین اس لئے اگر کوئی ہرج متصور نہ ہو تو مخصوص ان کے لئے ایک راستہ باغ سے علیحدہ باڑ لگاکر بنوا دیا جائے - نہ صرف اس لحاظ سے یہ مناسب ہے کہ جو اصحاب

---

بقیہ نمبر ۲۷ - خوشنمائی مین فرق آجاتا ہے اوس کے دور کرنے کو کثرت آبیاری سے بہتر کوئی دوسری شے نہین ہوسکتی کُلُّ شَیْءٍ حَیٍّ مِنَ الْمَاءِ اس موسم کی ہوا مین جو حرارت ہوتی ہے وہ ہر قسم کے گل و برگ کو مضمحل کرتی ہے جس کے باعث پودون پر سرسبزی و شادابی نہین رہتی اون کے پتون اور پہولون مین ایک بہوراپن آجاتا ہے جسکی وجہ سے باغ بدنما معلوم ہوتا ہے جو سیر و تفریح کرنے والون کے لئے باعث فرحت نہین ہوتا - لہذا ان تمام بدنمائیون کے دور کرنے کے لئے متواتر آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے - اور جن باغات مین کثرت سے عمل آبپاشی جاری رہتا ہے وہ موسم گرما مین بہی سرسبز و شاداب رہکر مستحق تعریف ہوتے ہین یہی ایک موسم ایسا ہی جس مین باغ کی سرسبزی و شادابی ہر دل عزیز ہوتی ہے پانی کا خزانہ یا کنوان اور اوسکی دوڑ بنائی جائے تو اوس کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ کنوئے کی دوڑ یا پانی کا خزانہ باغ کے باہر ہو جس کا سلسلہ باغ سے ملا ہوا ہو ایسی صورت مین نہ تو کوئی باغ مین بدنمائی رہیگی اور نہ آیندگان و روندگان کیوجہ سے ہجوم ہوگا اور نہ بیل و بہودون کے لئے دست برد کا خوف رہے گا -

باغات مین سیر و تفریح کے لئے جاتے ہین ان کی نظر نیم برہنہ اشخاص پر نہ پڑیگی بلکہ باغ کے پہل بہی ان کے دست بُرد سے محفوظ رہین گے۔

باغ کی روشین و پٹریان پانچ چہہ انچ یا زائد کیاریون کی سطح سے بلند ہونی چاہین اور ان کے دونون جانب آبپاشی کی نالیان ہوتی ہین۔ یہ بہی باغ کی سطح سے کچھہ بلند ہونی چاہئین۔

جہان نالیان اور راستہ ایک دوسرے سے ملتے ہین۔ وہان یہ کرنا ہوتا ہے کہ راستون کے نیچے آہنی یا مٹی کے نل آبپاشی کے لئے نصب کردئے جاتے ہین اور نالیون مین ہمیشہ میوہ دار درخت لگادئے جاتے ہین۔

کوئی دوسری زیادہ موزون و مناسب چیز دستیاب نہ ہونیکی وجہ سے بعض اوقات پٹریون اور ان کے پشتون پر باغ کی معمولی مٹی چوبی تہاپیون سے کوٹ دی جاتی ہے۔ اگست۔ ستمبر کی سخت بارش سے ان کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور جگہہ جگہہ سے کٹ جاتی ہین۔ چنانچہ شروع موسم سرما مین ہر سال از سر نو ان کو بنوانا ہوتا ہے۔ اس موقع پر ہر ایک نہایت ضروری امر قابل توجہ عرض کرتا ہون۔

مین نے ہمیشہ یہ نوٹ کیا ہے کہ روشون اور پٹریون کی چوڑائی جتنی کہ واقعی ہونا چاہیے اس کی ایک چوتھائی رکھی جاتی ہے۔ اور یہ رواج قریب قریب عام ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہنوز میوہ دار پودے پورے طور پر بڑے

نہین ہوتے کہ اِن کی شاخین راستون تک پھیل جاتی ہین۔ اور راستے قریب قریب بند ہو جاتے ہین۔ اصلاح اس طرح کی جاتی ہے کہ عموماً باغبان اِن شاخون کو بیدردی سے کاٹ ڈالتے ہین۔ اور درختون کو ایسا نقصان پہنچ جاتا ہے کہ بعد ہین جن کی تلافی محال ہو جاتی ہے۔ باغون کو نصب کرتے وقت ابتدا ہی مین پیڑ پودون کی تنگی و فراخی کا پورے طور پر لحاظ کرنا چاہیے باغ لگاتے وقت آئندہ کی ضرورت کو لحاظ کر کے یقیناً روشین چوڑی رکھی جائین گی لیکن ممکن ہے کہ اس وقت نظر دھوکا کھا جائے اور بعض لوگون کو وہ راستہ اور روشین بلا ضرورت بہت زیادہ چوڑی دکھائی دین گی لیکن اس کا کچھ خیال نہ ہونا چاہیئے۔ دو تین سال کے بعد جب روشون کے ہر دو جانب کے درخت پورے طور پر بڑے ہو جائین گے تو راستہ کی چوڑائی غیر موزون نہ دکھائی دیگی۔[۲۸]

اگر باغ وسیع ہو تو اس مین ایک سایہ دار راستہ کا ہونا ضرور ہی تا کہ دو تین آدمی برابر برابر باتین کرتے ہوئے تفریح کر سکین۔ اس قسم کے راستہ کی چوڑائی بارہ فٹ سے سولہ فٹ تک ہونی چاہیئے۔ سایہ دار راستہ اگر احاطہ کی دیوا

---

نوٹ نمبر ۲۸ - یہ بالکل صحیح ہے کہ باغ کی بعض روشین ضرور چوڑی ہونی چاہئین لیکن کسی باغ کی تمام روشین چوڑی نہین ہو سکتین۔

بہر حال روشون کے متعلق اس امر کا باغبان کو ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ تمام روشین ڈھالو ہون تا کہ بارش کا پانی روشون سے بآسانی گذر جائے اور روشین خراب نہ ہو سکین۔

کے قریب بنایا جائے تو نہایت موزون ہوتا ہے۔ چون کہ باغ کے ہر چہار طرف کنارہ پر بڑے بڑے درخت اور جھاڑیان لگادی جاتی ہین تاکہ باہر سے کوئی شخص دیکھ نہ سکے اس لئے یہ موقع ایسے سایہ دار راستون کے لئے نہایت موزون ہوتا ہے۔ دیوار کے قریب اتنا چوڑا راستہ بنانے مین فی الحقیقت کوئی اعتراض بھی نہ کرنا چاہیئے، کہ بلا ضرورت راستہ چوڑا کر کے زمین کا نقصان کیا گیا اس لئے کہ دیوار سے ملا کر جو درخت نصب ہوتے ہین اِن کی جڑین اتنی دور تک پھیلی رہتی ہین کہ وہ زمین کسی دوسرے مصرف کے لئے بیکار ہو جاتی ہے۔

باغ کے اندر بقیہ راستہ جن کے ہر دو جانب چھوٹی چھوٹی جھاڑیون اور میوہ دار درخت لگا دئے جاتے ہین۔ ان کو اتنا چوڑا بنانے کی ضرورت نہین۔ بلکہ چھوٹے بڑے مختلف چوڑائی کے رکھے جائین تو آنکھون کو بھلے معلوم ہوتے ہین۔ اگرچہ ان کی چوڑائی بھی کسی حالت مین آٹھ فٹ سے کم نہ ہونا چاہیے۔

ممالک متحدہ کے بہت سے باغات کو دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا ہے انھین دیکھکر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِن کا نصب کرنا اور روشون و پٹریون وغیرہ کی ترتیب بالکل مالیون کی مرضی پر چھوڑ دی گئی ہے جنھون نے تمام باغ مین خلاف اصول ایک ہی قسم کی یکسان تنگ اور سیدھی روشین قایم کر دی ہین گویا کہ باغ کیا ہے ایک شطرنج کی بساط معلوم ہوتا ہے۔ یہ سیدھی روشین مثل خط مستقیم کے ایک دوسرے سے اس طرح ــــــــــــــــ ملتی ہین۔ اس کے

کہنے کی چنداں ضرورت معلوم نہین ہوتی کہ جس زمین کے قطعات اس طرح قایم کیئے گئے ہون اوس کو باغ کے نام سے نامزد کرنا فضول ہے - بلکہ اس کو "پودے خانہ"، کہنا چاہیئے - جس شخص کو ذرا بھی مذاقِ فن باغبانی سے ہوگا - وہ ہرگز اس طرح اپنے باغ کو شطرنج کی بساط نہ بنائے گا - اور روشون اور پٹریون کو بجائے خط مستقیم کی طرح بنانے کے گولائی کے ساتھ خمدار بنائیگا اور جن کو سیدھی ہی بنائے گا وہ ایک دوسرے سے ملکر زاویہ قائمہ نہ بنائی جاینگی بلکہ ان کی شکل مثل انگریزی کے حرف وائی Y کے ہوگی - البتہ اس امر کا لحاظ کرنا ہوگا کہ روشون کے خاص خاص خمون پر درخت یا بڑی بڑی جھاڑیان لگائی ہون گی تاکہ معلوم ہو کہ ضرورتاً راستہ خمدار کیا گیا ہے - تاکہ راستہ کی سمت باآسانی پیش نظر ہوجائے - ورنہ روشین بے ضرورت اور بدنما معلوم ہونگی - یہ سچ ہے کہ اس طریقہ پر جو باغ نصب کیا جائے گا تو روشون کے نیچے آبپاشی کے لئے نل لگانے مین زائد مصارف نہ ہونگے - لیکن اس کا کچھہ زیادہ خیال نہ ہونا چاہیئے -

نشیبی بنگال کے باغات مین جہان آبپاشی نالیون کے ذریعہ سے نہین کی جاتی، وہان میوہ دار درخت علیحدہ علیحدہ قطعات مین لگائے جاتے ہین اور روشون اور پٹریون کے کنارہ پر نہ بڑے بڑے درخت لگائے جاتے ہین اور نہ جھاڑیان - ایسی صورت مین راستون کی چوڑائی زیادہ رکھنے کی ضرورت

نہین ہے۔لیکن پھر بھی میرا خیال ہے کہ باغ اگرکچہہ بہی بڑا ہو تو اوس مین اگر ایک وسیع راستہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک نہ رکھا گیا اور اس راستہ سے باغ کے دیگر اطراف و سمت مین چہوٹی چہوٹی روشین نہ نکالی گئین تو دیکھنے مین اچہا نہ معلوم ہوگا۔

بنگال مین ان روشون کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ٹوٹی ہوئی اینٹ کے روڑے بچھاکر اوپر سے اخروٹ کے برابر کے اینٹ کے ٹکڑے پھیلا دیئے جاتے ہین اور اینٹ کی سرخی ڈال کر خوب کٹائی کرا دی جاتی ہے اس سے روشین ہموار اور چکنی ہوجاتی ہین۔

کلکتہ مین اور نیز دیگر مقامات جہان گیس کا کارخانہ ہوتا ہے یا جہان کوئلہ کا خرچ زیادہ ہوتا ہے ان مقامات مین راستون پر بچھانے کے لیئے کوئلہ کی راکھ بہت کام دیتی ہے۔مین نے اسکو کلکتہ مین استعمال کیا ہے۔اسکی بچھانے سے بارش کے موسم مین روشون پر چلنا نہ خطرناک ہوتا ہے اور نہ پاؤن پھسلتا ہے جہان دستیاب نہ ہوسکے وہان مورم جسے عوام مین بجری کہا جاتا ہے ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔اگر بجری عمدہ ہو تو اس سے بہتر روشون پر بچھانے کے لیے کوئی دوسری چیز نہین ہوتی۔تمام جنوبی ہندوستان مین باغون کے اندر سڑکین اور راستہ بنانے مین اس کا استعمال کیا جاتا ہے اگر گاڑی اور بگھیون کی آمد و رفت زیادہ ہو تو کنکر کٹوا دینا چاہیئے۔

پھول کے جھاڑ لگانے مین اس امر کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ ایسے موقع سے کیاریون مین لگائے جائین کہ جس رُخ پر دھوپ پڑتی ہو وہ رُخ نظر کے سامنے رہے کیونکہ اکثر دیکھنے مین آتا ہے کہ جھاڑ جنوبی جانب تو پھولون سے لدا ہوا ہے لیکن جانب شمال ایک پھول بھی نہین ہوتا - وجہ یہ ہے کہ اس جانب آفتاب کی شعاعین جھاڑ پر پڑتی نہین ہین -

مِلنگ ٹونیا ہارٹن سس *Millingtonia hortensis*

بگنونیا وی نسٹا *Bignonia Venusta*

پر آفتاب کی شعاعون کے پہنچنے اور نہ پہنچنے کا بدیہی اثر ہوتا ہے جو کہ اکثر زیادہ نمایان ہونے کی وجہ سے امتیاز کیا جاتا ہے - اگر راستہ کے جانب جنوب مین مٹر بوئی جاتی ہے تو ان کے پھول بالکل نظر سے چھپ جاتے ہین -

زمانہ حال کی چمن بندی کے مطابق خاص خاص اقسام کے موسمی پھولون کے درختون کو علیحدہ علیحدہ متفرق طور پر تختون مین لگانا نہایت خوبصورت اور دلفریب ہوتا ہے - اگر باغ مین گنجایش ہو تو سکونتی مکان کے نزدیک ایک قطعہ مین اسی طرح پھولون کا چمن لگایا جائے - یورپ مین اس طریقہ پر عمل اس لئے نہین ہو سکتا کہ موسم سرما کے طویل ہونے کی وجہ سے عرصہ تک پھولون کے تختے خالی رہتے ہین اور بدنما دکھائی دیتے ہین لیکن اس ملک مین خالی نہین رہ سکتے - کیونکہ ایک قسم کی فصلی پھولونکی بہار ختم ہوتی ہے کہ دوسرے

اس کے جانشین فوراً نصب کئے جا سکتے ہین - جاڑہ کے موسم مین معمولی
انگریزی فصلی درخت لگائے جائین اور گرمی کے موسم مین

پی ٹونیاس Petunias

وربی ناس Verbenas

سل پی گلوسس Salpiglossis وغیرہ خوب پھولتے ہین اور
ان کے بعد بارش کے موسم مین

بل سم Balsam "زینیاس" Zinnias

مرٹی نی یا Martynia "پن ٹا پٹیز" Pentapetes

وغیرہ اپنی بہار دکھاتے ہین -

پھولون کے لئے ان چھوٹے تختون کے بنانے مین علاوہ گول و بیضاوی
کے کسی دوسری شکل کے بنانے کی ضرورت نہین ہے[29] -

یہ آسانی سے بنائے جا سکتے ہین - اور ہمیشہ نظرون مین بھلے معلوم ہوتے
ہین - اکثر اوقات مختلف قسم اور شکل کے تختے باغون مین دیکھے جاتے ہین
لیکن اُن مین خواہ کیسا ہی ہزار گھماؤ پھراؤ کیون نہ کیا گیا ہو -

---

نوٹ نمبر ۲۹ - یہ کوئی ضروری اصول نہین ہے - کہ گول اور بیضاوی کیاریون کے سوا اور
کسی شکل کی کیاریان نہ بنائی جائین - یہ تمام باتین باغبان اور مالک باغ کے مذاق اور
اراضی کی حیثیت پر زیادہ منحصر ہین -

وہ نظروں کو خوشنما نہین دکھائی دیتے - اور اگر اون کے بنانے مین
مالی نے بدسلیقگی کی تو بھلا نہ معلوم ہوتا تو درکنار بدصورت و بدوضع معلوم ہوتے ہین
شکل نمبر۱ و نمبر۲ مین گھاس کاٹ کر کیاریان بنائی گئی ہین -

قبل ازین جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا تعلق اُن باغات سے ہی
جن کے رقبات محدود ہوتے ہین - لیکن اُن باغون مین بھی اگر چمن بندی کا
وہ طریقہ اختیار کیا جائے جسے نیچرل یعنی قدرتی طریقہ کہا جاتا ہے تو مناسب ہے،
میرے خیال مین اگر تختہ جات بہ لحاظ درختون کے قد و قامت اور
پتون و پھولون کے رنگ اور زمین کی ہیئت کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ بنائے
جائین تو اس سے زیادہ اور کوئی دوسرا طریقہ بہتر اثر پیدا نہین کرتا -

نیچرل طریقہ کی چمن بندی اور نخل بندی کی بہترین مثال " ایڈن گارڈنس
کلکتہ " Eden Garden اور " رام نواس پبلک گارڈنس جیپور"
مین موجود ہی - بہت پیچدار اور اقلیدسی شکل کی کیاریون کو مین پسند نہین
کرتا اور نہ نو آموز شوقین باغ کو اون کے بنانے کی رائے دونگا - بڑے بڑے
" پبلک گارڈنس " Public Garden مین اس قسم کی
کیاریان اور تختے کامیابی کے ساتھ بنائے جا سکتے ہین - چکردار راستہ اور
چکرون اور خمون پر جھاڑیون کا لگا دیا جانا نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے -

وسیع باغات کے نصب کرنے مین قرب و جوار کے مناظر کا لحاظ ضروری

ہے۔ مثلاً اگر کوئی پہاڑ۔ کوہپایئن۔ گرجون کا منارہ۔ کلاک ٹاور باغ کے محاذی ہون تو باغ اس طریقہ سے نصب کرایا جائے کہ اِن کے خوشنما منظر چھپ نہ جائین۔ بڑے بڑے ”پبلک گارڈنس“ کی ترتیب مین اِن قرب وجوار کے مناظر کو نظر انداز کرنا گویا فرض کا ترک کرنا ہے جہانتک مجھے علم ہے ہندوستان مین اس فن کے زیادہ ماہر نہین ہین۔ لیکن جن طبایع کو قدرت نے خوبصورتی اور قوت عطا کی ہے وہ اس طریقہ کی چمن بندی کے پرفضا اور دل فریب مناظر کو ضرور ضرور پسند کرین گے۔ اور یاد رکھنا چاہیے کہ باغ کی خوبصورتی اور خوشنمائی روشون اور کیاریونکی ترتیب با قاعدہ درختون کی نصب پر منحصر ہے

## فرحت باغ[۳] یعنی پہولون کے باغ کے ڈیزاین

بعض ناظرین کتاب ہذا کو مایوسی ہو گی کہ اس کتاب مین فرحت باغ کے نصب کرنے اور اُس کو ترتیب دینے کا ڈزاین (Design) درج نہین کیا

نوٹ نمبر ۳۔ فرحت باغ سے مصنف کی مراد غالباً تختہ جات چمن اور کیاریون سے ہے مصنف صاحب نے اسکے متعلق جو کچھ لکہا ہے وہ درست ہے اس کا کوئی قاعدہ یا قانون نہین ہے تاکہ عام طور پر اوسکی پابندی کی جائے۔ چنانچہ انہون نے خود بہی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ باغ کا ڈزاین اراضی اور باغبان کے مذاق پر زیادہ منحصر ہے۔ مین اس مقام پر اتنا ضرور بیان کرنا چاہتا ہون کہ چمن دو قسم کے ہوتے ہین جن مین رنگا رنگ پہلوار مختلف موسم کی

گیا۔ لیکن اسی کے ساتھ اُن سے التماس ہے کہ کوئی ایک قسم کا ڈزائن (Design) چمن بندی وبٹریون وروشون کا نہین ہوسکتا کہ جو سب قسم کے باغات چھوٹے بڑے کے لئے یکسان موزون ومناسب ہو، بلکہ باغ کے موقع ومحل کے لحاظ سے خاص خاص قسم کے ڈزائن ہوتے ہین۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ مختلف اقسام کے پھول یکجائی، مربع، مدور، بیضاوی اور چوکور تختون مین لگائے جائین تو نہایت خوشنما ہوتے ہین۔ بڑے بڑے مدور تختہ بنا کر انہین مناسب رنگون کے پھول مرکزی حاشیہ کی طرف نصب کئے جائین تو دلفزا منظر پیش کرتے ہین۔ اگر ان تختون کے اردگرد لان (تختہ گیاہ) بھی ہو تو کیا کہنا ہر خوشنمائی دوبالا ہوجاتی ہے۔ علاوہ ازین دوسری قسم کی کیاریان "لان" کے دونون یا ایک جانب بنائی جائین ان کیاریون کے کنارے خواہ گول یا لہردار ہون، اور اون کے حاشیون پر پستہ قامت جھاڑ نصب کئے جائین سہل اور

---

بقیہ نمبر ۳۰ ۔ لگائی جاتی ہے۔ اور ان ہر دو وضع کے چمنون مین موقع بہ موقع سدا بہار درختون کے گروپ بھی بنائے جاتے ہین۔ جن سے رنگ برنگ کی پھلوار کو کوئی باہمی تعلق نہین ہوتا ہے یعنی آپس مین ایک دوسرے سے ملے جلے نہین رہتے ہین پھلوار اپنی جگہہ پر اپنی بہار دیتی ہر اور سدابہار درختان جو لگائے گئے ہین وہ اپنی جگہہ پر اپنے پھولون اور اپنے پتون سے بہار دیتے ہین عام طور پر سمجھنے کے لئے مجھے یہان کچھہ زیادہ تفصیل کرنی چاہئیے وہ یہ ہے ۔

(الف) سادے چمن وہ ہوتے ہین کہ جو مستطیل ۔ مربع ۔ مدور سطح زمین پر نقشہ کھینچکر بنائے

قابل عمل "ووطہ ڈزائن" Design یہ ہوسکتا ہے چنانچہ بہت سے لوگ

اس کو غیر پیچ دار ڈزائنون پر ترجیح دیتے ہین -

برخلاف اس کے اگر چھوٹی چھوٹی گنجان اقلیدسی شکل کی

کیاریان بنائی جائین تو باغون مین گنجائش بہت نکل آتی ہے - اور مختلف

اقسام کے پھول نکے درخت نصب کرنے کا موقع باغبانون کو ملتا ہے اگر کیاریون

کی ترتیب مین اس اصول کا لحاظ نہ کیا جائے تو گنجان ہو جاتی ہین - اور درختون

کے نصب کرنے مین وقت پیش آتی ہے - جن باغات کی ترتیب دنصب

کرنے مین دونون طریقون کا لحاظ موقع موقع سے کیا جاتا ہے غالباً وہ باغات

زیادہ دل فریب و دلچسپ ہوتے ہین - اِن دونون طریقون کو ایک ساتھ مخلوط

بقیہ نمبر ۳ - جاتے ہین اور ان کو نقشہ چمن کہتے ہین اس کے بناتے مین مختلف قسم کی

کیاریان اِن تختہ جات مین تیار ہوتی ہین اور ان کیاریون مین گلاب - موگرا - چمیلی - جوہی

ہیبس کس - کنیر - سوگندرا - پلم بگو - وغیرہ وغیرہ لگائے جاتے ہین - اور ان ہی کیاریون مین بڑے

درختون کے نیچے ہر موسم کی پھلوار - یہی لگائی جاتی ہے جن کو انڈر ٹیشن اینول کھتے ہین اس

طریقہ کا رواج زمانہ گذشتہ مین بہت زیادہ تھا - لیکن اب بہت کم ہو گیا ہے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ

ان کیاریون مین سے بعض کیاریون مین مذکورہ بالا درختان لگائے جائین جو اپنی جگہ پر بہار دین

اور بعض کیاریان ان چمنون کی اس قسم کے درختون کے لگانے سے مستثنیٰ کی جائین اور ان مین

موسمی پھلوار جدا جدا رنگ کی لگائی جائے تو مناسب ہوگا -

نہ کرنا چاہئے - کیاریون و تختون مین زیادہ کج کوشے نہ لگائے جائین کیونکہ خرابی یہ ہوتی ہے کہ بہت چھوٹے اور گنجان پودون کو بھی ان گوشون اور کونون کی محدود جگہون مین پورے طور پر نشو ونما پانے کا موقع نہین ملتا - البتہ قالین نما ڈزائن اس سے مستثنیٰ ہوتی ہے - چونکہ باغات کی آرائش اور زینت اوس سے بدرجہا بڑھ جاتی ہی اسلئے اُس کے بنانے کی مزید تکلیف گوارا کرنا چاہیئے -

---

بقیہ نمبر ۳ - (ب) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سطح قطع زمین خواہ مستطیل - مربع - مدور جو کچھہ ہو اوس کو اول لان بنا ڈالے بعدہ اس لان کے اوپر مختلف اشکال کی کیاریان بنائے بعض کیاریون مین خوبصورت خوبصورت درخت جو چھوٹے اور متوسط قد کے ہون ایک ہی قسم کے ایک ایک کیاری میں لگائے جائین جن سے ایک قسم کا جدا جدا گروپ ہی تیار ہو گا انمین سے چند کیاریون کو مناسب موقع پر خالی رہنے دے جس مین موسمی پھلواری لگانے تو بہتر ہوگا - لیکن اس امر کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ کیاریون کی تعداد زیادہ نہ ہو ورنہ گھنا ہو کر ایک مصنوعی جنگل معلوم ہوگا اور ہر دو اقسام بالا کے چمن تیار ہونے کے بعد ہر چہار سمت لانبی لانبی قطارین یا مدور قطارین حاشیہ کی جانب نکلین گی - ان قطارون مین اگر اونچے اونچے درختان موسمی سدابہار لگائے جائین گے تو ان سے یہ بدنمائی پیدا ہوگی کہ چمن گھر جائیگا - اور ایک دیوار سی معلوم ہوگی - جو چمن کے منظر خوش کو چھپا دے گی اس لئے ان قطارون مین راستہ چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے یا نیچے قد کی پھلوار لگانی چاہیے جس سے کہ حاشیہ خوشنما معلوم ہو اور چمن کا کوئی منظر نظر سے چھپے نہین - ان کیاریون مین خوشبودار درخت ضرور

طویل القامت درخت مثلاً "ہالی ہاک" Holly hock

سن فلاور Sunflower ڈہ لیا Dahlia

کے نا Canna زی نیا Zinnia کو بڑی کیاریون

کے بیچ مین یا چوڑے حاشیون کے اندرونی جانب لگایا جائے - دو رخہ

حاشیون کے وسط مین اگر ان درختون کو لگایا جائے تو بہی بہلے معلوم ہوتے

ہین - زیادہ پہیلنے والے پودون کو حاشیون کے کنارہ پر نہ لگانا چاہیے چند

اقسام کے ڈزائن ضمناً کئے جاتے ہین، چہوٹے بڑے پیمانہ پر حسب خواہش

ان کے مطابق تختے و کیاریان بنائی جاسکتی ہین -

باغات کے نصب کرنے اور روشون و تختون وغیرہ کی ترتیب کی نسبت

جو ہدایات بتلائی گئی ہین وہ بذات خود عمدہ ہین، علاوہ ان کے ہندوستانی

باغات کے کمپونڈون اور احاطون کی نسبت بہی کچہہ بیان کرنا ضروری ہے -

یہ تو ہر شخص کو معلوم ہے کہ احاطون کے بنانے مین غفلت کی جاتی ہے ٹہیک

اصول کے مطابق نہین بنائے جاتے حالانکہ ان احاطون کے بہلے برے

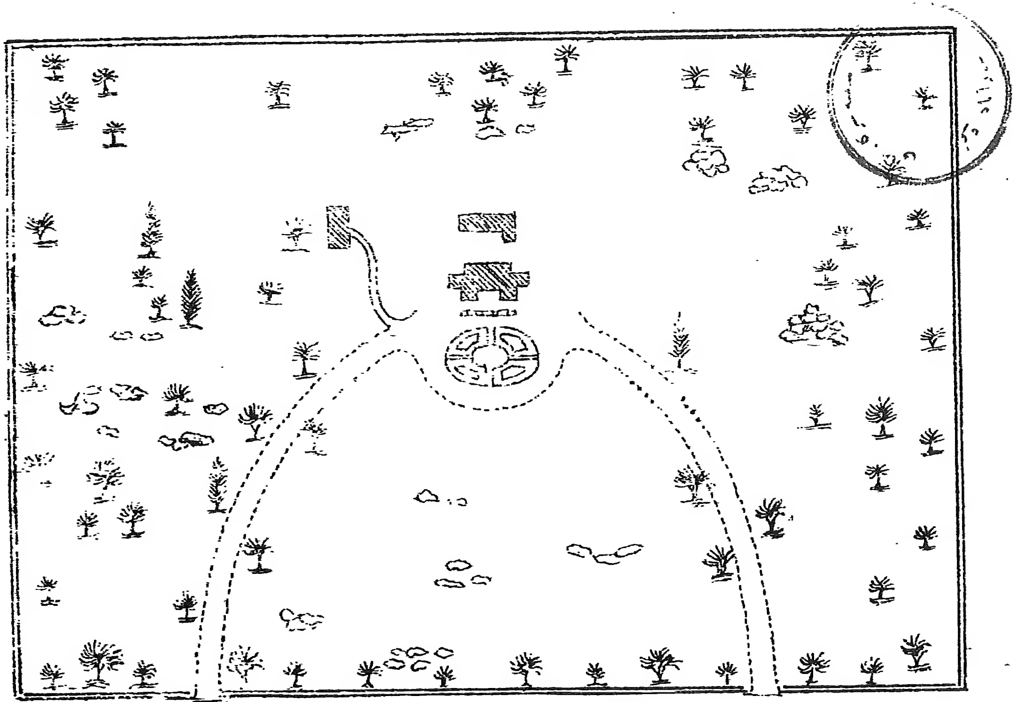
ہونے کا اثر باغات کی خوشنمائی اور بدنمائی پر پڑتا ہے - اور باقاعدہ احاطے نظر

مین خوشنما معلوم ہوتے ہین احاطے خواہ چہوٹے ہون یا بڑے، عموماً مستطیل

بنائے جاتے ہین -

---

بقیہ نمبر ۳ - ہونے چاہئین کہ جس سے احاطہ باغ اور چمن معطر ہو اور مالک باغ یا دیگر



نقشہ نمبر ۳ الف

نقشہ احاطۂ باغ جیسا کہ ہونا چاہیئے۔

اسکیل ۱۰۰ فٹ = ۳/۴ انچ

اگر وسیع ہوئے تو غالباً سڑک یا گلی سے دور اندر کی جانب ایک سرے پر بنگلے بنائے جاتے ہین، مدراس مین بنگلون کے احاطے بہت وسیع اور پارک کی طرح کے ہوتے ہین۔ دیوار احاطہ جو جانب سڑک ہوتی ہے اس مین دو پھاٹک ہونے چاہئین اور ان مین ایک دوسرے سے زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔ تاکہ ہلالی یا نصف دائرہ کی شکل کا راستہ دونون پھاٹکون سے بنگلہ تک بنایا جاسکے پھاٹک وغیرہ بنوانا مالک مکان کا کام ہے۔ اور نیز پورچ کے سامنے باغ کے لئے زمین کا رکھنا بھی اُسی کا کام ہے۔ علی الخصوص اگر احاطہ چھوٹا ہوا تو اس قسم کے راستون کے بنانے سے مکان اور باغ زیادہ پبلک ہوجاتے ہین۔ شکل نمبر ۳ الف مین دکھایا گیا ہے کہ اگر اس کے موافق بنائے جائین تو علاوہ خوبصورتی اور نفاست کے مکان اور باغ پبلک ہونے سے محفوظ ہوجائے ہین۔

ہر کمپاونڈ مین کچھہ درخت عمدہ قسم کے ضرور ہونے چاہئین۔ بعض سایہ کی غرض سے لگائے جائین اور بقیہ خوشبو اور پھولون کے درخت ہون۔ سدا بہار درخت جن کے پتے موسم خزان مین نہین گرتے خاص طور پر سایہ دار روشون کے لئے موزون ہوتے ہین۔ ساڑھے تین ہزار فٹ بلند مقامات پر مندرجہ ذیل سدا بہار درخت احاطہ مین لگائے جاسکتے ہین۔

بقیہ نمبر ۳۰۔ سیر کرنے والے جو تفریح کو آئین فرحت حاصل کر کے مسرور جائین۔ مصنف نے جتنے طریقے لان بنانے اور دوب جمانے کے بتائے ہین وہ سب ہمارے بھوپال کے سرکاری

(الف) ملکی درخت -

| | |
|---|---|
| "ٹمرن ڈس ان ڈی کا" | Timarindus Indica |
| "سار اکا ان ڈی کا" | Saraca Indica |
| "ارٹو کا رپس ان ٹگ ری فولیا" | Artocarpus integrifolia |
| "ڈل برجی یا- سی سو" | Dalbergia sissoo |
| "مینگی فیرا- ان ڈی کا" | Mangifera Indica |
| "فائی کس بن جامی نا" | Ficus Benjamina |
| " " " ور کوموسا" | " Var. Comosa |
| "فائی کس ری ٹوسا" | " Retusa |
| " "- " ٹسیلا " | " Tsiela |
| "چک راسیہ ٹابو لیرس " | Chickrassia tabularis |
| "اے مورا روہی ٹوکا" | Amoora Rohituka |
| "جی لونیم لن سیولیٹم " | Gelonium lanceolatum |
| "می لی یا ازاڈرکٹا " | Melia Azadirachta |
| "می لی یا ایزی ڈریک" | " Azedarach |

بقیہ نمبر ۳۰ - باغوں میں بھی رائج ہیں لیکن افسوس کہ کمی آب کی وجہ سے اتنے سرسبز و لہلہاتے ہوئے نہیں جیسے کہ ہونے چاہئیں - اگر بقدر حاجت یہاں کے لانوں کو پانی ملے تو امید کی

| | |
|---|---|
| "فی سی ام ڈی سی پی انس" | Felicium decipiens |
| "سٹ رس ڈیکیومینیا" | Citrus decumana |
| "تھس پی سیا پوپلینا" | Theospesia populnea |
| "کے لوفی لم اینو فیلم" | Calophyllum inophyllum |
| "پولی التھیہ لانگی فولیا" | Polyalthia Longifolia |
| "میکیلیا چمپاکا" | Michelia Champaca |
| "ٹراس پرمم ہے منیانم" | Ptersper mum heyneanum |
| "آک روکارپس لان گی فولی اس" | Ochrocarpus Longifolius |

(ب) غیر ملکی درخت۔

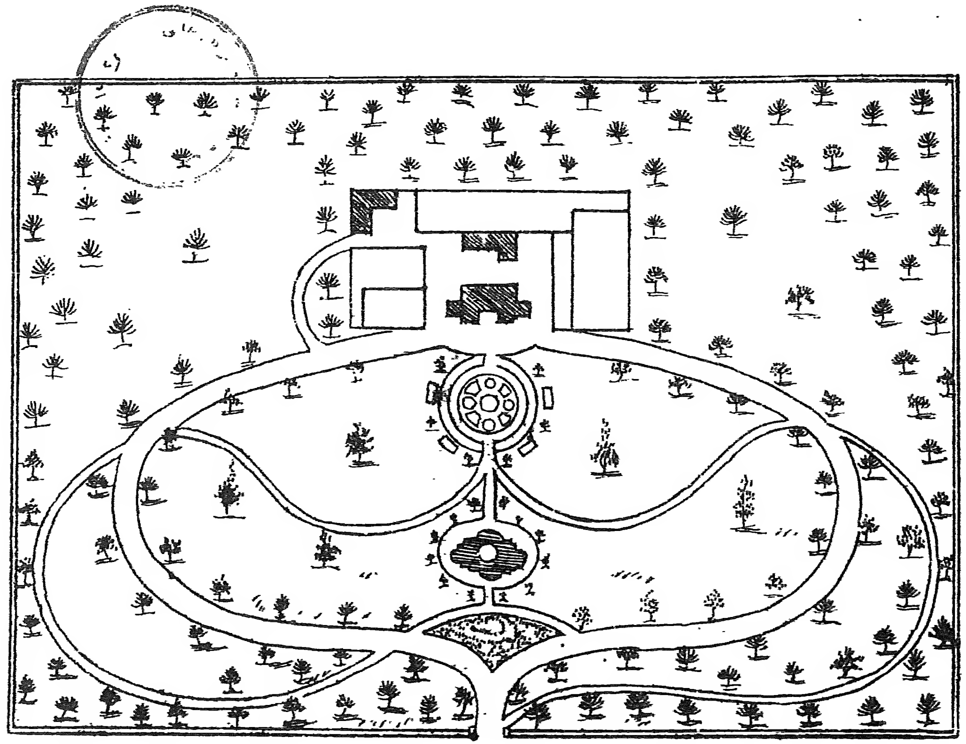
| | |
|---|---|
| "کیجی لیا پن نٹیا" | Kigelia Pinnata |
| "بریسیا اک ٹی نوفلا" | Brassai actinophylla |
| "کول ول لیا ریسی موسا" | Colvillea racemosa |
| "پارکیا۔ بگ لین ڈولوسا" | Parkia Biglandulosa |
| "کیسیا مارجی نیٹا" | Cassia Marginata |
| "کیسل پی نی یا کوریا را" | Caesalpinia Coriaria |
| "سوی ٹی نیا مہاگنی" | Swietenia mahagoni |

بقیہ نمبر ۳۳ - کی جاتی ہے کہ پوری کامیابی ہو۔ اور یہاں کے بعض باغوں میں جہاں آبپاشی کا

| | |
|---|---|
| سوئی ٹی نیا میکروفیلا " | Swietenia Macrophylla |
| "اسکینس مالی " | Schinus Molle (sweeping) |
| "پائی تھی کولوبی یم سیمن " | Pilhecolobium saman |
| "گریے ول لیا روبس ٹا " | Grevillea Robusta |
| "فائی کس الاس کا " | Ficus relastica |
| "فائی کس میکروفیلا " | " Macrophylla |
| "یوکلپٹس سٹری اوڈورا " | Eucalyptus Citriodora " |
| "کاسٹے ناس پرمم اسٹریل " | Castanospermum australe |
| "انڈا گومے زی آئی " | Anda Gomezii |
| (۱) "اسے روکیریا " | (1) Araucaria " |
| (۲) "کیپری سس " | (2) Cupressus |
| (۳) "ڈم مارا " " | (3) Dammara |
| (۴) "فرے نیلا " " | (4) Frenela |

آخرالذکر ہر چہار درخت بلند مقامات پر لگانا چاہیے۔

بقیہ نمبر ۳ — پیدا انتظام ہے وہاں کی لان نہایت سرسبز وشاداب ہیں جس اراضی میں لان بنانا منظور ہو اوس میں گہرا ہل چلوانا ضرور نہیں ہے۔ بلکہ معمولی طور پر کھودنے سے بھی وہی بات حاصل ہو سکتی ہے۔ جو گہرا کھودنے سے ہو سکتی ہے۔



نقشہ نمبر ۴ - الف　　نقشہ احاطہ باغ جیسا کہ ہونا چاہیئے　　اسکیل ۱۰۰ فٹ = ۳/۴ انچ

# لان یعنی سبزہ زار

سب باغ وسیع ہو اور اس مین کافی گنجایش ہو تو تختۂ گیاہ یعنی لان کا ہونا بہت ضروری ہے - اس سے بہتر کوئی دوسری چیز فرحت اور باغ کی رونق نہین بڑھا سکتی - اور علاوہ اس کے موسم گرما مین جب ہر چیز سے آگ برستی ہے اور جس درخت کو دیکھیے برہنہ اور جلا ہوا دکھائی دیتا ہے ایسے وقت مین لان کی لہلہاتی ہوئی سطح کس قدر آنکھون مین تراوٹ اور دل مین فرحت پیدا کرتی ہے - بے ساختہ دل یہی چاہتا ہے کہ ہر وقت اسے دیکھا کرے -

اس ملک مین لان کے لئے اعلیٰ درجہ کی گھاس جسے جنوبی ہندوستان مین ہریالی کہتے ہین دُوب تسلیم کی جاتی ہے - اس گھانس کی خاصیت یہ ہے کہ ہمیشہ بڑھا کرتی ہے - لیکن زیادہ اونچی نہین ہوتی، اور شاداب ہونے پر گہرے سبز رنگ کی ہوتی ہے - یہ ایسی جگھون مین خوب ہوتی ہے جہان دوسرے قسم کی گھانس بمشکل جمتی ہے - اور زیادہ چالو راستون کی مینڈھون اور کنارون پر اکثر پیدا ہوتی ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جہان اینٹ اور چونہ ملا ہوا کچرہ پھینکدیا جاتا ہے اور لوگون کے چلنے سے وہ دب جاتا ہے اس مقام پر یہ عموماً اُگا کرتی ہے - درختون کے نیچے ناقص زمینون مین جہان دوسری گھاسین بہت کم اوگتی ہین وہان بھی یہ پائی جاتی ہے "لان" بنانے کے لئے سڑک کی پٹڑیون

اور افتادہ مقامات سے بآسانی کافی مقدار مین دستیاب ہوسکتی ہے جس قطع زمین مین "لان" بنانا ہو اول خوب گہرا ہل چلوانا چاہیئے۔ یا پھاوڑون سے خوب گہری کھدائی کرا دیجائے۔ ازان بعد بکھرواکر رولر سے ہموار کرا دی جائے۔ ایک ایک فٹ کے فاصلہ سے کبھی مینخ سے چھوٹے چھوٹے سوراخ بناکر دوب کے چھتے کے ٹکڑون کو نصف نصف فٹ کے فاصلہ پر جما دیا جائے اور تاوقتیکہ جڑین پورے طور پر جم نہ جائین وقتاً فوقتاً آبپاشی کرتے رہنا چاہیئے بنگال مین دوب کے اوگ آنے کے بعد مزید آبپاشی کی ضرورت نہین ہوتی لیکن بالائی صوبہ جات مین آبپاشی موسم گرما مین ضرور ہونی چاہیئے ورنہ کچھ عرصہ کے بعد جل کر ضائع ہوجائے گی۔

"لان" بنانے کی ایک دوسری آسان اور کامیابی کے ساتھ جلد ہوجانے والی ترکیب جو بعض اوقات اختیار کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جڑ سمیت گھانس اوکھڑواکر خوب باریک ٹکڑے کرلیئے جائین بعدہ کسی ناند یا گڈھے مین پانچ حصہ عمدہ باغیچہ کی مٹی اور ایک حصہ گوبر ملواکر گھلوا دیا جائے کہ لیائی کی قابل ہوجائے اس زمین مین گھانس کے باریک ٹکڑون کو ملا دیا جائے اور جس قطع زمین مین "لان" بنانا ہو اوسپر بطور ہلکی پلاسٹر کے پھیلا دیا جائے چند دنون مین تمام گھانس یکسان اس طرح اگ آتی ہے۔

"لان" بنانے کا ایک دوسرا طریقہ باغات جیسے پورپ مین اختیار کیا گیا ہے

جس مین بڑی کامیابی ہوئی، اور وہ طریقہ یہ ہے کہ خوب گہرا ہل چلوا کر زمین
ہموار کرادی گئی، اور خوب پانی دیدیا گیا۔ بعد ازان آٹھ نو نو انچ مربع مین
دوب معہ جڑ و مٹی کے کھودلی گئی، اور جس طرح فرش بنانے کے لئے اینٹین
بچھائی جاتی ہین۔ اسی طرح یہ گھانس کے چھتے درست شدہ قطع مین بچھائے
جاتے ہین۔ اور پھر چوبی درمسٹ سے اسقدر کوٹ دے گئے کہ سطح یکسان
ہموار ہوگئی، اس طریقہ سے گھانس جمانے مین بہت کم خبر گیری کرنا ہوتی ہے
اور مثل "بلیرڈ ٹیبل" کے ہموار اور برابر "لان" تیار ہوجاتا ہے۔ جے پور کے
"لان" اسی طرح بنائے گئے ہین۔ اور جس نے انہین دیکھا ہے وہی ان
کی خوبصورتی اور عمدگی کا اندازہ کرسکتا ہے۔ لکھنو کے "لان" بھی ہندوستان
مین بے مثل ہین۔ میسور کی جھیلون اور تالابون کے بالائی کنارون پر عمدہ
سبزہ زار ہوتا ہے۔ ایک قسم کی گھانس "آک سلیس کھو کارنی کیوبے ٹا"
Oxalis corniculate ان کے بیچ بیچ مین پیدا ہوجاتی ہی جو دیکھنے مین
"کلوور" Clover کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ اور
اور جس سے ان کی خوشنمائی زیادہ ہوجاتی ہے۔

نشیبی مقامات جہان بارش کا پانی عرصہ تک ٹھہرتا ہے دوب کیلئے
موزون نہین ہوتے۔ ایسے مقامات پر اگر دوب جمتی ہے تو جلد ضایع ہوجاتی
ہے۔ اور ادنی قسم کی گھانس پیدا ہوجاتی ہین۔

باڑ (یا گیڑ)[۱۳] بعض اوقات بجائے دیواروں کے باغات مین باڑ لگائی
جاتی ہین حالانکہ اِن کے برابر کارآمد اور مفید نہین ہوتین - اگر ہمیشہ ان کا
خیال نہ رکھا جائے تو خراب ہو جاتی ہین یا خودرو خاروخس پیدا ہو کر ان کو
بدنما کر دیتے ہین یا بیج ضائع ہو کر خلو ہو جاتا ہے - Agave Ame-
ricana " اگیو امریکے نا"
باڑ مین اکثر باغات مین لگایا جاتا ہے - اس مین کوئی شک نہین کہ اس کا درخت
خوبصورت ہوتا ہے اور خودرو گھانس پھونس سے صاف ہوتا رہتا ہے - اور
خوب شاداب رکھا جائے تو اس کی باڑ زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہے - کوئی جانور
اُس کو پھاڑ کر باغ کے اندر داخل نہین ہو سکتا ہے - اور چونکہ اس کا درخت
زیادہ اونچا نہین ہوتا اسلئے ہوا کی آمد و رفت مین مانع نہین ہوتا " پارکن
سونی یا اسے کیولی اے ٹا" *Parkinsonia aculeata* اور
کیسل پی نی آ سیپئی ایریا *Caesalpinia sepiaria* کے جھاڑ جن کی
شاخین خاردار ہوتی ہین مضبوط باڑ کا کام دیتے ہین - اگر مقراض سے ہمیشہ
چھانٹ دیا جایا کرے تو یہ مل کر ایسی ہو جائین گے کہ ان کو پھاڑ کر کوئی جانور اندر

---

نوٹ نمبر ۱۳ - مصنف نے باگڑ کے جو طریقے بتلائے ہین - وہ صحیح ہین اگر کسی باغ کو محصور کرنا
مقصود ہو تو میرے نزدیک سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ باگڑ کے لئے ببول کے بیج برابر بو دئے جائین
اور جب درخت اوگھ کر چھ چھ یا آٹھ آٹھ فٹ کے ہو جائین تو اون کو ایک ایک فٹ تراش دیا جائے

داخل نہین ہو سکتا۔

احاطہ باغ کی دیوارین اگر چھوٹی ہون، اور معقول حفاظت نہ ہو سکتی ہو تو تھوڑے درخت قطارین لگا دئے جانے سے ناقابل گذر تار کا کام دیتے ہین۔ "اکیسیا ماڈس ٹا" Acacia Modesta جسے ممالک متحدہ مین پھولائی کہتے ہین اور جو بکثرت وہان پیدا ہوتی ہے اسکی باڑھ بھی خوبصورت اور صاف ہوتی ہے۔ بالائی صوبجات مین جینت کے درخت جسے انگریزی مین "اسکائی نومینا سسبن" Æschynomene sesban کہتے ہین باڑ کے کام مین لایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ سرعت کے ساتھ بڑھتا ہے اس لئے اس کو پسند کیا جاتا ہے لیکن حقیقت مین اس کام کے لئے وہ موزون نہین ہوتا۔ ایک فصل تک تو وہ خوب بہار دیتا ہے لیکن دو ایک سال کے بعد جل جلا کر بدنما ہو جاتا ہے۔

جو باڑ بطور احاطہ باغ کے نہ لگائی جائے بلکہ باغ کے اندر مختلف قطعات کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے کے لئے لگائی جائے تو ان کے لئے وہ درخت زیادہ موزون و مناسب ہوتے ہین کہ جو جلد اور ہمیشہ بڑھتے ہون اور جن کی پتیان نازک ہوتی ہون مین نے "کے سواری نامپوری کے ٹا"

بقیہ نمبر ۱۳۱۔ اس ترکیب سے بجائے بڑھنے کے ببول کے درخت پھیلکر ایک دوسرے سے مل جائینگے اور ایک وقت مین وہ اتنے گھنے ہو جائینگے کہ کوئی جانور باغ کے اندر داخل نہین ہو سکیگا۔

کی باڑون کوبھی دیکھا ہے کہ کاٹ کر چھہ چھہ فٹ لمی کردی گئی ہین ـ اور ہمیشہ مقراض سے تراشی و چھانٹی گئی ہین توان کی باڑین گنجان ہوتی ہین ـ اور دیکھنے مین نہایت بھلی معلوم ہوتی ہین ـ

چھوٹی اور خوشنما باڑون کے لئے مہندی کے درخت سے بہتر کوئی دوسرا درخت موزون نہین ہوتا "ڈوڈونی آ دس کوسہ" کی باڑ لگانے کا رواج عام ہوگیا ہے لیکن اس مین کوئی جدت نہین ہے ـ

برگیڈیر الیف نیگ صاحب کے باغ واقع فیروزپور مین اس کی باڑین سنہ ۱۸۴۶ع تک لگی ہوئی تھین لیکن خرابی یہ ہے کہ کچھہ عرصہ کے بعد اس کی شاخین اسقدر سخت ہوجاتی ہین کہ انکو کاٹنے مین چاقو کی دہار مڑ جاتی ہے ـ البتہ اگر درخت تھوڑے زمانہ کے ہون تو چاقو یا مقراض سے کاٹے جاسکتے ہین ـ اور اگر بلا تراشے ہوئے ان کو چھوڑ دیا جائے تو پتے اس قدر جھڑتے ہین کہ تکلیف دہ ہوجاتے ہین ـ

اِن گا ڈُل سس Ingadulcis کی باڑ بھی خوبصورت ہوتی ہے ـ دیگر اقسام کے درخت مثلاً

"می اے نیا ای رک ٹا" Meyenia erecta

"ہے لیا پے ٹنس" Hamelia patens.

"پلم بے گوز سیلینے نکا" Plumbag zeylanica

"لن ٹینا کے مارا" Lantana Camara

"کلی روڈن ڈرن انرمی" Clerodendron inerme

"پے ڈی لن تھس ٹی تھی مولائی ڈس" Pedilanthus tithymaloides

آخر الذکر مختلف الاقسام ہونے کے باعث نہایت دلفریب معلوم ہوتا ہے۔ جنوبی ہندوستان کے پہاڑی مقامات مین گلاب فیوشیا "Fuchsia"

"ہی لی یوٹروپ" Heliotrope اور سرخ پتی والا۔

"گائی نورانی پالن سس" Gynura nepalensis

"گوڑنا اور گڈھے کھودنا" Gynu

باغ کی زمین کو ہمیشہ کوالی کے ذریعہ سے کھودتے رہنا چاہیئے۔ اس مین بہت بڑا نفع یہ ہے کہ خودرو گھانس وغیرہ دور ہوتی رہتی ہے۔ اور متواتر آبپاشی کے بعد تمازت آفتاب کے باعث جو زمین سخت ہو جاتی ہے وہ اور اس مین ہوا سرایت کرتی ہے۔ علاوہ اس کے زمین گوڑ دینے سے صاف ہو جاتی ہے۔ اور باغ کی صورت نکل آتی ہے۔ کیاریان اگر معمولی سڑک کی طرح سخت ہوئین تو ان مین پھول کے درخت اچھے نہین معلوم ہوتے۔

جس زمین مین ترکاری کی کاشت کی جائے اس مین گوڑائی سے زیادہ گہرا کھودنے کی ضرورت ہوتی ہے صرف فصل بونے کے پہلے گہرا کھودنے کی ضرورت نہین ہے۔ بلکہ مارچ یا اپریل مین اختتام موسم سرما پر خوب گہری کھدائی کرا دی

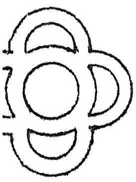
جائے۔ فصل تیار ہو جانے کے بعد زمین کو قریب ڈیڑھ فٹ کے گہرا کھود کر
اولٹ پلٹ دی جائے۔ اور ترکاری کے درختون کا کچرہ اُسی وقت اُسکے
اندر دبا دیا جائے۔ بارش شروع ہونے کے بعد کچھہ پہلے اصطبل کا کچرہ اور
دیگر اقسام کی کھاد جو دستیاب ہو جائے پھیلا کر کسی قدر زمین نرم کرکے دبا دیا جائے
تاکہ بارش کے پانی سے کھاد کا زرخیز جزو زمین کے اندر جذب ہو جائے۔ خودرو
گھانس اور دیگر اقسام کے خس و خاشاک اس زمانہ مین بہت پیدا ہو جاتے
ہین۔ مہینہ سوا مہینہ کے بعد ان خودرو گھاسون کو کھود کر زیر زمین کر دینا چاہیئے
اور جڑون کو ہوشیاری کے ساتھ جمع کرکے کیاریون کے باہر پھینکدینا چاہیئے،
موسم سرما کے شروع ہونے سے پہلے ایک یا دو بار اس طرح کرتے رہنا چاہئے جس سے
ترکاری بونے کے وقت تک زمین خوب اچھی طرح درست ہو جائے گی۔

**آبپاشی**[۲۳] ہندوستان مین شاید ہی کوئی ایسی جگہہ ہو کہ جہان کے باغات مین

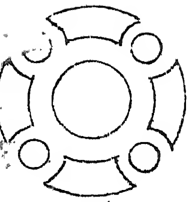
---

نوٹ نمبر ۲۲۔ (نرم زمین کے فوائد) زمین کو بار بار گہرا کھودنے سے ایک نفع یہ ہوتا ہے کہ زمین کے
اندر جو پرورش کن مادے ہوتے ہین وہ کاشت ہونے والی فصل کو نفع پہونچاتی ہین اور جدید مادے
غیر کارآمد تہ نشین ہوتے ہین تاکہ زیر زمین رہکر قدرتی طور پر کارآمد بنین۔ دوسری بات یہ ہے کہ کھودائی
سے یہ نفع ہوتا ہے کہ زمین ڈھیلی ہو اور پانی خوب جذب کر سکے علاوہ اس کے موٹی جڑ
والی ترکاریان۔ مثل چقندر۔ گاجر۔ مولی۔ نرم زمین ہونے کی وجہ سے خوب پھیل سکین۔
اگر زمین سخت ہوگی تو پانی کم جذب کرے گی اور ترکاری مذکورہ بالا عمدہ اور نرم نہین ہوگی۔

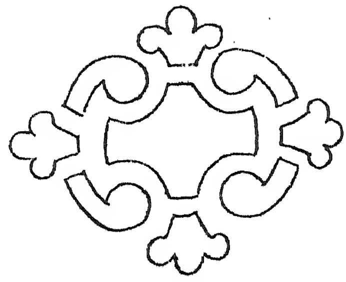
# پلیٹ نمبر ۱



الف



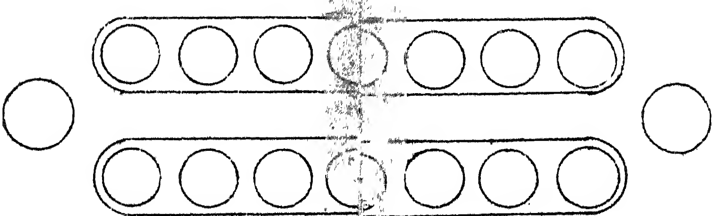
ب



ج

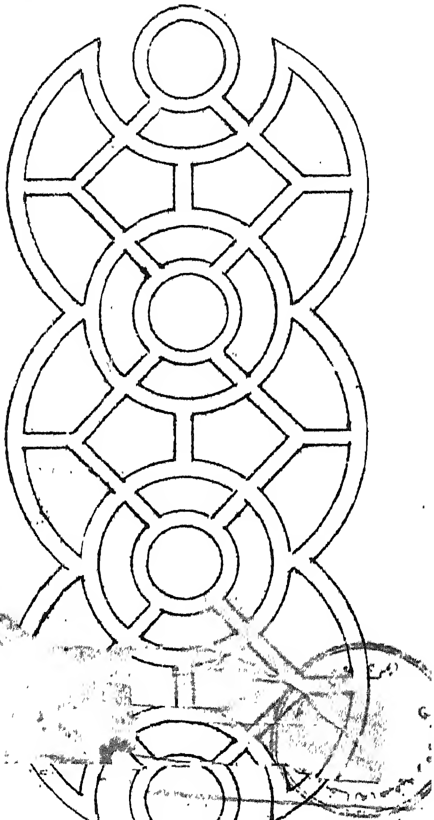
الف اور ب نقشے کاٹیج گارڈن کے لئے ہین -

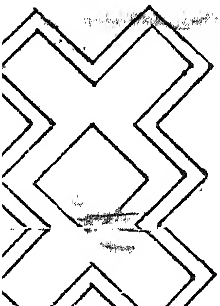
یہ شکل بجری ڈالکر اگر بنائی جائے تو نہایت خولصبورت ہوتی ہی لیکن اسکو تہوڑے تہوڑے فاصلے پر بنایا جائے تو ایک بڑا باغیچہ تیار ہوسکتا ہی - تہوڑے تہوڑے فاصلے پر بنانے مین جو فاصلہ درمیان مین چھوٹے اوس مین لان لگانا چاہئے جسمین ایک فوارہ گلدان نما ظرف - یا کوئی خولصبورت پستہ قامت درخت لگانا چاہیے +



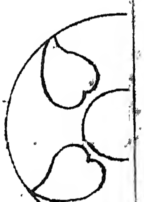
د

یہ ایک سادہ نقشہ ہی جو بجری کے فرش پر وسط روش مین قالین نما بنایا جاسکتا ہی





و



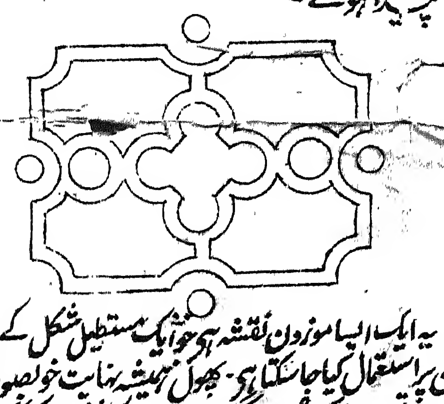


ح

ہ - ایک ایسا نقشہ ہی کہ جس سے طرح طرح کی سالانہ موسمی پھولوار ایک جا لگائی جائے جس سے رنگ آمیزی پیدا ہوسکے -

یہ ایسے نقشے ہین جنکا ہر ایک حصہ قالین نما فرش بنانیکے لئے موزون





ط - یہ ایک ایسا نقشہ ہے کہ جسمین ہر ایک قسم کا گلاب جدا جدا یا جڑی بوٹیان علیحدہ علیحدہ لگائی جاسکتی ہین -

ی - یہ ایک ایسا موزون نقشہ ہی جو ایک مستطیل شکل کے باغ کے چارون گوشون پر استعمال کیا جاسکتا ہی - پھول ہمیشہ نہایت خولصورت لان پر معلوم ہوتے ہین - لیکن اس جگہہ مین اون کے نشو ونما کو گھانس کی جڑون کے پھیلنے سے نقصان پہونچتا ہے -

سال کے اندر چند ماہ تک آبپاشی کرنے کی ضرورت[۳۳] نہ ہوتی ہو خاص کر ممالک متحدہ اور پنجاب مین اگر باقاعدہ مسلسل آبپاشی کا سلسلہ نہ جاری رکھا جائے تو تمام پودے، جھاڑیان، میوہ دار درخت یقیناً ضائع ہو جائین گے یہ سچ ہے کہ بنگالہ کے باغات عموماً بلا مصنوعی آبپاشی کے رکھے جاتے ہین۔ لیکن جہانتک مین نے دیکھا ہے وہان کے درخت اس قدر زوردار میری نظرون مین نہین ہوتے جس قدر کہ اُن مقامات کے جہان کہ آبپاشی ضرورةً کی جاتی ہے۔ ترکاریون کی عمدہ فصل تیار کرنے کے لئے ہر جگہہ آبپاشی لازمی ولابدی ہے۔

بنگال مین نصف اکتوبر تک بارش کا سلسلہ جاری رہتا ہے چنانچہ آغاز جنوری تک زمین مین اِسقدر کافی نمی اور تراوت موجود رہتی ہے کہ آبپاشی کی چندان ضرورت نہین ہوتی۔ اِس کے بعد زمین خشک اور سخت ہونا شروع ہوتی ہے۔ اور یہی زمانہ ترکاریون کے بڑھنے کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ مین زمین سے زیادہ نمی حاصل کرنے کی ضرورت اون کو ہوتی ہے۔ خاص کر وہ درخت جن مین کلیان پھوٹ رہی ہون یا بڑھ رہی ہون اور جن کی جڑین سطح زمین کے نیچے دور تک نہین ہوتین۔ ان کو آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے اور آبپاشی کرنا مفید ہوتا ہے زیادہ قسم کے جھاڑ اور دیگر پودے عرصہ تک حالتِ سکون

نوٹ نمبر ۳۳۔ (ضرورت آبپاشی) ریاست بھوپال کے پھلدار باغات و درختان پھلدار ریختہ

ہین رہتے ہین یعنی نہ بڑھتے ہین اور نہ کوپلین نکلتی ہین۔ بلکہ ایک ہی حالت مین رہتے ہین لہذا ایسے درختون کو آبپاشی کی ضرورت اُس وقت تک نہین ہوتی جب تک کہ اُن کا بڑھنا شروع نہ ہو جائے۔

آبپاشی کے ایک ہی ضلع کے اندر یکسان طریقے نہین ہوتے موقع ،مقام کنوئین مین پانی کی دوری و نزدیکی اور ذاتی سہولت پران امور کا زیادہ حصر ہوا کرتا ہے۔ جن چند طریقون سے آبپاشی ہوتے مین نے دیکھا ہے ان کو بیان کرون اور اسی کے ساتھ اپنے خیال کے موافق ہر طریقے کے فوائد کو بھی ظاہر کرون۔

(اول) جہان کنوئین سے آبپاشی ہوتی ہے

(۱) ممالک متحدہ مین بیل یا بھینس کے چرسہ کی موٹ سے پانی کنوئین کے اندر سے نکالا جاتا ہے کیونکہ کنوئین پر دو ستون مٹی کے یا پختہ تیار کرکے اوپر ایک آڑی لکڑی رکھ کر اُس مین ایک گول چرخی ڈالی جاتی ہے۔ اور اُس چرخی پر چرمی رسہ کا ایک سرے پر موٹ باندہ دی جاتی ہے اور دوسرا سرا رسہ کا جوڑی کے ساتھ باندھدیا جاتا ہے جو دو بیلون کی گردن مین پڑا ہوتا ہے کنوئین کے کنارہ سے جہان تک کہ رسہ پہنچتا ہے زمین ڈھالو اور اسقدر چوڑی کھودی جاتی ہے کہ بیلون کی جوڑی برابر کندھے سے کندھا ملا ہوا آتی جاتی ہے اور یہ راستہ ڈھالو اس لئے کھودا جاتا ہے کہ پانی سے بھری ہوئی موٹ کو جھونک کے ساتھ بیل کھینچتے چلے جائین، ایک

بند ہانی بیلوں کو ہانکتا ہے اور دوسرا کنوئیں کے کنارہ پر موٹ خالی کرنے کے لئے کھڑا رہتا ہے، اگر بیلوں کی جوڑی اچھی مضبوط ہو تو اس سے بہتر کوئیں سے پانی نکالنے کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہوسکتا۔

(۲) جنوبی ہندوستان میں بھی مثل ممالک متحدہ کے موٹ کے ذریعہ سے پانی نکالتے ہیں اور دو بیل اُس کو کھینچتے ہیں۔ لیکن فرق اِسقدر ہوتا ہے کہ ممالک متحدہ میں لب چاہ ایک آدمی ہوتا ہے جو موٹ کو خالی کرتا رہتا ہے۔ یہاں موٹ کے پیندہ میں ایک خول چرمی لگا دیا جاتا ہے اور اس سے موٹ کا پانی کنوئیں سے باہر گرتا ہے۔ اس خول کے سرے پر ایک رسی اس طریقہ سے باندھ دی جاتی ہے کہ جب موٹ پانی سے بھری ہوئی اوپر اُٹھتی ہے تو خول کا کھلا ہوا سرا موٹ کے اوپر ہوتا ہے۔ لیکن جب چرخی کے قریب موٹ پہنچتی ہے تو خول کا سرا جھک کر کنوئیں کے کنارہ پر آجاتا ہے اور پانی موٹ سے باہر آجاتا ہے۔

اس میں اگر نفع ہے تو صرف یہ ہے کہ موٹ کو خالی کرنے کے لئے ایک آدمی کی ضرورت وہانہ چاہ پر موجود رہنے کی نہیں ہوتی۔ لیکن نقصان یہ ہوتا ہے

---

بقیہ نمبر ۳۳ - کی ضرورت نہیں ہوتی جیسی کہ مصنف نے ممالک متحدہ و پنجاب میں بتائی ہے یہاں کے باغات میں بعد برسات دو ماہ تک پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دو مہینے کے بعد زیادہ سے زیادہ پندرہ روز کے بعد پانی دینا چاہیے۔

کہ اس مین بیلون کو دہانہ چاہ تک اُلٹے پاؤن چلنا پڑتا ہے - اور پیچھے چلنے کی وجہ سے آہستہ چلنا ہوتا ہے جس سے وقت بہت ضایع ہوتا ہے - میرے خیال مین ممالک متحدہ مین جو طریقہ مروج ہے وہ قابل ترجیح ہے -

(۳) پنجاب مین عموماً "رہٹ" کے ذریعہ سے آبپاشی ہوتی ہے - کنوئین کے دہانہ پر ایک بہت بڑا پہیہ یا چرخی رکھدی جاتی ہے اور اس مین ترچھے ترچھے مٹی کے لوٹے یا چھوٹے گھڑے باندہ دئے جاتے ہین - نیچے کا حصہ اُس کا پانی تک لٹکا ہوتا ہے - یہ پہیہ گھومتا ہے تو پانی سے لبریز ظروف مسلسل اوپر آتے ہین - اور ایک ڈونگا جو پہیئے مین لگا دیا جاتا ہے اُس مین گرتا ہے - اور خالی ظروف پھر کنوئین کے اندر آتے جاتے رہتے ہین - اور دندانہ دار ایک دوسرا پہیہ ایک لکڑی مین لگا دیا جاتا ہے جس کے دندانے اُس بڑے پہیئے سے ملے ہوتے ہین - اور جب یہ پہیہ گھومتا ہے تو بڑی چرخی بھی گھومتی ہے ایک لانبی میال اِن پہیون کو گھومانے کے لئے لگا دی جاتی ہے جس مین بیل لگائے جاتے ہین جو کنوئین کے چارون طرف گھومتے رہتے ہین -

"رہٹ" مین صرف یہ نفع ہے کہ صرف ایک بندہانی کی ضرورت بیلون کے چلانے کے لئے ہوتی ہے ، اور اگر کنوان بڑا ہو اور چرخی بھی بڑی لگائی گئی جیساکہ کھیتون وغیرہ کی آبپاشی کے لئے ہوتی ہے تو رہٹ سے پانی زیادہ مقدار مین نکلتا ہے - میرے خیال مین اول رہٹ بڑے بڑے پختہ اور چوڑے کنوؤن کے

سوا کسی جگہہ مین لگ نہین سکتا - دوم اس پر صرف زیادہ ہوتا ہے - دو جوڑ
بیلون کے سوا جیسا کہ چاہئے کام نہین چل سکتا - دو آدمی علیحدہ چاہئین -
اس کا کاٹھہ کا سامان جلد خراب ہو جاتا ہے - مرمت کا سلسلہ جاری رہتا ہے
پرزون مین تیل دینا پڑتا ہے - مٹی کے لوٹے جلد جلد ٹوٹ جاتے ہین - رسیان
بندہی ہوئی ہوتی ہین جو جلد سڑ کر کمزور ہو جاتی ہین - انھین دوبارہ بندھوانے
مین خرچ کے سوا، زیادہ تردد کرنا پڑتا ہے جس سے کام نہین ہوتا - علاوہ اسکے
چرسہ کے پانی کی مقدار ناپنے سے ظاہر ہوا کہ رہٹ کے مقابلہ مین چرسے سے پانی کی
مقدار زیادہ حاصل ہوتی ہے -

(دویم) جب پانی کسی تالاب - ندی یا نالہ سے لیا جاتا ہو اور سطح زمین سے دور نہین
(۱) عام طریقہ یہ ہے کہ ایک ہلکی اور چھچلی بانس کی یا تود رکی لکڑی
کی سرپوش نما ٹوکری کے ذریعہ سے تالاب - ندی - یا نالون سے پانی اُچھالا
جاتا ہے - اس ٹوکری کے ہر چہار طرف رسیان بندہی ہوتی ہین - دو آدمی ایک
دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ہوتے ہین - اور کنارون کی دونون رسیان
ایک ایک ہاتھہ سے پکڑ کر ٹوکری کو پانی مین ترچھا جھکاتے ہین - اور جسقدر
پانی اُس مین آتا ہے اس کو جھٹکے کے ساتھ حرکت دے کر اوپر اوڑی مین پھینکدیتے
ہین اگر اوڑی کی سطح زمین کے ہموار ہوئی تو نالیون کے ذریعہ سے باغ کے
جس حصہ کو سیراب کرنا ہوتا ہے پانی پہونچایا جاتا ہے - لیکن اگر زمین کی سطح

بلند ہوئی تو اس نشیبی اوڑی سے بلند زمین پر پانی پہنچانے کے لئے پھر اُسی طرح دو آدمیون کی ضرورت ہو گی -

یہ ایک کفایتی اور دیہاتی طریقہ آبپاشی کا ہے اور عارضی آبپاشی کرنے مین اِس طریقہ کو کام مین لایا جاتا ہے -

(۲) پانی سطح زمین سے زیادہ نیچے نہ ہو تو آبپاشی ذریعہ "ڈھینکلی" کے کی جاتی ہے - طریقہ اس کا یہ ہے کہ لب تالاب یا دریا، زمین کو کچھہ بلند کر کے دو کھم قایم کئے جاتے ہین اور ان کھمون کے اوپر ایک لکڑی رکھدی جاتی ہے اس لکڑی پر ایک دوسری لکڑی وسط مین کھمون کے متوازی رکھ دیجاتی ہے - اور دوسرے سرے پر آہنی گگرا باندھ دیا جاتا ہے - گگرے والے سرے کو جھکا کر گگرا پانی تک پہنچایا جاتا ہے اور جب گگرا بھر جاتا ہے تو دوسرے سرے کو چھوڑ دیا جاتا ہے جو بوجھ کی وجہ سے گگرہ والا سرا اوپر اُٹھ اتا ہے تو گگرے سے پانی خالی کر لیا جاتا ہے -

(۳) ایک اور طریقہ سے آبپاشی کی جاتی ہے لیکن اُصولاً وہی ہے جس کا اوپر بیان کیا گیا - فرق یہ ہوتا ہے کہ بجائے مٹی کے ظروف کے لکڑی کا ظرف لگایا جاتا ہے - ایک ہندھانی اس چوبی ظرف کو پانی مین جھکاتا ہے - اور پھر اس کو چھوڑ دیتا ہے - جو دوسری جانب وزنی ہونے کی وجہ سے اوپر کی طرف اس قدر اُٹھ آتا ہے کہ پانی زمین پر لے لیا جاتا ہے -

بعض مقامات مثلاً آگرہ و دہلی مین کنوئین کا پانی اسقدر کنارے ہوتا ہے کہ جن آراضیات کی اس سے آبپاشی کی جاتی ہے ان مین زرخیزی نہین آتی ایسے مقامات مین اگر دریا یا تالاب کے نزدیک باغ ہو تو کامیابی کے ساتھ پھلتا پھولتا ہے۔ ورنہ میوہ دار درختون اور ترکاریون کو کھارا[۳۴] پانی مفید نہین ہوتا۔

قریباً تمام بڑے بڑے شہرون مین واٹر ورکس جاری ہو گیا ہے اگرچہ واٹر ورکس کا پانی صرف خانگی ضروریات کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن عموماً باغات وغیرہ کے لئے بھی کافی ہوتا ہے۔ جہان ایسے ذرائع موجود ہوتے ہین وہان باغ مین بہت کم صرف ہوتا ہے۔

## پانی کا نکاس

جس طرح باغات کے لئے ذرائع آبپاشی کا معقول ہونا ضروری ہے اسی طرح زائد از ضرورت پانی کے نکاس کا بھی انتظام ہونا ضروری ہے جن اغراض و فوائد کے لئے آبپاشی کی جاتی ہے ان کے حاصل ہونے کے بعد پانی کا

نوٹ نمبر ۳۴۔ اس مین کچھ شک نہیں کہ کھارا پانی میوہ دار درختون اور ترکاریوں کے لئے غیر مفید ہوتا ہے لیکن انجن لگا کر کھارا پانی اگر پکایا جائے تو اوسکی شوریت رفع ہو جاتی ہے اور پھر وہ پانی ایسا ہی مفید ہوتا ہے جیسا کہ میٹھا پانی۔ چنانچہ اسکا تجربہ مین نے خود کیا ہے۔

ٹھہرنا درختوں کے حق مین مضر ہوتا ہے - باغات کے قیام کے لئے اس سے زیادہ ضروری کوئی دوسرا کام نہین ہوتا - اگرچہ یہ بعض اوقات بہت مشکل ہوجاتا ہے بعض مقامات پر اور علی الخصوص ممالک متحدہ مین جہان کی زمین بالکل ہموار اور مسطح ہوتی ہے اسلیئے کوئی شخص پانی کو نکالے تو کہان اور کیون کر - ان مقامات مین سخت بارش ہوجانے پر باغات پانی سے بہر جاتے ہین - اور بعد مین جب تیز دہوپ پڑتی ہے تو میوہ دار درخت اور بڑے پودے جنکی جڑین زمین کے تر ہونے کی وجہ سے ڈھیلی ہوجاتی ہین - ہوا کے جہونکون سے جلد اکھڑ جاتے ہین - اور اکثر بالکل ضایع ہوجاتے ہین اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اسکی کوئی تلافی بعد مین نہین ہوسکتی - بہترین تدابیر جو بطور حفظ ما تقدم کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ باغ کے نشیبی حصہ مین کم حیثیت درخت یا ایسے درخت جن کو پانی کی زیادتی کم نقصان پہونچاتی ہے نصب کیے جائین -

بنگال کی زمین بہی مثل ممالک متحدہ کے ہموار ہوتی ہے - لیکن تالاب اور گڈھے - بکثرت ہونے کی وجہ سے زائد پانی بہر جاتا ہے - پانی کے نکاس مین اسقدر وقت پیش نہین آتی جسقدر کہ ممالک متحدہ مین[۳۵] -

نوٹ نمبر ۳۵ - درختان میوہ دار اور دیگر قسم کے درختون کے لئے پانی کا ٹہیرا رہنا بیشک مضر ہے باغات سے پانی نکالنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ باغ مین ایک نالی کہود کر کسی نشیب کی طرف پانی بہا دے -

# "آئینہ گھر" اور گرین ھاوس[۳۶]

احاطہ بنگال مین کچھ دن پیشتر آئینہ گھر یا گرین ہاوس سے لوگ قریب قریب ناواقف تھے - گارڈن ریچ Garden Reach مین سر"لارنس پیل" صاحب نے اپنے باغ مین کچھ دن ہوئے ایک گرین ہاؤس Green House بنوایا تھا - لیکن معقول احتیاط نہ ہوئے یا بے موقع ایک بڑے درخت کے سایہ مین ہونے کی وجہ سے زیادہ کارآمد ثابت نہ ہوا ان کے بعد کپتان ٹرانسن صاحب نے پی او کمپنی کے محاذات گارڈن ریچ مین اپنے بنگلہ کے ایک جانب "گرین ہوس" بنوایا تھا چونکہ صاحب موصوف اُسکی نگہداشت سرگرمی کے ساتھ کرتے اور صاف ستھرا رکھتے تھے اس لئے زیادہ خوشنما اور دلفریب دکھائی دیتا تھا - مختلف اقسام کے "فرن" Fern بی گونی یا Bigonia "اے کی می نیز" Achimenes

نوٹ نمبر ۳۶ - گلاس ہوس کی ضرورت باغ کے لئے نہایت ضروری ہی - اگر یہ کسی باغ مین نہ ہو تو باغ اپنی خوبی مین غیر مکمل ہوتا ہے اور اسکے نہ ہونے کی وجہ سے بہت اقسام کے درخت پرورش نہین ہوسکتے ہین اگر کوئی دوسرا ذریعہ پرورش کا اختیار کیا جاوے تو وہ کافی طور پر مفید نہین ہوتا وہ درخت مثل فٹ ٹونیا - فرنس گیسنیرا - بگونیا نازک اقسام کروٹن - سیکسی فریگا سینٹ پالیا اور اسی قسم کے درخت جن کو موسم سرما کی زیادتی اور بارش کی غیر معمولی تری اس

وغیرہ سے اسکو خوب بھر رکھا تھا - ہندوستان مین جسکو آئینہ گھر کھا جاتا ہے اس
مین سوائے گھانس پھوس کے چھت کے اور کچھ نہین ہوتا - اور ہر چہار جانب سے
اُسے کھلا رکھا جاتا ہے - ایسی سایہ دار چھت اُن زیادہ نازک پودون کے کارآمد
ہوسکتی ہے - جو دھوپ کی تمازت اور بارش کے پانی کو برداشت نہین کرسکتے
بلکہ اگر کھلے میدان مین رکھا جائے تو ضایع ہو جاتے ہین - لیکن کافی روشنی نہ

---

بقیہ نمبر ۳۶ - درجہ نقصان پہونچاتی ہے کہ درخت بالکل نیست ونابود ہو جاتے ہین - اور
بار دیگر مہیا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - بعض اوقات اس نقصان کا الزام کسی ناکردہ گناہ باغبان
کے سر آتا ہے - حقیقت مین یہ نقصان وہان ہوتا ہے جہان گلاس ہاؤس نہ ہو - گلاس ہاؤس سے
جو بہترین فوائد پودون کو پہونچتے ہین وہ یہ ہین کہ درخت ہائے متذکرہ صدر اور مثل اون کے
دیگر درختون کو وہ بارش کے زیادہ پانی - بارش کی سرد ہوا سے ، اور موسم سرما مین تیز سردی
اور اوسکی سرد ہوا سے بچاتا ہے اور بجائے سردی اور زیادہ بارش کے پانی کی سردی کے گرمی پہونچاتا
ہے اور اسکے اندر خشکی نہین ہوتی ہے بلکہ نمی ہوتی ہے اور اوسکی زمین پر اندر پانی چھڑک دیتے ہین
اور جو درخت اوسکے اندر رکھے ہوتے ہین اونکی لابدی آبپاشی ہوتی ہے اِس مکان کے
اندر نمی پیدا ہو جاتی ہے اور اوپر کانچ کی چھت ہوتی ہے جو گرمی پیدا کرتی ہے - سردی اور گرمی
ملکر خفیف بخارات پیدا ہوتے ہین جس سے بعض اوقات اتنا پسینہ پیدا ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے
اندر کی جانب کانچ پر قطرے جمجاتے ہین اس عمل سے درختون کو بہت فائدے پہونچے ہین
اور جس وقت اسکی حدت زیادہ ہو جاتی ہے تو اسکی چھت کی کھڑکیون کے کانچ کو تھوڑا کھولتے ہین

پہنچنے کی وجہ سے شاذونادر بڑھتے ہین۔ آئینہ گھر کی تیاری مین اگرچہ بہت زیادہ مصارف نہین ہوتے لیکن بہت سے یورپین اس لئے اوسکو بنوانے مین پس و پیش کرتے ہین کہ وہ نہین جانتے کہ کب تک اُن کو ہندوستان مین ٹھیرنا ہوگا یا کتنے عرصہ کے بعد وہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تبدیل ہوجائین گے لیکن اگر کلکتہ کے قرب وجوار مین ہندوستانی امرا اپنے باغات مین آئینہ گھر بنوائین تو جو خوبصورتی اور فوائد اس سے حاصل ہون گے اس کے مقابلہ مین تیاری کا صرفہ کچھہ حقیقت نہین رکھتا۔ آئینہ گھرون مین اگر مصنوعی گرمی پہونچانے کا انتظام ہو اور خاص کر موسم سرما مین اسکو گرم کیا جاسکتا ہو تو گمان غالب ہے کہ بہت سے قسم کے پہول اور میوہ کے ایسے درخت کی کاشت کی جاسکتی ہے کہ جن کو کسی اور طریقہ سے ہندوستان مین پیدا کرنا مشکل ہے

بقیہ نمبر ۳۶ – تاکہ زیادہ حدت رفع ہوجائے۔ اور اعتدال قایم ہوجائے ایسی حالت مین گلاس ہوس کی چھت کی کھڑکیونکو ایک ساتھہ نہ کھولدے ورنہ ہوا اور گرمی کا اختلاط ہوکر نقصان ہوجاتا ہے۔ لیکن مذکورہ موسمون مین صرف بانس کی چلمنون کو ہٹادینا چاہیئے گلاس ہوس کے بنانے کے واسطے سمت کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اس کے دروازے شمال اور مشرق رخ ہونے چاہیئین جنوب اور مغرب رخ مین صرف ایسی کھڑکیان ہون کہ جن سے روشنی حاصل کرنا مقصود ہو۔ لیکن اُن کھڑکیون اور دروازون مین آئینے جڑے ہون کھڑکیون کے لگانے سے ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ وقت ضرورت اُن سے

اس مین کوئی شبہ نہین ہے کہ بہ مقدار مناسب روشنی و ہوا پہنچانے کے انتظام مین مشکلات پیش آئینگی اور نشیبی ہندوستان مین خاصکر برسات مین بہت توجہ اور احتیاط کرنی ہوگی، ورنہ اس موسم مین بہت سے پودے ضایع ہوجائینگے۔

"گورنمنٹ بوٹانیکل گارڈنس" مین ایک چھوٹا گرین ہاؤس بنایا گیا ہے "جوفرن" اور "بی گونیا" وغیرہ کی کاشت

بقیہ نمبر ۳۶ - ہوابھی لیجا سکتی ہے گلاس ہاؤس سی ایک بہت بڑا نفع یہ بھی ہوتا ہے کہ نفیس اور نازک تخم بھی بوئے جاتے ہین جو بآسانی گرمی پاکر اوگ آتے ہین اور گل جانے کا خطرہ بہت کم ہوتا ہے - یہوپال مین چونکہ گلاس ہوس نہین بنوائے گئے اس لئے جب کبھی اُن درختون کے مہیا کرنے کی ضرورت ہوئی جو گلاس ہوس کے ذریعے سے مہیا ہو سکتے ہین تو شیشے کے صندوق بنوا کر درختون کا انتظام کیا گیا - لیکن بعض اوقات اس مین ناکامیابی ہوئی اسواسطے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ رفتہ رفتہ کھڑکیون کو کھولنا چاہیئے - اور کچھہ عرصہ تک اس طرح پر کُھلا رہنے دے اور جب زیادہ گرمی دور ہوجائے تو اِس مکان کے موجودہ درختون کو اگر ضرورت ہو تو بقدر ضرورت پانی دے اور فوراً ہی کھڑکیون کو بند کردے - مجکو یاد ہے اور مین گلاس ہوسون کے اندر گیا ہون اس کے اندر اسقدر گرمی پیدا ہوتی ہے کہ مین تھوڑی دیر مین پسینے پسینے ہوگیا اور اس گرمی مین مجکو نمی یعنی سیل محسوس ہوتی تھی جو اوستاد سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہی نمی اور رطوبت گلاس ہوس کی گرمی سے درختون کو جلنے نہین دیتی اور درختون مین نمو کی محرک ہوتی ہے گلاس ہوس کے بنانے کے واسطے کھلی ہوئی جگہہ ہونا چاہیئے - اور بڑے درختون کا اسپر سایہ نہو ورنہ سایہ سے نقصان پہونچتا ہے

کے لئے مفید ثابت ہوا ہے - اور لاہور مین ڈاکٹر جی ہنڈرسن اور مسٹر ایل - برکلی صاحب نے بھی آئینہ گھر تیار کرا دئے ہین - اور اس قسم کے درختون اور پودون کو بہت فائدہ پہنچا ہے -

گذشتہ چند سالون کے اندر گرین ہاوس کے بنوانے کا رواج خاص کر پہاڑی مقامات مین عام ہو گیا ہے - شملہ مین گرین ہوس اور گرمی پہنچانے کے آلے "آننڈیل پبلک گارڈنس" مین رکھے ہوئے ہین - اور بعض خانگی باغات مین

بقیہ نمبر ۳۶ - ٹھنڈک رہتی ہے اور کسی قدر تاریکی بھی رہتی ہے - اور جب ہوا چلتی ہے تو گلاس ہوس کے درختون مین زیادہ لگتی ہے حالانکہ اس قسم کی ہوا نہین لگنی چاہیئے -

تاریکی سے یہ نقصان ہوتا ہے کہ درخت لانبے ہو کر آڑے ٹیڑھے ہو جاتے ہین اور اپنی اصلی ہیئت کو چھوڑ کر دوسری ہیئت اختیار کرتے ہین اور اس طور پر آخر کار رفتہ رفتہ کمزور ہو کر ضائع ہو جاتے ہین گلاس ہوس کے لیے روشنی کی زیادہ ضرورت ہے روشنی سے درختون مین ترقی ہوتی ہے - ہوا سے ہوائی مادے جو درختون کو پرورش کرتے ہین پہونچتے ہین اور حدت سے درختون کی نشو نما کو ترقی ہوتی ہے کانچ کی چھتون کو کسی سفید لسدار چیز سے ذرا پوت دینا چاہیئے - اس صورت مین روشنی کے پہونچنے مین بھی کمی نہین ہوتی ہے اور آفتاب کی شعاعین بھی داخل نہین ہونے پاتین اور جس زمانہ مین دہوپ بہت ہو تو کانچ کی چھتون پر کانچ سے ملا کر بانس کی تیلیون کی چلمنین ڈالدینی چاہیئن - اس سے بھی روشنی مین فرق نہین آتا تمازت آفتاب کا اثر کم ہوتا ہے -

بھی ہین - یہ سب انگریزی ساخت کے "گرین ہاوس" بنائے جاتے ہین - اور
اُنھین ضرورتون مین لائے جاتے ہین اور زیادہ مفید ثابت ہوئے ہین - اور
اون کے اندر ہر قسم کے پودے لگائے جاسکتے ہین - میدانی علاقون مین اُسقدر
کارآمد نہین ہوتے لیکن پہر بہی زیادہ کام دیتے ہین - کلکتہ مین نہ صرف سرکاری
باغات مین ہین بلکہ خانگی باغات وغیرہ مین بہت دکھائی دیتے ہین -

"فرن" Fern "آرکڈ" Orchid

"بی گونیا" Bigonia اور ایسے پودے جن کو موسم سرما مین
نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے اُن کے لئے "گرین ہاوس" ضروریات سے ہین -

لال باغ بنگلور مین جو بے مثل "پوے لی ین" Parilion

بغرض داشت پھول برائے نمائش بنا ہوا ہی وہ ہندوستان مین بے نظیر
ہے - اور سوائے لوہے اور شیشہ کے کسی اور چیز سے نہین بنایا گیا ہے - لیکن
آخرالذکر یعنی لوہے کا استعمال اس کی تعمیر مین اسقدر زیادہ کیا گیا ہے کہ وہ عمارت
"گرین ہاؤس" کے موزون نہین رہی بلکہ پہولون کی نمائش گاہ کے لئے بدرجہ
غایت موزون ہے -

## "خس پوش بریجہ نما گرین ھاؤس" [۳۷]

کچھہ عرصہ ہوا کہ ڈاکٹر اینڈرسن کے دل مین یہ ایک قابل تحسین خیال گذرا کہ جس طور کا

نوٹ نمبر ۳۷ - مصنف نے بریجہ نما گرین ہاوس کے متعلق اپنی رائے اور تجربہ اور اونکی ضرورت

مکان بنا کر زمانہ قدیم سے بنگال مین پان کی کاشت کرنے کے لئے خس پوش
ہر چہار جانب سے بند بریجے بنائے جاتے ہین اسی طرز کا مکان بنا کر ایسے
پودے ہندوستان مین پیدا کئے جائین کہ جن کی نشو و نما اور بالیدگی کے لئے
اسی درجہ کی سردی گرمی کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ پان کے لئے ضرورت
ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسا مکان بنایا گیا اور اوس مین حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ اس
قسم کا مکان بہ آسانی اور کمی لاگت کے ساتھ تیار ہو جاتا ہے۔ جس زمین پر بنانا
ہو اس پر مضبوط بانس کے ٹکڑے قریباً سات سات فٹ بلند تھوڑے تھوڑے
فاصلہ سے گاڑ دئے جاتے ہین اور اُن کھمون سے ملا کر اوسی قسم کی جافری جیسے
کہ مرغون کے دڑبے بنانے کے لئے کام مین استعمال کی جاتی ہے چارون طرف

---

بقیہ نمبر ۳۔ اور اون کے بنائے جانے کا سامان قیمتی اور ارزان مع عرض و طول و بلندی
لغرض واقفیت عامہ خلایق تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے اس لئے مکرر تفصیل بے سود ہے
البتہ یہ بیان کرنا بیجا نہ ہوگا کہ اس قسم کے گرین ہاوس بنانے کے لئے کسی خاص نقشہ کی ضرورت
نہین ہے یہ شوقین یا نقشہ نویس کی رائے پر منحصر ہے اس قسم کے گرین ہاوس کی چوٹی چالیس
فٹ سے کم بلند نہ ہونا چاہیئے۔ اور ہر چہار طرف اس کا ڈھال سطح زمین سے ۲۰ فٹ بلند ہو
تو بہت ہے بھوپال مین کئی گرین ہوس بنائے گئے تھے سب سے پہلے عیش باغ مین ایک نہایت
معمولی قسم کا جو بانس کی تیلی اور لکڑیون سے بنایا گیا تھا طول مین ساٹھ فٹ اور عرض
مین بیس فٹ سے کم نہ تھا اس کے اندر طرح طرح کے نازک اور خوبصورت پودے لگا کر

لگا دیتے ہین - اس احاطہ کی چھت پر "کم گنجان" سرکی ڈال دیتے ہین -
اور چار دیواری پر پھوس اور چٹائیان بندھوا دیتے ہین تاکہ روشنی اور سایہ
اعتدال کے ساتھ ان پر پہنچنے، اور زور کی بارش کے وقت چھوٹی چھوٹی
پھوھارین ان پر پڑین - اس کے اندر گیلری نما اینٹ یا لکڑی کے چبوترے
گملون کے رکھنے کے لئے بنوادی جاتی ہین، اور ان چبوترون کے درمیان آمدورفت
کے لئے کچھہ جگہہ چھوڑدی جاتی ہے -

بقیہ نمبر ۲۷ - آراستہ کیا گیا تہا اُس کے اوپر کی چہت پر جو خانہ دار بانس کی بنائی گئی ہتی
اور ہر دو جانب دیوارین بانس کی جافری کی لگا کر بنائی گئی تہین ان ہر دو دیوار کے باہر تین فٹ
کا فاصلہ دیکر ایک نالی بنائی گئی تہی اور اوس نالی کے اندر درختان ہی تس کس کی ٹٹی لگادی
گئی تہی جس سے یہ فائدہ تہا کہ اوس گرین ہوس کے اندر دہوپ دخل نہین دینے پاتی تہی اور
موسم گرما مین گرم لپٹ کے جہونکے متذکرہ صدر سبز ٹٹی سے ٹکرا کر ٹہنڈے ہو کر گرین ہوس مین
داخل ہوتے تھے اور اوس گرین ہوس کی چہت کے اوپر کہجورون کی شاخین جن کو یہان کھوڑیا
کہتے ہین موسم گرما اور موسم بارش مین بچہادی جاتی تہین جس سے یہ فائدہ حاصل تہا کہ دہوپ اندر
داخل نہ ہوتی تہی اور بارش مین پانی کی بوندین باریک ہو کر اندر کو گرتی تہین - ایک مرتبہ اس
گرین ہوس کی دیوارون پر انگور اور ایرسٹولوکیا کی بیلین چڑہائی گئی تہین جو کم وبیش چہت تک
پہونچ گئی تہین اون سے یہ نتیجہ حاصل ہوا تہا کہ گرین ہاوس کے اندر تاریکی پیدا ہوگئی اور درخت
مضمحل معلوم ہونے لگے اور اکثر درخت گلنے لگے کچہہ دنون تک تو یہ بات سمجھہ مین نہین آئی لیکن

اس ساخت کے مکانات کا رواج پا جانا ہندوستان کے باغبانون کے لئے ایک نایاب چیز کا ہاتھہ آجانا ہے جسکی وجہ سے وہ ایسے بے شمار درخت پیدا کر لیتے ہین کہ جن کے پیدا کرنے کا خیال کچھ دن پہلے مایوسی اور ناامیدی سے بدل جاتا تھا۔

گذشتہ چند سالون کے اندر ابتدائی طرز و ساخت کے مکان مین بہت کچھ تغیر ہوگیا ہے، اور اب مختلف ڈزائن اور خوبصورت طرز کے مکانات بجائے بانس اور جافری کے، پختہ دیوارونکے بنائے جاتے ہین۔ بجائے بانس کی کھپاچون کے ان مین آہنی سلاخین لگائی جاتی ہین۔ اور جن کی چھتین بجائے سرکی اور چٹائیون کے آہنی چھوٹی بڑی جالیون سے بنائی جاتی ہین۔ اور مثل سابق کے

بقیہ نمبر ۲ ۔ مزید غور معلوم ہوا کہ تاریکی کا اثر ہے اور تاریکی کا باعث بیلین ہین چنانچہ یہ بیلین کاٹی گیئن اور دوسری جگہہ منتقل کردی گیئن۔ کچھہ عرصہ بعد نقصان نفع سے مبدل ہوگیا البتہ ایسی بیلین جو زیادہ گھنی نہ ہون یعنی لوآئی دیریا۔ آئے منڈا۔ پورنیا۔ آس پراگس۔ انکو گرین ہوس کے اُس جانب لگائے کہ جس طرف دہوپ کا زیادہ اثر رہتا ہو۔ اور ان بیلون کو گھنا نہ ہونے دے یعنی یہ بیلین جنوب اور مغرب کی جانب لگائی جائین کیونکہ پچھلے دن کی دہوپ گرین ہوس کے لئے مضر ہے اوسمین ایسی کھڑکیان بھی ہونی چاہیئن کہ سوائی ہوا کے زیادہ روشنی بھی اندر جاسکے اور موسم سرما مین کچھہ دہوپ اندر پہونچ سکے علاوہ اس گرین ہوس کے اور جو بعد مین یہان گرین ہوس تیار ہوئے اور اونپر بیلین کثرت سے چڑہا دی گیئن تو مین نے تاریکی کیوجہ سے اون مین بیشتر نقصان ہوتے

دیواریں اور چھت خس پوش کردی جاتی ہیں - اندرونی حصہ کی خوب آرائش کی جاتی ہے - روشیں - مصنوعی پہاڑ، کیاریاں، حوض - فوارے - بنا کر اس کی آراستگی کی جاتی ہے - اس کے اندر "فرن"

"آرکڈ" Orchid "بی گونیا" Bigonia

"پام" Palm "کمیاب" "ان تھوریم" Anthurium

"الوکے سیا" Alocasia "گیسنرا" Gesnera.

اور بہت سے مختلف پھول و پتے کے درخت جو سرد یا معتدل مقامات میں ہوتے ہیں، اور جن کا زندہ رکھنا ہندوستان جیسے ملک میں غیر ممکن ہے "ان گرین ہاؤسوں" میں بہت اچھی طرح لگائے جا سکتے ہیں شوقین حضرات ہر ملک کے درخت اور پودوں کو ان میں لگا کر اپنے شوق کو پورا کر سکتے ہیں -

جس طرز و ساخت کے مکان کا میں نے تذکرہ کیا ہے اس کے بنانے کے لئے درختوں اور پودوں کی ضروریات سے کچھہ واقفیت ہونا ضروری ہے - میرا تجربہ ہے کہ قینچی دار چھت بہت موزوں و مناسب ہوتی ہے - علاوہ اس کے یہ نسبت دوسری قسم کی چھتوں کے باہر سے دیکھنے میں بھلی بھی معلوم ہوتی ہے - اور کارآمد بھی ہوتی ہے -

---

بقیہ نمبر ۳ - ہوئے دیکھا اور درختوں کو بہت بری حالت میں پایا - مگر بے تعلقی کی وجہ سے میں کچھہ اصلاح نہ کر سکا اور اب بھی بعض گرین ہاؤسوں کی یہی حالت دیکھتا ہوں -

"سیب پور" کے شاہی "بوٹانیکل گارڈنس" مین جو "گرین ہاوس" بنا ہوا ہے اس سے بہتر کوئی دوسرا "گرین ہاوس" ہندوستان مین میری نظر سے نہین گذرا اول تو وسیع بہت ہی، اور دوسرے نہایت خوبصورت اور صنعت کے ساتھ اُسکی آرائیش کی گئی ہے۔ اور درختون و پودون کو نہایت سلیقہ اور ہوشیاری سے نصب کیا ہے۔ اگرچہ کم استطاعت حضرات اپنے باغات مین اس قدر وسیع "گرین ہاوس" نہین بنوا سکتے تاہم چھوٹے اور کم لاگت کے "گرین ہاوس" بنوانا چاہئین تو اسی نمونہ اور ڈزائن کا بنوائین۔

درختون کا سایہ اس کے لئے مضر ہوتا ہے اس لئے جو زمین اس کے لئے انتخاب کی جائے وہ بڑے اور سایہ دار درختون سے دور ہونا چاہئیے، اگر ممکن ہو تو شمالاً و جنوباً طول رکھا جائے۔ مکان کی وسعت بلحاظ ضرورت اور موقع رکھی جاسکتی ہے۔ پچاس فٹ لمبائی اور تیس فٹ چوڑائی رکھے تو مناسب ہے

اگر ڈھانچہ آہنی سلاخون کا بنانا ہو تو سلاخین اس نمونہ کی T جسے "ٹی آئرن" کہتے ہین استعمال کی جائین، اور ستونون کے لئے خمدار سلاخین ہونا چاہئین۔ جسقدر اونچا مکان ہوگا اسی کے لحاظ سے بڑی یا چھوٹی سلاخین ہون گی کم از کم دو فٹ زمین کھود کر ستون گاڑ دئے جائین اور قبل ستون نصب کرنے کے بنیاد مین کنکریٹ کٹوا دی جائے اور ستونون پر گرم "کول تار" مین مٹی کا تیل ملوا کر لگا دیا جائے۔ تا کہ زنگ سے محفوظ رہین۔ زمین

کے اوپر ستون کی اونچائی ساڑھے سات فٹ سے کم نہ ہونا چاہیئے - اور دس دس فٹ کے فاصلہ پر گاڑے جائین -

ستون نصب ہوجائین تو پختہ اینٹون کی دیوار چارون طرف ڈیڑھ فٹ بلند اور دو فٹ چوڑی بنا دی جائے - دیوار سے یہ فائدہ ہوگا کہ زیادہ تند ہوا کے جھونکون سے ستون محفوظ رہین گے ڈھانچہ کھڑا کرنے کے بعد چھت کی تیاری کرنا چاہیئے - حتی الامکان اگر قینچی دار چھت بنائی جائے تو بہتر ہے - ورنہ مسطح و ڈھلوان چھت بھی کام دیتی ہے - چھت خواہ کسی قسم کی بنائی جائے دس دس فٹ کے فاصلہ پر بیچ مین ستون ایک ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک ضرور کھڑے کیئے جائین "گرین ہاؤس" کے دونون جانب کنارہ کے دو کھمون کے درمیان دروازہ قایم کرنے کے لئے صرف چھہ فٹ کا فاصلہ رکھا جائے اور دروازے مضبوط لوہے کے ہون نیز ان مین قفل بھی ہون تاکہ چور اور جانور وغیرہ اس کے اندر نہ داخل ہوسکین - چھت پر دو انچی آہنی جالی اور چار دیواری پر ایک اونچی آہنی جالی لگادی جائی - اس آہنی جالی کے اوپر ایک ہلکی تہ پھونکی بچھا دی جائے - تاکہ آفتاب کی شعاعین اور سایہ یکسان پودون اور درختون کو پہونچے اندرونی آرائش اپنی پسند سے کرنا چاہیئے - اگر خوبصورت تختے - کیاریان اور مصنوعی پہاڑ وغیرہ بنا دئے جائین تو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور بیچ مین پانی کا حوض بنا کر فوارہ لگا دیا جائے تو اسکی خوشنمائی دوبالا ہوجاتی ہے جیسا کہ ہمنے

پہلے بیان کیا ہے۔ ہر قسم کے پودے اور درخت اس میں لگائے جا سکتے ہیں اور درختوں کے انتخاب کا انحصار ہر شخص کے شوق اور پسند پر ہوتا ہے۔

اگر اس سے کم لاگت کا "گرین ہاؤس" بنانا ہے تو بجائے آہنی سلاخوں کے لکڑی و بانس استعمال کیا جائے لیکن میں آہنی سلاخوں کو ترجیح دیتا ہوں اور خاصکر جبکہ بنانے والا ہیں کا مستقل باشندہ ہو تو اُس کو لکڑی وغیرہ کا نہ بنانا چاہیئے۔ اگر ہندوستان میں قیام عارضی ہو تو لکڑی بانس کا "گرین ہاؤس" بنا کر کام چلایا جا سکتا ہے۔

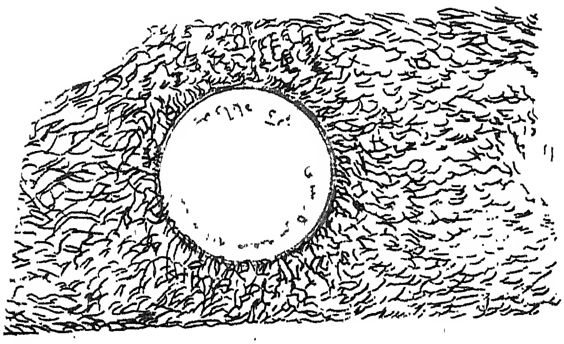
زمین کے انتخاب میں ایک بہت ضروری امر قابل توجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی قدر بلند زمین اس کے لئے انتخاب کی جائے۔ تاکہ بارش کے پانی کا نکاس بخوبی ہوتا رہے ورنہ اگر اندر پانی جمع ہو گیا تو سب سے کمیاب اور بیش قیمت درخت ضائع ہو جائیں گے اس لئے "گرین ہاؤس" کے اندر پانی کو ٹھہرنے نہ دینا چاہیئے۔ کلکتہ میں خاص طور پر بہت ضرور ہے لیکن سوائے "سیب پور" "بوٹانیکل گارڈنس" کے اور کسی دوسری جگہہ پانی کے نکاس کا معقول انتظام میری نظر سے نہیں گذرا۔

"گرین ہاؤس" کے اندر راستوں پر سرخ بجری کی تہ ڈالدینا چاہیئے اور ڈہائی فٹ سے تین فٹ تک چوڑے راستے رکھیں جائیں۔ کلکتہ اور دیگر مقامات میں کوئلہ کی راکھ راستوں پر بچھانے کے لئے زیادہ موزوں ہوتی ہے۔

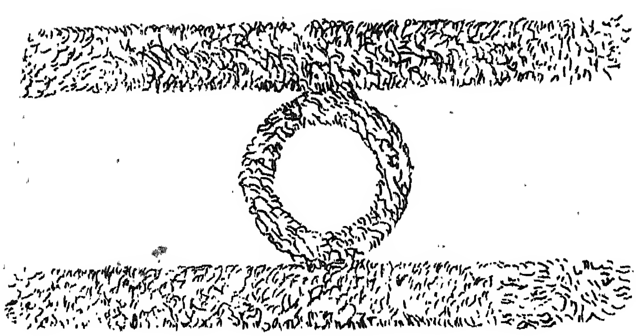
خلاصہ یہ کہ ایسی چیز راستہ پر بچھائی جائے کہ بارش میں نہ کیچڑ ہو اور نہ پاؤن پھسلے، اینٹون کا راستہ بنانے میں خرابی یہ ہے کہ بارش میں ان پر کائی جم جاتی ہے - اور تا وقتیکہ زیادہ سنبھال کر قدم نہ رکھا جائے پاؤن پھسل جاتا ہے

بعض باغبان "گرین ہاؤس" کی دیوارون اور چھتون پر بیلین چڑہاتے ہین لیکن مین اس کو اچھا نہین سمجھتا، ایرانڈ یا مین جانب مغرب اور پوربنگال مین جانب جنوب بیلین چڑھائی جایئن، بقیہ جوانب و حصون و جہت پر بیلون کا چڑہانا ٹھیک نہین ہے - چونکہ ایرانڈیا مین اپریل مئی - جون کے مہینون مین مغربی گرم ہوا اور پوربنگال مین گرمی اور برسات بھر جنوبی ہوا چلتی ہے - اس لیئے ان دونون مقامات پر اونھین دونون جانب بیلین چڑہائی جایئن - چھتون پر کسی حالت مین نہ چڑھائی جایئن کیونکہ آفتاب کی کرنون کے اندر داخل ہونے مین مانع ہوتی ہین - اور بلا آفتاب کی کرنون کے - نہ پھول خوشرنگ ہوسکتے ہین اور نہ پتون مین سنہری آسکتی ہے صرف گھاس کی ٹٹی تپش آفتاب کی تمازت کو کم کرنے کے لیئے کافی ہوتی ہے - اکثر لوگ اس بارہ مین غفلت کر جاتے ہین، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پودون کی بالیدگی ماری جاتی ہے - اور وہ مرجھائے ہوئے رہتے ہین - پتی زرد اور پھول بدرنگ ہوتے ہین اور شاداب نہین نکلتے جنوبی ہندوستان مین بیلین چڑھاکر، یا تاڑ کے پتون کا سایہ ان پر کر دیا جاتا ہے - باہر سے دیکھنے مین "گرین ہاؤس" مین ایک خوشنمائی آجاتی ہے

شکل نمبر ۱



شکل نمبر ۲



لیکن اندر داخل ہونے کے بعد درختون کو دیکھ کر مایوسی ہوتی ہے - لیکن اگر
بیلین اس طریقہ سے باحتیاط لگائی جائین کہ فرن اور دیگر پودون پر صرف
خفیف سایہ ہو تو درختون کو نقصان نہین پہونچتا ہے - پودے اس لئے مرجھا
جاتے ہین کہ ان کو کافی روشنی نہین پہونچتی اسکی بھی احتیاط ہونا چاہیئے کہ پھیلنے
والی بیلون کی جڑین اندر کی جانب نہ جاسکین - ورنہ جو جگہہ مصنوعی پہاڑون
وغیرہ کے لئے مخصوص کی گئی ہے اس پر وہ جلد قبضہ کرلین گی - نارجیل کے
پتون کی آہنی تار سے بُنی ہوئی چٹائیان گرین ہاؤس پر سایہ کرنے کے لئے کارآمد
ہوتی ہین اور کم صرفہ مین تیار ہو جاتی ہین - اگر خرچہ کم ہوتا اور مضبوط بھی ہوتین
تو نارجیل کی رسیون کی جالی اس کام کے لئے بہت موزون ہوتی - عموماً
جیلون مین نارجیل کی چٹائیان وجالیان وغیرہ تیار ہوتی ہین -

**اُرکڈ ہاؤس**[۳۸] "آرکڈ" Orchid یہ پودے نازک اور قیمتی ہوتے
ہین ان کی جڑین گدار اور گانٹھ دار ہوتی ہین - عموماً جنگلون اور پہاڑون
درختون کی کھوؤن مین خودرو پائی جاتی ہین - جن لوگون کو فن چمن بندی سے

نوٹ نمبر ۳۸ - آرکڈ ہاؤس کے متعلق جو کچھہ مصنف نے لکھا ہے وہ درست ہے آرکڈ
معمولی گرین ہوس مین بھی ہوسکتا ہے - موسم گرما مین جب سخت گرمی ہوتی ہو اور گرم ہوا چلتی ہو تو
اوس وقت ایسا کرنا چاہیئے کہ گیارہ بجے دن سے تین بجے تک تمام آرکڈ کو جو لٹکے ہوئے
ہون اونکی آبپاشی پچکاری کے ذریعہ سے جاری رکھی جائے تاکہ گرم ہوا اور آفتاب کی تمازت

خاص شوق ہوتا ہے وہ اپنے باغون مین کاشت کراتے ہین مگر ہر قسم کے "آرکڈ" کی ہر جگہہ کاشت نہین کیجا سکتی - مرطوب اور سرد مقامات مین یہ پودے نشوونما پاتے ہین - اس کے پھول اور پتے وغیرہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین - تعریف کرنا محال ہے -

اس عجیب و غریب اور خوبصورت پودے کی کاشت گذشتہ چند سالون کے اندر ہر دلعزیز ہو گئی ہے کہ اب اس ملک مین اس کی کاشت اس حیرت کی نگاہ سے نہین دیکھی جاتی جیسے کہ چند سال پہلے دیکھی جاتی تھی - ایک یا دو بڑے بڑے باغات مین محض "آرکڈ" کی کاشت کے لئے مکانات بنائے گئے ہین، جو نہایت کارآمد اور مفید ثابت ہوئے ہین بڑے بڑے درختون کی شاخون یا کھوؤن مین خودرو، اس کے درخت پائے جاتے ہین -

---

**بقیہ نمبر ۳۸** - سے محفوظ رہین - جاڑہ کے موسم مین جب سردی ہوتی ہو آبپاشی کم کرنی چاہیے - بھوپال کے جنگلون مین آرکڈ درختان مہوہ پر پائے گئے ہین اور وہان سے ہمنے منگا کر باغ کے درختون کی شاخون و تنون پر لگایا اور اون کا پھول موسم پر آیا اور جو پہاڑی یا پتھرون مین آرکڈ پیدا ہوتے ہین اون کو ہمنے مقام دارجلنگ سے منگا کر لگایا تھا لیکن اوس مین ہمین کامیابی اس لئے کم ہوئی کہ ہمارے پاس کوئی کانچ کا مکان نہ تھا جس کے ذریعے سے زیادہ سردی کے زمانہ مین گرمی پہونچانے کا انتظام کر سکتے تاہم تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ آرکڈ ایک سخت چیز ہے - تھوڑی سی تکلیف مین ضائع نہین ہوتا اگر حفاظت کا خیال

"آرکڈ ہاؤس" بنانے میں معقول انتظام نمی اور تراوٹ کا ہونا مقدم ہے۔ اس کے مکان کی ساخت بھی بجنسہ "گرین ہاؤس" کے ہوتی ہے۔ صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ بجائے خوبصورت کیاریوں اور تختوں کے وسط میں ایک خوبصورت پختہ چبوترہ بنا کر اس کے کنارے بلند کر دئے جاتے ہیں جو دیکھنے میں مثل چھچھلے تالاب کے معلوم ہوتا ہے۔ اور نمی و تراوٹ کھینچنے کے لئے پانی بھر دیا جاتا ہے جس سے مئی و جون کے گرم دنوں میں انجرات کے ذریعہ سے مکان ٹھنڈا او مرطوب رہتا ہے۔ اور اس اُتھلے حوض میں اُلٹے گملے پہلے سے رکھدئے جاتے ہیں، اور اُن پر زمین میں پیدا ہونے والے "آرکڈ" لگائے جاتے ہیں۔ اور حوض کے اوپر دوسرے قسم کے "ارکڈ" جو رطوبت پسند ہوتے ہیں چھت سے لٹکا دیے جاتے ہیں۔ مکان کے بقیہ اطراف میں پختہ سیڑھیاں یا لکڑی کی چوکیاں بنوادی جاتی ہیں جن پر وہ "آرکڈ" رکھے جاتے ہیں جن کو زیادہ رطوبت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جن چند مقامات پر اس طریقہ سے کاشت کی گئی ہے وہاں کامیابی خوب ہوئی ہے۔ اور میں زور کے ساتھ سفارش کرتا ہوں کہ ہندوستان کے میدانی حصص میں "آرکڈ" ہاؤس اگر بنائے جائیں تو اسی ساخت اور طرز کے بنائے جائیں پہاڑی مقامات مثلاً شملہ۔ منصوری۔ وغیرہ کے لئے شیشہ کے مکانات جیسے انگلستان میں ہوتے ہیں۔ ضروری ہیں۔

بقیہ نمبر ۳۸ ـ رکھا جائے تو ہو سکتا ہے اس کے لئے نمی کی ضرورت ہے

اس قسم کے "آرکڈ ہاؤس" کے بنانے کی لاگت کا تذکرہ کرنا مین بہولا نہین ہون - کوئی شبہ نہین کہ صرفہ زیادہ ہوگا - اور صرف صاحب مقدور امرا اسکے مصارف برداشت کرسکتے ہین - لیکن کوئی وجہ نہین ہے کہ جن کی آمدنیان محدود ہین وہ بہی کیون نہ "آرکڈ ہاؤس" بنائین - وہ گرین ہاؤس" کے طرز و ساخت کا چہوٹے پیمانہ پر آرکڈ ہاؤس بنائین - اور وسط مین ایک حوض چہہ فیٹ قطر اور ایک فٹ گہرا بنوالین اور اندر بجائے پختہ سیڑھیون کے لکڑی کی سیڑھیان قایم کرین -

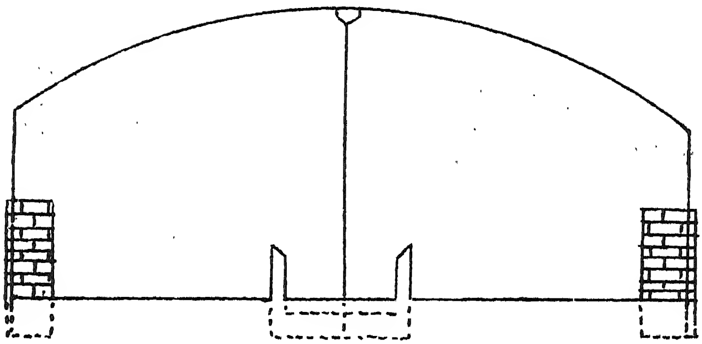
تصویر نمبر ۳ مین ایک گوشہ "آرکڈ ہاؤس" کا دکہایا گیا ہے اسکے بنانے مین مقدم لحاظ اس بات کا ہونا چاہیئے کہ گرمی کے موسم مین جب ہر چیز کو جلانے والی گرم ہوا چلتی ہے آرکڈ ہاؤس "مین کافی نمی اور تراوٹ ہونی چاہیئے مین ان عجیب و غریب پودون کے طریقہ کاشت کو یہان بیان نہین کرون گا بلکہ مفصل طور پر آیندہ چلکر حسب موقع اس کے بیان مین تذکرہ کیا جائے گا -

## ۳۹ شیشے کے چوکھٹے اور گرم کیاریان

ہر ایک باغ خواہ چہوٹا ہو یا بڑا اس مین پودون کی افزایش کے لئے شیشہ دار چوکھٹے جن کے اندر پارچہ کا پردہ تیز کرنون کے روکنے کے لئے لگا دیا جاتا ہے

نوٹ نمبر ۳۹ - کانچ کے فریم جن کو کانچ کے چوکھٹے کہتے ہین ان کو آٹھ فیٹ لانبا اور چار فیٹ

شکل نمبر ۳



پودون کی افزایش کے لئے میرے تجربہ مین زیادہ موزون ثابت ہوئے ہین -
معمولی شیشم کی لکڑی کے چوکھٹے بنائے جاتے ہین -- اور ان مین سفید شیشہ
جو بازارون مین شیشہ فروشون کے یہان بکتا ہے جڑوا دیا جاتا ہے ان کی چھت
مسطح یا ایک جانب ڈھلوان بنائی جاتی ہے - لیکن مین چھت کو اس لئے
ترجیح دیتا ہون کہ دورخی ہونے کی وجہ سے حسب ضرورت ہوا اور روشنی
بآسانی پہنچائی جاسکتی ہے - میدانی علاقون مین ان کا منہ جانب شمال - اور
پہاڑی علاقون مین جانب جنوب یا مشرق رکھنا چاہیئے - مختلف پیمائش کے
چھوٹے بڑے چوکھٹے تیار رکھنا چاہین - لیکن زمین مین ان کو ہرگز نصب نہ کیا
جائے ورنہ اندر باہر سایہ اور دہوپ مین لانے اور لے جانے مین وقت ہوگی
تصویر نمبر ۴ وغیرہ کے دیکھنے سے کافی طور پر سمجھہ مین آجائے گا کہ میرا

---

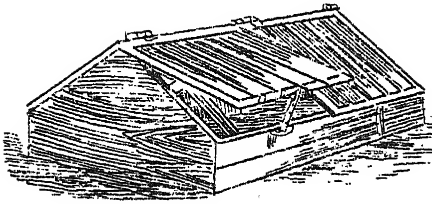
بقیہ نمبر ۳۶ - چوڑا بنانا چاہیئے اور بلندی بھی اوسکی ساڑھے تین فیٹ سے کم نہو اس کو جس
جگہہ رکھنا مقصود ہو وہان پر اول اس کی لمبائی چوڑائی کے برابر اکہری اینٹ جما کر اوس کے
اوپر چوکھٹے کو قایم کردے اور زمین سے فریم آخری کو تک مٹی سے ایسا چھپا دے کہ ہوا
داخل نہو سکے اس فریم کے اندر عرض وطول کے موافق چھہ انچہ گہری مٹی نکال کر اس جگہہ
مین دریا کی باریک ریت بھردے اور اُسپر قلمین لگادے اور پانی دے کے بعد اس کے فریم کے
پٹ کو بند کردے تمام شب اوس کو بند رہنا چاہیئے اس کے اندر گرمی پیدا ہوگی جو جڑ پیدا
کرنے کے لئے مفید ہوتی ہے صبح کے وقت فریم کے پٹ کو تھوڑا سا کھول کر قریب ایک

نشار کیا ہے - میدانی علاقون مین ان کو کسی سایہ دار جگہہ مین رکھا جائے جن کیاریون
مین یہ چوکھٹے رکھے جائین ان کی سیرابی پورے طور پر کرتے رہنا چاہیئے - اور
قلمون کی جڑ پکڑنے کے لئے خالص بالو سے کیاریون کا پُر ہونا ضروری ہے
پہاڑی مقامات چونکہ سرد ہوتے ہین اس لئے وہان کے پودون کو نیچے سے
گرمی پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے - گملون مین قلمین لگائی جاتی ہین - اور کچھہ
دنون کے بعد تیار شدہ گرم کیاریون مین اُتار دئے جاتے ہین - اس سے میری
مراد پھولون یا درختون کی کیاری سے نہین ہے بلکہ ان گرم کیاریون سے
ہے جن مین بطور ذخیرہ افزائش کی غرض سے نازک پودے لگائے جاتے ہین
کسی سایہ دار درخت یا کھپریل وغیرہ کے سایہ مین جہان روشنی وہوا کا کافی طور
پر گذر ہوتا ہو جگہہ تجویز کرکے اس کو ایک فٹ گہرا کھدوا دیا جائے ، اور لید

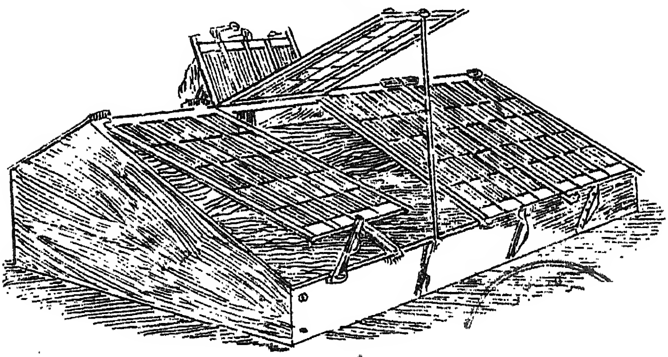
---

بقیہ نمبر ۳۹ - گھنٹہ کے کُھلا رہنے دے جب انجرات نکل جاوین پانی دینا چاہیئے - اور
قلمون کے پتون کے اوپر بھی پانی چھڑکنا چاہیئے جس سے تازگی رہے - اوس کے بعد پٹ کو
بند کردے اسی طرح ہر روز عمل کرنا چاہیئے - اس موقع پر یہ ظاہر کرنا بھی ضرور ہے کہ پانی بشرط ضرورت
دے اور اگر ضرورت محسوس نہ ہو تو پانی نہ دینا چاہیئے البتہ پتون پر کسی قدر پانی چھڑکتے رہنا
چاہیئے جسوقت قلمین جڑدار ہو جائین تو فریم کو اُٹھالے اور قلمون کو جہان لگانا مقصود ہو
لگادے میرے خیال مین فریم کے منہ کا رُخ بھوپال مین جانب شمال وجانب مشرق ہونا چاہیئے
فریم زیادہ تاریک مقام پر نہ نصب کیا جائے روشنی ضرور ہو کانچون پر بجائے کپڑے کا پردہ

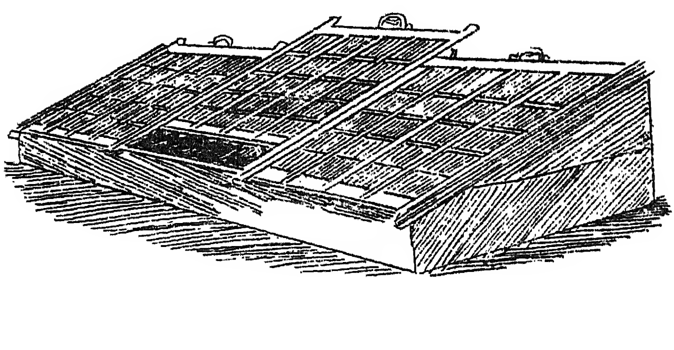
شکل نمبر ۴



شکل نمبر ۵



شکل نمبر ۶



یا گوبر کی کسی قدر سڑی ہوئی کھاد مین ایک ثلث پتون کی کھاد خوب ملا کر کیاریون مین اس قدر بھر دی جائے کہ سطح زمین سے چھ انچ بلند ہو جائے۔ ان کیاریون پر ہلکا جوف دار کپڑے کا سایہ کر دیا جائے۔ یا شیشہ دار چوکھٹے رکھدئے جائین میرا تجربہ ہے کہ میدانی علاقون مین موسم سرما مین اس طرح قلمین جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔ یہ سچ ہے گملون اور طشتریون مین بالو بھر کر قلمین لگائی جاتی ہین اس کے بعد ان کو گرم کیاریون مین گردن تک گاڑ دیا جاتا ہے۔ تاکہ موسم سرما کے ٹھنڈے دنون مین ان کو نیچے سے گرمی پہنچتی رہے۔ پہاڑی علاقون مین ذخیرہ کے لئے کیاریان بہت بڑی بنائی جاتی ہین اور جن درختون و پودون کو سردی سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہوتا ہے وہ سب ان گرم کیاریون مین گاڑ دئے جاتے ہین۔ اور ان پر گھانس پھوس کے چھپر کا سایہ کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ سخت ٹھنڈ اور کہرے وغیرہ سے محفوظ رہین۔

زیادہ نازک پودے اور ایسے پودے جو پچاس درجہ سے کم کا ٹمپریچر برداشت نہین کر سکتے ان کو شیشہ دار چوکھٹے مین رکھنا چاہیئے۔

---

بقیہ نمبر ۳۹۔ لگانے کے اون پر سفید مٹی مین گوند ملا کر ہلکا پوچارا پھیر دے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ آفتاب کی کرنین اندر داخل نہون گی یا بانس کی باریک چق سے فریم کو چھپا دے اس ترکیب کو عمل مین لانے سے قلمین بہت زیادہ تیار ہوتی ہین اور خراب کم ہوتی ہین فریم سے کیا بات حاصل ہوتی ہے اس سے ہوا رک جاتی ہے اور اندر گرمی پیدا ہوتی ہے۔ جو جڑون کے پیدا کرنیکا

**آرائش** ۔ "ونگ فیلڈ پارک" لکھنو کے سوا معدودے چند سرکاری باغات ہین جن کی آرائش سنگ مرمر وغیرہ کے پتلیون سے کیگئی ہو۔ لیکن ہندوستان مین اس کا رواج اب تک عام نہین ہوا ہے۔

خوبصورت گلدان اور منقش ظروف تو رکھے ہوئے اکثر باغات مین دیکھے جاتے ہین اور مختلف طرز اور قسم کے فوارے بہی ہوتے ہین۔ فوارے ہندوستان کے لئے خاص کر موزون ہین اس لئے کہ جن موسمون مین اس ملک مین پانی نہین برستا ان مین پانی کے گرنے کی آواز کانون کو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اور ایسے دروازے جن پر بیلین چرہانیکا رواج ہے، باغات مین لوگ بنواتے ہین۔ اور عموماً زیادہ اچھے معلوم ہوتے ہین۔ بعض باغات مین بہت خوبصورت اور پُر فزا راستے جافری کے سایہ دار بنائے جاتے ہین، اور بیلین وغیرہ چڑھادی جاتی ہین کہ انسان تمام دن ان مین تفریح حاصل کرسکتا ہے۔ ایسے باغات مین چند بنچین لوگون کے بیٹھنے کے لئے رکھدی جاتی ہین۔

نوٹ نمبر ۴۰ ۔ مصنف نے جو کچھہ باغ کی آرائش کے متعلق لکھا ہے وہ ایک حد تک محدود ہے میرے نزدیک باغ کی آرائش بالکل غیر محدود ہوتی ہے۔ شایق باغ جہانتک چاہے اپنے باغ کی آرائش کرسکتا ہے۔ باغ مین نفیس بیچون کا ہونا ضرور۔ اسٹیچیوز۔ یعنی مجسمہ بہی باغات مین دیکھے گئے ہین مگر بارش اور تمازت کی وجہ سے اسٹیچیوز اکثر خراب اور بدنما ہو جاتے ہین اور بعض صاحب اسٹیچیوز کا باغ مین لگانا معیوب سمجھتے ہین۔

ہندوستانی باغات کی آرائش کرنے کے ذرائع زیادہ محدود ہوتے ہین۔ البتہ مختلف طریقون سے بیلین۔ اور اوپر چڑھنے والے پودے لگاکر باغ کی آراستگی کیجاسکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے بعض اوقات ایک بانس زمین مین گاڑدیا جاتا ہے اور اسکے اوپر دو لکڑیان زاویہ قائمہ بناکر اس طرح + باندہ دیجاتی ہین۔ اور ان پر "بگنونیا"، "گران ڈی فلورا" چڑھادیا جاتا ہے۔ اور جب

بقیہ نمبر ۴۰ - چوبی اور بانس کی محرابین یہان نفیس نفیس اور بیش قیمت لاگت کی بنوائی گئی ہین جو باغ کے لئے نہایت موزون اور ضرور ہین۔ محرابون کی وضع باغبان یا مالک کی پسند پر زیادہ منحصر ہے۔ مین نے تار سے بنی ہوئی محرابین بھی دیکھی ہین جو ابتدا مین تو اچھی معلوم ہوتی ہین لیکن بعد مین اونکی ساخت خراب ہوجاتی ہے تو بہت بُری معلوم ہوتی ہین۔ اس لئے میری راے مین لکڑی کی محرابین بناکر بانس کی پنچون سے ان کو نہایت صفائی کے ساتھ بنوانا چاہیئے اور ان محرابون پر مختلف قسم کی بیلین مثلاً بگ نونیا۔ ونیٹا۔ پورینا پنی کیولیٹا۔ آیمنڈ۔ ہنڈر سونائی۔ باے ویریا کا کسینیا چڑھاے باغ کی روشون کے ہردو جانب اینٹون کو صاف کرکے اور گھسکے برابر لگانا چاہیئے۔ یہ بہت اچھی معلوم ہوتی ہین اور عرصہ تک رہتی ہین اور اب اس کا رواج بھی ہوگیا ہے ٹائیل میرے خیال مین بمقابلہ اینٹ کے زیادہ خوبصورت اور پائیدار نہین ہوتے ان کی کورین اونچی ہوتی ہین جو ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ جاتی ہین یا نکل جاتی ہین ان کی وجہ سے ایک بدنمائی پیدا ہوجاتی ہے۔ اینٹین نہ تو ٹوٹتی ہین اور نہ تھوڑی بے احتیاطی سے خراب ہوتی ہین۔ موسمی رنگ برنگ کی آرایشی منڈوے

اس کی کلیون کا گچھا نیچے لٹکتا ہے تو بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔
اس طرح بانس گاڑکر اور اوپر دو آڑی لکڑیان اس طرح X رکھہ کر آئی پوموسیا روب رو کوروليا Phomoea rubro coerulea گو اماک لِٹ Quamoclit کی بیلین چڑھا دی جاتی ہین تو بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے لیکن آخرالذکر قسم کی بیل لگانا ہو تو بانس سے کچھہ ہٹاکر چارون طرف گولائی مین کھونٹیان گاڑدی جائین اور بانس کے اوپر لکڑیون کے چارون کونون مین رسی باندہ کر کھونٹیون سے باندہ دیا جائے اور بیلون کو دائرہ کے بیرونی جانب نصب کر کے ان رسیون پر چڑہا دی جائین۔ بجائے رسیون کے اگر پتلے بانس یا بانس کی کھپاچین استعمال کی جائین تو پائیدار ہوتے ہین۔ اور بہ نسبت رسی کے دیرپا ہوتے ہین۔

بقیہ نمبر ۴۰ اقسام آئی پومیا کنودل دیولیس وغیرہ کی بیلین چڑہانے کیلئے چار چار بانس آٹھ آٹھ فیٹ کے لگاکر اور اون کے اطراف مین گول تیچیان باندہکر ایک منڈوے کی شکل بناکر اون پر مذکورہ بالا اقسام کی بیلین جدا جدا رنگ کی چڑھانی چاہئین اور اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جب بیل چڑہنی شروع ہو تو ان کو باندہتا رہے تاکہ ہر چہار طرف سے بیلین خوب چھاجائین اور پھولون سے لدے ہوئے منڈوے بھلے معلوم ہون۔ کونڈیون مین جو ایسے درخت لگائے جاتے ہین جنکو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اون کے لئے یہ سادہ طریقہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ کونڈیون مین جب کبھی بیلدار پھول لگائے تو اس مین باریک باریک بانس کی تیچیان ہلال کی شکل مین یا

مختلف قسم کے مضبوط آہنی ستون چڑھنے والے پودون کیلئے حال مین بنائے گئے ہین، زمین کھود کر پختہ چنائی کے بعد ان کو نصب کیا جاتا ہے ان کی تعریف صرف پائیداری ہے۔ مگر گران ہوتے ہین اور لکڑی کے ستون سے زیادہ خوبصورت بہی ہوتے ہین اور میرا خیال ہے کہ تاوقتیکہ ان پر سفید یا سبز رنگ خوب گاڑھا نہ کر دیا جائے آفتاب کی تمازت سے گرم ہو جانے کے باعث بعض اقسام کے پودون کی نازک شاخون کو نقصان پہونچاتے ہین۔

ایسے بیلدار درخت مثلاً کم بری ٹم Combretums اور زرد سال فی ٹر روز Solfatere Rose جو پھیلتے زیادہ ہین۔ اور جن کے بوجھ کو ایک بانس کا ستون برداشت نہین کر سکتا، ان کے لئے عمدہ چار بانس کے ستون زمین مین گاڑ کر اور نیچے اوپر بانس لگاکر باندھ دئے جاتے ہین۔ اور چند آڑے ٹکڑے بہی مزید پائیداری کے لئے باندہ دئے جاتے ہین۔

بقیہ نمبر ۱۳ سیدہی لگانی چاہئین درخت یا بیل جو کچھ ہو اوس کے لئے یہ سہارا کافی ہوگا لیکن ان کو بہی سُوت سے باندھ دینا چاہئیے۔ آرکڈ کے لئے مٹی کا ظرف کڑھائی کی شکل کا بنایا جاتا ہے۔ اور اوس کڑھائی کے پیندے واطراف کے کنارون مین جابجا گول گول سوراخ ہوتے ہین اُس کڑھائی مین پرانا چونا۔ کنکر۔ کوئلہ اور اینٹ کے ٹکڑے اور چھوٹے چھوٹے پتھر بھر کر آرکڈ لگا دیا جاتا ہے اور اس کو بطریق مناسب لٹکاتے ہین۔ لیکن یہ ظروف مضبوط اور پختہ ہون

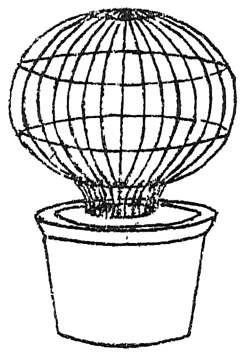
باغات کے اندر جہان دو راستے ایک دوسرے کو کاٹتے ہین یا جہان دو سیدھے راستے ایک دوسرے سے مل کر مڑتے ہین - وہان بیلین چڑھانے کا موقع زیادہ ہوتا ہے - چنانچہ ایسے چوراہون پر چھ فیٹ بلند اور چودہ انچہ چوڑے چار پختہ ستون بنوائے جاتے ہین - ان ستونون کے چارون طرف بانس کی کھپاچون کی جافری بناکر اون کے اوپر اُسی کی ڈھلوان چھپت بنادی جائے اور ان پر ہمیشہ پھولنے والی بیلین مثلاً "فاربی ٹس لیبری" Pharbitis Leari کرپٹاس ٹےجیا گرانڈی فلورا" Cryptostegia Grandiflora خوب پھیل جائین تو زدہ خوشنما معلوم ہوتا ہے لیکن بعض لوگ ممکن ہے کہ سانپ وبچھون کے خوف سے جوان مین پوشیدہ رہ سکتے ہین بیلون کا چڑھانا پسند نکرین -

گملون مین جن بیلون کو لگایا جاتا ہے اُن کے لئے مختلف قسم کے بانس کی جافریان اور آہنی تارون کے ڈھانچے بنائے جاسکتے ہین - اس قسم کے

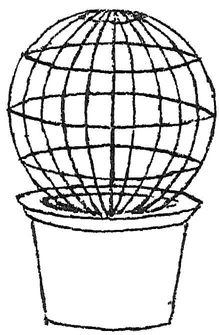
---

بقیہ نمبر ۱ - یہ ٹوٹ جائین گے اور اُسی طرح پر چوب ساگون کی پتلی پٹریان بناکر اوس سے ایک چوکھونٹا ڈھانچ بناتے ہین جسکی تلی مین چوبی تختہ - سوراخون دار لگا ہوتا ہے اور اُس کا عرض و طول مساوی دو فٹ یا ڈھائی فٹ مربع ہوتا ہے اور اوسکے چارون کونون پر لوہے کی چار باریک باریک تیلیان لگا کر اور تار پیتھا کر اُس چوکھٹہ کو مصالحہ مذکورہ سے پُر کرکے آرکڈ لگاکر آویزان کرتے ہین -

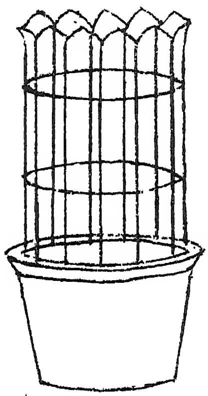
شکل نمبر ۹



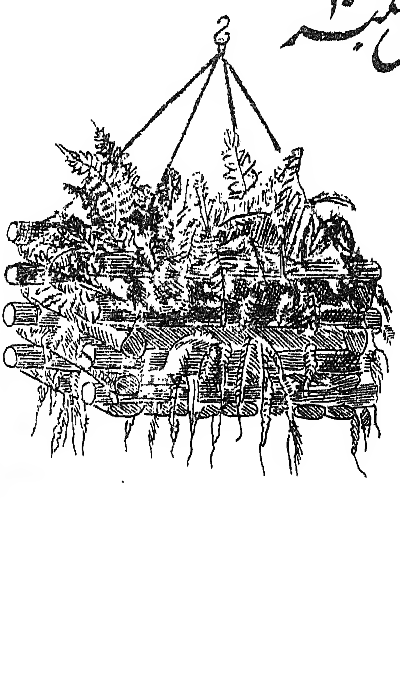
شکل نمبر ۸



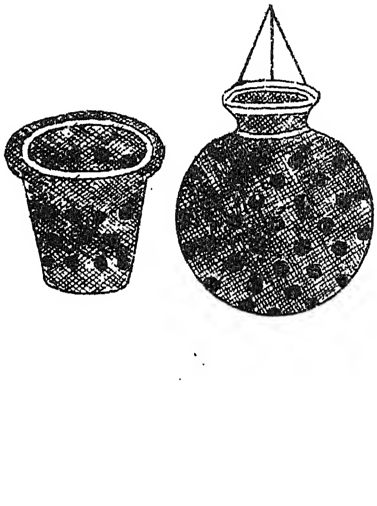
شکل نمبر ۷



شکل نمبر ۱۰



شکل نمبر ۹ الف



آرائشی اور خوبصورت ڈھانچون کو نمبر ۷ - ۸ - ۹ مین دکھایا گیا ہے -

بعض پودے مثلاً فرن " اے کی مینز Achimenes "

وغیرہ کے لئے معلق ٹوکریان زیادہ استعمال کی جاتی ہین - اور آرائش کے ضروری لوازمات مین شمار کی جاتی ہین - بطور مثال کے تصویر نمبر ۱ مین عمدہ قسم کی معلق ٹوکری دکھائی گئی ہے -

چونکہ ایسے درختون اور پودون کی نگہداشت کرنے اور ان کو سیراب کرتے رہنے مین - برابر توجہ کی ضرورت ہوتی ہے - اس لئے ممکن ہے کہ اس ملک مین ان کو اس قابل نہ خیال کیا جائے کہ اسقدر تکلیف ان کے ساتھ گوارا کی جائے - کئی قسم کے " آرکڈ " اس طرح کاشت کئے جاتے ہین - اور ان کو رکھنے کے لئے انواع اقسام کی ٹوکریان لکڑی یا تارون یا ناریل کے جٹون سے بنائی جاتی ہین اور بعض اوقات سوراخ دار مٹی کے ظروف مین بھی رکھے جاتے ہین - " بل برجیاس " Billbergias اور اسی قبیل کے

دوسرے پودون کی جڑون پر تالاب کی خشک چوئی بطور گیند کے باندھ دی جائے تو زیادہ پھول دیتے ہین - برخلاف اس کے اگر یہ کئی سال تک گملو ن مین رکھے رہے ہین - تو ایک پھول بھی نہ پھولا - ہر شخص جانتا ہے کہ " رسی لیا جن سیا " Russellia Juncea معلق گملون مین لگایا جائے تو کس قدر خوشنما معلوم ہوتا ہے -

میرے خیال مین اگر صاف وستھرے رکھے جائین تو آرائشی پستہ قامت اشجار اور موسمی پہولون کے درختون کے لگانے کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسری چیز موزون نہین ہوتی - باغات مین کامل صفائی وستھرائی رکھنا چاہیئے - اور تمام آرائشون سے یہ بہتر ہے - کثیف گملہ مین خوبصورت سے خوبصورت پھول بدنما معلوم ہوتا ہے - گملون پر میل بیٹھ جائے یا کائی لگ جائے تو نارجیل کے جٹون سے رگڑ دئے جائین تو صاف ہوجاتے ہین - اور اس کام کے لئے یہ عمدہ چیز ہے -

## رنگ پاٹس Ring Pots

یہ کوئی اور چیز نہین ہے بلکہ مٹی کی کوٹھیان نل کی شکل کی ہوتی ہین - ڈیڑہ فٹ چوڑی اور دو فٹ لانبی بنائی جاتی ہین - قریباً نصف طول کے زمین کے اندر گاڑ دی جاتی ہین - اور بقیہ نصف حصہ زمین کے اوپر نکلا رہتا ہے اور ان مین اوپر تک مٹی بھر دیجاتی ہے - اور آرائشی پستہ قامت درخت ان مین لگائے جاتے ہین - بنگال کے ہندوستانی شوقین اپنے باغون مین، ان مین اپنی پسند کے عمدہ پودے لگاتے ہین - اور خاص ایسے ڈھول نما گملے قطارون مین لگائے جاتے ہین - بعض یورپین صاحبان نے بہی اپنے باغات مین لگائے ہین لیکن میری نظرون مین تو کچھہ اچھے معلوم نہین ہوتے -

اگر درختون کو سطح زمین سے کسی قدر بلند کر کے آرائش کرنا مقصود ہے تو

مذکور الصدر طریقہ سے بہتر ایک دوسرے طریقہ پر درخت نصب کئے جائین تو علاوہ آرائش کے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ بارش کے پانی کا نکاس بخوبی ہوتا رہے گا۔ ترکیب یہ ہے کہ گولائی مین اینٹین نصف نصف زمین مین گاڑ دی جائین بعد ازان ان کو مٹی سے بھر دیا جائے اور وسط مین درخت لگا دئے جائین۔ اس غرض سے بعض لوگ بوتلون کو الٹا کر کے زمین مین گاڑ دیتے ہین اور بیچ مین درخت نصب کرتے ہین۔ لیکن میری نظرون مین تو بھلے نہین معلوم ہوتے۔ کلکتہ مین بجائے اینٹون کے کنارون پر بوتل کا زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن دیکھنے مین کچھ بھلا نہین معلوم ہوتا۔ صفائی ضرور آجاتی ہے۔

**"منقش ٹائل"** Tile کیاریون اور تختون کے حاشیون پر خوبصورت کویلو بغرض آرائش لگائے جاتے ہین۔ اور "گرین ہاؤس" مین راستون اور روشون کے حاشیہ پر بھی ان کو استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن باغات مین اگر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر مصنوعی پہاڑیان دو دو فیٹ بلند بنادی جاوین تو میری نظر مین زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہین۔ اور قلیل القامت "پام" یا "تاڑ" سائی کس وغیرہ کے درخت گملون مین لگا کر ان پہاڑیون کی چوٹی پر اس طرح رکھدئے جائین کہ گملے باہر سے دکھائی نہ دین تو ان کا منظر خوشنما ہوجاتا ہے۔

**فلاور اسٹینڈ** [۱۴]۔ گملون کے رکھنے کے لئے تپائیان یعنی "اسٹینڈ" آہنی

نوٹ نمبر ۱۴۔ فلاور اسٹینڈ کئی وضع کے ہوتے ہین۔ گول شکل کی جسمین چار پائے لگے ہوتے ہین

اور چوبی دونون قسم کی بنائی جاتی ہین - اور باغون مین رکھی ہوئی زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہین - شکل ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - مین مختلف ساخت وطرز کے گملہ دان دکھائے گئے ہین، اوسط درجہ کا ہوشیار نجار اور آہن گران کو بآسانی بنا سکتا ہے اسکول آف آرٹس جے پور مین کثرت سے اور نفیس تیار ہوتے ہین ہر حالت مین ان کو سبز رنگ دینا چاہیئے -

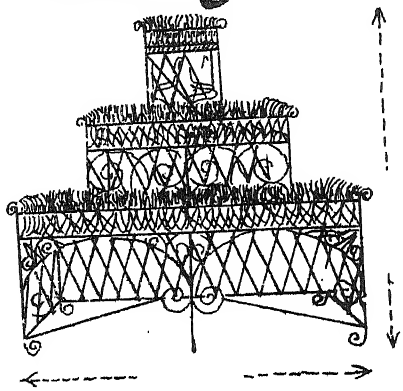
معلق گملے ۴۲ - سرکاری باغات کے گرین ہاوس مین مختلف قسم کے خوشنما معلق گملون مین خوبصورت پودے لگے ہوئے اکثر دکھائی دیتے ہین - "مےڈن ہیر" Maiden Hair کے لئے سوراخ دار گملے (تصویر نمبر ۹ - الف) زیادہ کارآمد اور موزون ہوتے ہین - اور جب فرن ہاوس مین ہی خوب ہوتی ہے اُس مین لٹکائے جاتے ہین - ان گملون کو مرکب

---

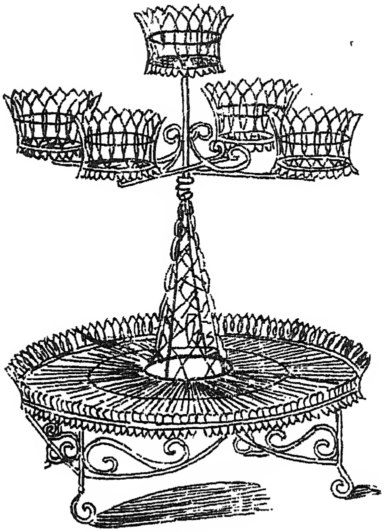
بقیہ نمبر ۴۱ - ایک اسٹینڈ سہ پایہ ہوتا ہے جو تین گول خوبصورت جھلی اور صاف مضبوط ساگون کی لکڑیون کا ہوتا ہے اس کی بلندی ۵ یا ۶ فیٹ ہوتی ہے اس طرح کے اسٹینڈ کوٹھی یا کسی محل کے سامنے سیدہی قطار یا گول حلقہ کی شکل مین رکھے جائین تو نہایت خوبصورت معلوم ہوتے ہین انپر سبز رنگ یا سپیدہ کا رنگ یا وارنش کا رنگ ہونا چاہیئے خاصکر سفید رنگ سبز لان مین بہت بھلا معلوم ہوتا ہے -

نوٹ نمبر ۴۲ - معلق گملے تارون کے اور چوبی دونون قسم کے بنائے جاتے ہین جسمین ٹرڈیسن کانٹیا (جو ایک قسم کا بیل نما درخت ہوتا ہے اور کئی قسم کی بیلین لگائی جاتی ہین جو نشو ونما پانے کے بعد -

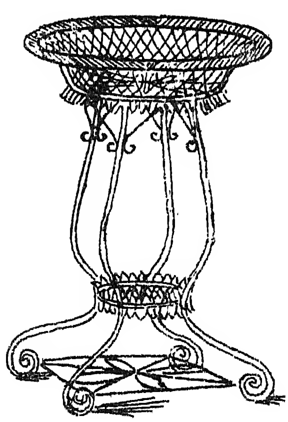
شکل نمبر ۱۱



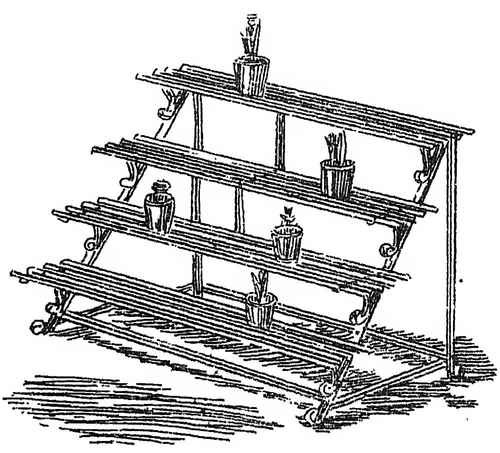
شکل نمبر ۱۲



شکل نمبر ۱۳



شکل نمبر ۱۴



کھاد سے بھر دیا جاتا ہے، بیٹ، پتون کی کھاد، پورانے چونہ کے روڑے، اور سڑی ہوئی کائی کو ہموزن ملا کر مرکب کھاد بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ "میڈن ہیر" فرن کے لئے زیادہ عمدہ کھاد ہوتی ہے۔ اس فرن کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے گھڑے کے منہ اور ہر طرف کے سوراخون مین داخل کر دئے جائین تو تھوڑے عرصہ مین جڑ پکڑ لیتے ہین۔ جب ہر طرف سے پھوٹ آتے ہین تو مثل ایک سبز گیند کے لٹکا ہوا بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ ہندوستانی مالی مصنوعی پہاڑیون کے اوپر ناریل اور بانس کے لٹو بنا کر لٹکاتے ہین جو دیکھنے مین تو بھلے معلوم ہوتے ہین۔ لیکن یہ بھدا طریقہ آرایش کا ہے۔

**گلدان** ۔ بعض لوگ اپنے باغون مین منقش اور رنگدار گلدان اور صراحی نما ظروف بغرض آرایش رکھتے ہین۔ اور جو واقعی بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہین۔ ان پر اگر اعتراض ہوسکتا ہے تو یہ ہے کہ ان مین کوئی پودے یا درخت نہین لگائے جا سکتے۔ گملون مین عمدہ قسم کے پودے لگا کر منقش گلدانون

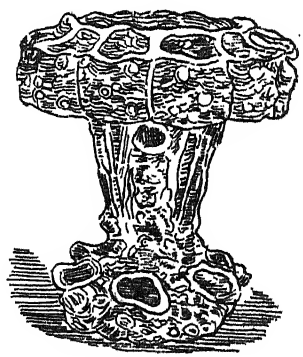
بقیہ نمبر ۲ ۔ اسٹینڈ کے ہر چہار طرف باہر کو لٹک کر اپنی خوبصورتی بتاتے ہین۔ اسی طرح یہ بعض اقسام کے فرن اور بیلیا اور بھبوسا نا لگایا جاتا ہے جو نہایت خوشنما ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۳ ۔ گلدان میرے نزدیک مختلف قسم کے گلدان بجائے اس کے کہ باغ کے مختلف حصون مین رکھے جائین اگر وہ قرینے سے گرین ہوس مین رکھے جائین تو وہ کبھی خالی نہ رہین گے۔ ان مین کچھ نہ کچھ مثل فرن اور بیلیا کے لگایا جا سکتا ہے اس کے لگانے سے گلدان بہت بھلے معلوم ہونگے۔

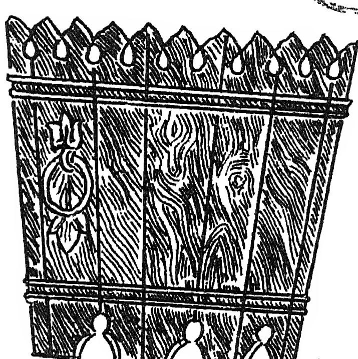
مین رکھے جاتے ہین لیکن ان کو ہمیشہ نگہداشت کرتے رہنے اور تبدیل کرتے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ "لان" یا "گرین ہاوس" کے دروازون پر اس قسم کے ظروف رکھے جاتے ہین۔ ٹب[۱۴] لکڑی کے معمولی پیپون کو نیچے سے کٹوا کر اور سبز رنگ کرا کے باغات مین رکھے ہوئے بھلے معلوم ہوتے ہین۔ چوکور، مربع، ٹب کے کنارے اگر خوبصورتی کے ساتھ کاٹے جائین اور ان مین عمدہ قسم کے گلاب کے درخت لگائے جائین تو زیادہ خوشنما معلوم ہوتے ہین اس کی مثال شکل نمبر ۵۱ مین دکھائی جاتی ہے۔ ان مین درخت لگانے مین پانی کے نکاس کا لحاظ ضروری ہے۔ ورنہ ان مین کسی درخت کی بالیدگی قابل اطمینان نہ ہوگی، اور ایک دوسری بات قابل یاد رکھنے کے یہ ہے کہ ان مین وہی درخت لگائے جائین جنکی جڑین اتنی ہون یا آئندہ چل کر اتنی ہو جائین کہ پیپہ مین بھر جائین جس طرح گملون مین زیادہ درخت بھر دینے کا نتیجہ خراب ہوتا ہے اسی طرح پیپہ مین بھی اگر زیادہ درخت بھر دئے گئے اور ان کی جڑون کو کافی موقع پھیلنے کا نہ ملا تو درخت کی بالیدگی اچھی نہ ہوگی۔ خالص "کارک" کے گملے بھی بہت خوبصورت ہوتے ہین۔ بطور نمونہ کے ان کی شکل نمبر ۱۵ مین دکھلائی

نوٹ نمبر ۱۴۔ درختان گلاب ٹب کے اندر اس ملک مین اچھی طرح کبھی نہین ہوتے اگر ان مین دو چار پھول آگئے تو اوس کو پھولنا نہین کہیں گے۔ البتہ ٹبون مین درختان اریلیا۔ کروٹن مختلف اقسام پام بہت اچھی طرح سے سرسبز و شاداب اور خوبصورت ہوتے ہین۔

شکل نمبر ۱۶



شکل نمبر ۱۵



گئی ہے ۔

**سایہ دار روشین**[۴۵] لوہے کی محرابون پر آہنی تارون کا جال بچھا کر اگر سایہ دار روشین بنائی جائین اور ان پر ایسے پودے مثلاً بگنونیا "روی نسٹا" بوگین ول لیا اسپک ٹیبلی لِس" Bougainvillea Spectabilis "پیسی فلورا وی ٹی فولیا" Passiflora vitefolia اور دیگر قسم کے بیلدار پودے چڑہا دئے جائین تو بہت خوشنما معلوم ہوتے ہین ۔ سایہ دار چھوٹی چھوٹی نشستگاہین خواہ لوہے کی سلاخون یا لکڑی کی پتلی پتلی کڑیون کی بنی ہوئی اپنی اپنی پسند کے موافق باغون مین بنائی جا سکتی ہین ۔ مین بلا گھڑی ہوئی لکڑی کے مکان کو ترجیح دیتا ہون بیٹھنے کے لئے باغون مین بنچون کا ہونا نہایت ضروری ہے ۔ بلا ان کے کوئی باغ مکمل نہین

نوٹ نمبر ۴۵ ۔ سایہ دار روشین باغات مین اس غرض سے بھی بنائی جاتی ہین کہ امیر و رئیس موسم گرما مین اپنے باغ کے دروازہ سے اوتر کر مسلسل سایہ دار محرابون مین سے ہو کر محل یا باغ کی کوٹھی تک با آرام تمام پہونچ جائین یہ محرابین موسم بارش اور سرما مین بے لطف ہوتی ہین ۔ یہ موسم گرما مین علاوہ گذرگاہ ہونے کے اسمین درختون کی کونڈیان بھی رکھدیتے ہین تاکہ دھوپ سے بچین ۔ مختلف اقسام کی بیلین اسپر چڑہائی جاتی ہین ۔ بیلدار گلاب کو بھی چڑہا کر بناتے ہین مگر میرے نزدیک انگور کی بیلین چڑہائی جائین تو زیادہ بہتر ہے اسلئے کہ اس قسم کی محراب موسم گرما مین ہر دل عزیز ہوتی ہے اور انگور کی بیلین یہان موسم گرما مین سرسبز ہوتی ہین اور یہی زمانہ

کہا جاسکتا یہ مختلف طرز اور ساخت کی خوبصورت بنی ہوئی ارزان ملتی ہین سلیقہ اور ہوشیاری کے ساتھ موقع موقع سے بنچین رکھی ہوتی ہین تو ایک خوشگوار اور مرغوب سمان باغ کا ہوتا ہے اور ہر شخص کو رغبت ہوتی ہے خصوصًا گرمیون کے دنون مین درختون کے سایہ مین بیٹھکر کسل کو دور کرنے کے لیئے اپنے خیال اور تصور مین محو اور مستغرق ہو جائے۔ یا کسی مرغوب طبع تصنیف کو ہاتھ مین لیئے ہوئے اوس کے مضامین ومطالب کا غور وخوض کے ساتھ مطالعہ کرو۔

## ۴۶ آلات ضروری اور ظروف

جن آلات کو مالی کام مین لاتے ہین اگرچہ ان کو ہر شخص جانتا ہے لیکن مناسب

بقیہ نمبر ۴۵۔ ان کی سرسبزی اور بار آوری کا بھی ہوتا ہے۔ ان محرابون کا سلسلہ اتنا بلند ہونا چاہیئے کہ انسان کا سر اُس سے نہ ٹکرائے۔ لیکن موسم گرما مین ایسے مقامات مین مچھر اپنا گھر بنا لیتے ہین جسکی وجہ سے گذرنے کے وقت انکی بھنبھناہٹ سے شور پیدا ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۴۶۔ مصنف نے آلات باغ اور دیگر ضروری سامان متعلقہ کو بالتفصیل بیان کیا ہے اسلیئے مکرر تشریح کی ضرورت نہین عمومًا باغبان قریب قریب تمام ضروریات اور آلات ضروری باغ سے واقف ہوتے ہین بیشتر اون کی کم توجہی اور اکثر اشیاء ضروری دستیاب نہونے کی وجہ سے باغ کو ضرور نقصان پہونچتا ہے۔ اس لیئے مین مختصرًا اسکی نسبت ذیل مین ذکر کرتا ہون۔

لانبی پتلی کھرپی لان کا کچرہ نکالنے کے لیئے اور موسمی پھلوار کی پود کو نڈیون یا ذخیرہ سے

خیال کرتا ہون کہ کسی قدر وضاحت کے ساتھ بیان کرون۔

"کدالی" یہ ایک قسم کا آلہ زمین کھودنے اور گوڑنے کے کام مین لایا جاتا ہے۔ اس مین ایک لکڑی کا دستہ ہوتا ہے اور اس کا پھل پتلا مثلث نما ہوتا ہے۔ جو کسی قدر زور سے کے ساتھ زمین پر گرانے سے قریبًا ایک فٹ کی زمین کو توڑتا ہے۔ خریدتے وقت اس اوزار کے پھل کو دیکھ لینا چاہیئے۔ اور استعمال کے بعد اگر اُس کا پھل کُند ہو جائے تو لوہار کے پاس بھیجکر تیز کرا لینا چاہیئے۔ تیز پھل سے جو کام عمدگی اور آسانی کے ساتھ دو گھنٹے مین ہوتا ہے وہ کُند پھل سے ایک دن مین بھی نہین ہوتا۔

---

بقیہ نمبر ۴۶ - نکالنے کے لئے اور گوڑ دینے کے لئے نہایت ضروری ہے جو یہان بیشتر استعمال نہین کی جاتی۔ بہت ہی باریک سوراخون کا چھوٹا ہزارہ بھی نہایت ضروری ہے جو بہت ہی باریک تخمون کی آبپاشی کے لئے ضروری ہوتا ہے اس قسم کے ہزارہ کو ضرور باغ مین رکھنا چاہیئے باریک بیجون کو بوکر موٹے سوراخون والے ہزارہ سے آبپاشی کرتے ہین جس سے یہ نقصان ہوتا ہے کہ باریک بیج موٹے ہزارہ کے پانی سے مٹی کے اوپر آجاتا ہے جس سے نقصان ہوتا ہے اُسکی احتیاط رکھنا چاہیئے مین نے بجائے قیمتی برنجی باریک سوراخ والے ہزارہ کے ٹین ساز سے باریک سوراخون کا ہزارہ ٹین کا بنوا کر کام لیا اور جہان کہین مین نے ضرورت دیکھی ہدایت کی۔

"پھاوڑا" یہ اوزار کدالی کی طرح کا ہوتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ کودالی کا پھل پتلا اور اس کا پھل چوڑا ہوتا ہے۔ اس مین بھی لکڑی کا دستہ ہوتا ہے زمین کو نیچے اوپر کرنے اور کھودنے کے کام مین لایا جاتا ہے۔

"کھرپی" ممالک متحدہ مین اس کا رواج زیادہ ہے۔ اس مین لکڑی کا دستہ ہوتا ہے۔ اور لوہے کی چادر کا پھل مثل معمار کی کرنی کے دستہ مین لگا ہوتا ہے۔ فرق اسقدر ہوتا ہے کہ معمار کی کرنی مثل زبان کے نوکدار ہوتی ہے اور اسکی نوک چوڑی ہوتی ہے۔ مالی اس سے زمین کو گوڑتے ہین۔ اور درختون و پودون کو اکھاڑ کر دوسری جگہہ لے جانے کے قبل چارون طرف کی مٹی اس سے خالی کرتے ہین۔

"نرائی" کھرپی کی قسم کا ایک اوزار ہوتا ہے اس کا پھل کھرپی کے پھل سے پتلا ہوتا ہے۔ اور بنگال مین استعمال کیا جاتا ہے۔

"کدالی دستی" اس کا رواج کلکتہ مین زیادہ ہے اور دیگر مقامات کے مالی اسکے استعمال سے کم مانوس ہوتے ہین۔

"پنج شاخہ" کیاریون اور تختون کے حاشیون کو صاف اور ستھرا رکھنے کے لئے ایک کارآمد آلہ ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے مالی جلد مانوس ہو جاتے ہین۔ کھاد کے پھیلانے، پتون کو ایک جگہہ جمع کرنے۔ اور کھدی ہوئی مٹی کو اوپر نیچے کرنے کے کام مین لایا جاتا ہے۔

"پتلی کھرپی" یہ ایک قسم کی پتلی کھرپی کسی قدر خمدار ہوتی ہے۔ ذخیرہ سے پودے اوکھاڑ کر گملون مین لگانے مین اسکی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس کام کے لئے زیادہ موزون ہوتی ہے۔ استعمال کرنے کے بعد اس کو صاف کرکے پالش لگاکر رکھنا چاہیئے، زنگ آلودہ ہوجانے پر پودہ کی نازک جڑون کو بہت نقصان پہونچاتی ہے، مضبوط اور موٹے پھل کی کھرپیان جن کا رواج انگلستان مین ہے وہ یہان کارآمد نہین ہوتین۔

"تین شاخہ" منجملہ اوزاران باغبانی کے ایک اوزار یہ بھی ہوتا ہے اس مین تین شاخین مثل کھانے کے کانٹے کے ہوتی ہین۔ اور لکڑی کی طرح کا دستہ ہوتا ہے۔ گملون کی مٹی ہموار اور برابر کرنے مین زیادہ کارآمد ہوتا ہے۔

ہتوڑے۔ مارتول۔ آری۔ مقراض۔ کمانی دار قلینچیان۔ یہ سب درختون کی شاخین اور نازک پودون کو چھانٹنے اور تراشنے کے لئے ضروری اوزارون مین سے ہوتی ہین۔ اور ان کی ضرورت باغات مین ہمیشہ ہوا کرتی ہے۔

"ہزارہ" اس کے کہنے کی چندان ضرورت نہین ہے کہ آبپاشی کرنے کے لئے "ہزارون" کا ہونا ضروری ہے۔ جو تخم کہ حال ہی مین چھوٹے ہون اور زیادہ نازک چھوٹے چھوٹے پودے نکل آئے ہون تو ان کو سیراب کرنے کے لئے تیل ڈالنے کی طرح کا ایک ٹین کا ظرف ہونا چاہیئے اسکی ٹونٹی ہزارہ نما ہو

گملون ہین پانی دینے کے لئے مختلف ساخت اور طرز کے "ہزارے" ایجاد ہوئے ہین۔ گملون ہین چھوٹے پودون کو سیراب کرنے کے لئے چار گیلن پانی کے انداز کا "ہزارہ" موزون ہوتا ہے۔ اس ہین ایک جانب دستہ اور دوسری جانب گاؤدم ٹونٹی ہوتی ہے۔ ٹونٹی پیچ دار ہوتی ہے۔ اور حسب ضرورت اسکو "ہزارہ" سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ زیادہ چھوٹے اور نازک پودون کے لئے باریک سوراخ کا "ہزارہ" استعمال کرنا چاہیئے۔ ہندوستان کے باغات ہین بڑے سوراخ کا "ہزارہ" استعمال کرکے پودون کی جڑون کو نقصان پہنچاتا ہے۔ پانی اسقدر زور کے ساتھ نکلتا ہے کہ جڑین کھل جاتی ہین۔ مالیون کو کچھہ شوق ہوتا ہے کہ ہزارون کو بلند اُٹھا کر پانی گراتے ہین۔ تاکہ پانی کی دھار زور سے گرے۔

**پچکاری** پچکاریان عموماً پیتل کی بنائی جاتی ہین اور باغات کے ضروری آلات ہین سے ہوتی ہین۔ جن باغات ہین آرکڈ کے درخت ہون، وہان بلا اس کے کام نہین چل سکتا، جو کام پچکاری سے لیا جاتا ہے میرے علم ہین وہ کام کسی دوسرے ذریعے سے نہین لیا جا سکتا۔

نوٹ نمبر ۴۷ - پچکاری کا ہونا ہی باغ ہین لازمی ہے اس سے درختون کو دھوتے اور صاف کرتے ہین اور معلق گملون کو پانی پہونچاتے ہین۔

**مشین آبپاشی ۴۸** - یہ ایک پانی کی کوٹھی ہوتی ہے جس مین دو پہیے اور ربڑ کا ٹونٹی دار نل لگا ہوتا ہے - باغات کے ہر حصہ مین اس کو بآسانی لیجا کر درختون کے پتے دہوئے جا سکتے ہین، پانی اسقدر زور کے ساتھ نکلتا ہے کہ پتے خوب دُھلجاتے ہین - "آرکڈ" اور دیگر پودے جو چھت سے معلق ہوتے ہین ان کے دھونے کے لئے یہ مشین زیادہ کارآمد ہوتی ہے - تمباکو کا پانی یا دیگر قاتل کرم ادویہ گرین ہاوس کے ہر حصہ مین اس کے ذریعہ سے پورے طور پر پہنچائی جا سکتی ہین - اس مین کوئی شبہ نہین کہ اچھے باغات کے لئے اس مشین کا ہونا لازمی و ضروری ہے - گران قیمت بھی نہین ہوتی - کلکتہ اور دوسرے بڑے بڑے شہرون مین آہن فروش تاجرون کے یہان ملتی ہے -

**مشین دُوب تراش ۴۹** - اس مشین کا استعمال ہندوستان مین پورے طور پر پھیل گیا ہے "لان" کی درستی جس عمدگی کے ساتھ اس سے ہوتی ہے اتنی درستی کسی دوسرے آلہ سے نہین ہو سکتی - یہ مشین مختلف قسم اور طرز کی

نوٹ نمبر ۴۸ - مشین آبپاشی یعنی گارڈن پمپ اس سے بلندی پر پانی پہنچایا جا سکتا ہے اور درخت دہوئے اور صاف کئے جا سکتے ہین یہ بہی بہت ضروری اور کارآمد شے متعلق باغ ہے -

نوٹ نمبر ۴۹ - مشین دُوب تراش - فی زمانہ باغات مین لان بہت بنائے جاتے ہین اس لئے مشین دُوب تراش کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے - چودہ انچہ لانبی مشین جس مین آہنی

ہوتی ہے اور کسی نہ کسی بات مین ایک دوسرے پر فوقیت لی جاتی ہے۔ میرے تجربہ مین امریکہ "آر کی میڈین" مشین عمدہ ثابت ہوئی ہے، دس انچی مقراض کی مشین معمولی ضروریات کے لئے موزون ہوتی ہے۔ مین ہر ایک کو رائے دون گا کہ گھانس تراشنے کے بعد مشین کو صاف کر کے تیل لگا دینا چاہیئے، اس ترکیب سے کئی سال تک کام دیتی رہتی ہے۔ اور بگڑتی نہین ہی۔ چھوٹے باغون کے لئے "پن سلوینیا" مشین عمدہ ہوتی ہے۔ دیکھو شکل نمبر ۱۶ الف۔

"ہنسیا" گھانس جب بڑہ جاتا ہے تو ہنسیے سے کاٹا جاتا ہے "ای ڈن گارڈنس" Even Gardens مین نے ہندوستانی مزدورون کو اس سے زیادہ پھرتی سے گھانس کاٹتے ہوئے دیکھا ہے۔

"جال" پھل آجانے کے بعد درختون کو اور تخم ریزی کے بعد کیاریون کو پرندون کے حملہ سے بچانے کے لئے جال کی ضرورت تقریبًا تمام ہندوستان مین ہوتی ہے۔ لبعض اوقات ماہی گیرون سے پرانے اور دریدہ جال اس کام کے لئے ارزان خرید لئے جاتے ہین۔

"بیل گلاس ۵" (یعنی شیشہ کے فانوس نما ظروف) بہت سی

---

بقیہ نمبر ۴۹۔ بیلن ہوتا ہے یہ بہت کارآمد ہوتی ہے علاوہ تیل دینے کے اسکو کھولکر صاف کرنا چاہئے تاکہ میل نہ رہے اور پھر تیل دیکر کسنا چاہیئے اور کام لینے کے بعد اوسکو حفاظت سے رکھیں زنگ آلودہ ہونے دیں۔

نوٹ نمبر ۵۔ بیل گلاس مجھے بیان دستیاب نہ ہوسکا اور نازک پودون کی قلمون کا تیار

قسم کی قلمون کو چھپانے کے لئے ان گلاسون کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور خاصکر نازک پودون کی قلمون کے لئے زیادہ کارآمد ہوتے ہین۔ چھوٹے بڑے ہر قسم کے کلکتہ مین بآسانی مل جاتے ہین۔

علاوہ ان اشیاء مذکورہ کے باغات کی ضروریات مین پیمایش کا فیتہ اور رسیان بھی شامل ہین۔

**سایہ** ۵۱ — نازک اور کم عمر پودے جب کُھلی ہوئی کیاریون مین اوتارے جاتے ہین تو کچھہ دنون تک آفتاب کی تیز کرنون سے ان کو بچانے کے لئے کسی قسم کے سایہ یا پردہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ صدہا قسم کے پودے جو باہر کیاریون مین لگائے جاتے ہین اور اُن کے اوپر کوئی سایہ یا پردہ وغیرہ کا

بقیہ نمبر ۵ — کرنا ضروری تہا اس لئے ٹین ساز سے کانچ کے تختون کا چوکور یا قدرے گول پنجرہ کی شکل کا تیار کرا کر اس سے کام لیا اسکی تیاری مین اس امر کا لحاظ رکھا گیا تھا۔ کہ کوئی سوراخ یا درار نہ ہو اور اُسکو رانگ سے خوب جھلوا دیا تھا تاکہ اس ظرف کے اندر ہوا نہ جاسکے بیل گلاس کا یہ کام ہے کہ نازک پودون کی قلمون کو گرمی پہونچاوے کونڈیون مین قلمین لگانے کے بیل گلاس کو اوپر سے ڈہانک دیتے ہین اسی طرح روزانہ پانی دینے سے قبل اُسکو اُٹھا لیتے اور بعدہ ڈہانک دیتے ہین۔

نوٹ نمبر ۵۱ — موسمی پھلوار کے نازک پودے جنکو دہوپ سے بچانے کی ضرورت ہوتی ہے اون کے لئے یہان پر ایسا کیا گیا ہے کہ پودون کو کیاریون مین بدل دینے کے بعد اطراف کیاری

انتظام نہین ہوتا تو جل کر ضایع ہو جاتے ہین ۔ گملون کو کسی قدر ایک جانب توڑ کر چھوٹے پودون کے اوپر اولٹ کر رکھدینے سے غالبًا کوئی دوسری بہتر تدبیر نہین ہے ۔ دن مین پودون کے اوپر گملے اس طرح رکھے جائین کہ ٹوٹا ہوا حصہ جانب شمال رہے اور شام کے وقت اُتار دیے جائین ۔ بعض لوگ نوعمر پودون کو کیلہ کے درخت کے چھلکون سے ڈھانک دیتے ہین ۔ اور اس طرح آفتاب کی تمازت سے اُن کو محفوظ رکھتے ہین ۔

بڑے پودے مثلاً آم کے پیوند اور لیچی وغیرہ کے درختون پر چٹائی یا کسی دوسری ایسی ہی چیز کا سایہ کر دیا جاتا ہے ۔

---

بقیہ نمبر ۱۵۱ ۔ پر چار کھم چوبی نصب کر دیتے ہین اور ان پر چار لکڑیان گرداگرد لگا دیتے ہین اور مضبوط باندھ دیتے ہین تاکہ کوئی لکڑی اوپر سے گر نہ پڑے اسکی شکل ایک منڈوی کی سی ہو جاتی ہے اس پر کھجور کی چٹائی ڈالدیتے ہین یا چھانٹ کا کپڑا تان دیتے ہین ۔ بعد توانا ہو جانے پودون کے چٹائی یا پارچہ جو استعمال مین لایا گیا ہو علیحدہ کر کے آیندہ کی ضرورت کے واسطے حفاظت سے رکھتے ہین ۔ درخت لیچی ۔ آنبہ ۔ آڑو ۔ نارنگی ۔ اور اسی قسم کے دوسرے درختون کو دہوپ اور پالے سے بچانے کے لئے چٹائی یا پارچہ یا پھوس کے چھوٹے چھپر کام مین لائے جاتے ہین اس سے پوری پوری حفاظت عمل مین آتی ہے ۔

فی زمانہ سایہ کرنے کے لئے "ٹف فینی" پارچہ کا زیادہ استعمال ہوتا ہے،
مرکب کیمیائی اجزاء مین تر ہونے سے جلد سڑتا نہین ہی، مین نے اس پارچہ
کو بہت استعمال کیا ہے۔ صرف موسم سرما مین آفتاب کی سیدہی کرنون سے
پودون کو محفوظ رکھتا ہے۔ موسم گرما مین بالکل بیکار ہوتا ہے۔ ایک اور
قسم کا پارچہ جو زیادہ دبیز ہوتا ہے ولایت مین تخم فروش تاجرون کے یہان
سے ملتا ہے۔ میرے تجربہ مین یہ پارچہ بمقابلہ "ٹف فینی" کلاتھ بہتر ثابت
ہوا ہے، اور خاص کر شیشہ کے چوکھٹون کے نیچے سایہ کرنے کے لئے یہ
پارچہ زیادہ موزون ہوتا ہے۔

## ٹیلے لینر[۵۲]

اگر منشاء یہ ہے کہ گملون کے درختون کو نمبرون کے ذریعہ سے امتیاز کیا جائے
تو ان پر نمبر بہ طریق "ٹیلے لی" جس کو "ہارٹی کل چرل سوسائٹی"
Horticultural Society لندن نے جاری کیا ہی جسکا نقشہ بطور مثال کے

---

نوٹ نمبر ۵۲ — کونڈیون پر نمبر لگانے کا مصنف نے جو طریقہ ہارٹی کلچرل سوسائٹی لندن
کا ایجاد کیا ہوا بیان کیا ہی وہ ایک طول عمل ہے میرے نزدیک عام فہم طریقہ بہتر ہوگا
اور وہ یہ ہے کہ چوبی یا جستی تختیان تیار کی جائین چوبی تختیون پر سفیدہ تیل مین ملا کر لگایا جائے
اور جست کی تختیون کو صاف اور سادی رہنے دے ان پر پختہ روشنائی سے نمبر تحریر کر کے
کونڈیون مین تختیون کو نصب کرادے یہ پختہ روشنائی گورنمنٹ گارڈن - سہارنپور - لاہور

درج کیا جاتا ہے لگائے جا سکتے ہین۔

یہ بانس کی چوڑی پنچ ہوتی ہے جس کے اوپر ہندسے چاقو سے کاٹ دئے گئے ہین، اور اس کو نوک کی طرف سے اوپر کی جانب پڑھا جاتا ہے۔

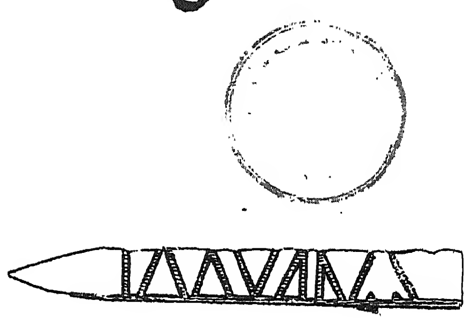
پہلا ہندسہ بجاے اکائی اور دوسرا دہائی تیسرا اسیکڑہ تصور کیا جاتا ہے اور اسی طرح ۱۷ اور ۱۱۷ کے ہندسہ سے مراد ۱۵ اور ۱۱۵ لی جاتی ہے

**پودون کے نامون کی تختیان** [۵۳] - باغ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، پودون اور درختون کے نامون کی تختیان ضرور ہونا چاہئین۔ بعض اوقات ٹھیک ٹھیک نام یاد رکھنے مین سہو ہو جاتا ہے۔ اور شناخت کرتے مین دقت ہوتی ہے۔ اس کام کے لئے مختلف نمونہ اور طرز کی تختیان استعمال کیجاتی ہین، چند سال ہوئے کہ اول اول مختلف طرز و ساخت کی جست کی تختیان ایجاد ہوئی ہین۔ جو نام لکھ کر درختون پر لٹکا دی جاتی ہین۔ یا زمین مین گاڑ دی جاتی ہین۔ اور ایک خاص قسم کی روشنائی ان پر لکھنے کے لئے استعمال کرنی ہوتی ہے۔ جس مین خوبی یہ ہے کہ دیکھنے مین اس کا کوئی خاص رنگ نہین ہوتا

بقیہ نمبر ۵۲ ھ - پونا۔ بمبئی سے ملسکتی ہے بہت پختہ ہوتی ہے اور عرصہ تک قایم رہتی ہے

نوٹ نمبر ۵۳ ھ - مصنف نے درختون پر لیبل لگانے کے لئے مشرح لکھا ہے مین نے بھی مختلف گورنمنٹ گارڈنس مین اسی طریقہ کا اجرا دیکھا ہے البتہ ہر سہ ماہی پر اُن کی جانچ پڑتال کرنا چاہیے اگر کوئی لیبل ضائع ہو گیا ہو تو دوسرا لگا دیا جائے اور اگر کوئی بدرنگ یا خراب ہو گیا ہو تو اسکو [۴] بدلدے یا درست کردے۔

شکل نمبر ۱۷



لیکن جست پر لکھنے کے ساتھ معًا حروف آبنوس کی طرح سیاہ ہو جاتے ہین - اور دو تین سال تک نمایان رہتے ہین - میرے تجربہ مین یہ طریقہ زیادہ کارآمد ثابت ہوا ہے - اور مین اسی کو ترجیح دیتا ہون - ولایت مین ہر تخم فروش تاجر کے یہان یہ تختیان بنی ہوئی فروخت ہوتی ہین - روشنائی جس سے اپر نام لکھا جاتا ہی اُسکا نام "انڈیلیبل انک" ہے اور انہین تخم فروشون کے یہان سے یہ روشنائی بھی ملسکتی ہی -

لیکن پائیداری اور مضبوطی کے خیال سے بجائے جست کے لوہے کی تختیان بنائی جاتی ہین، اور خاص کر "بوٹانیکل گارڈنس" مین اکثر انھین کو استعمال کرتے ہین - ان تختیون کو سیاہ رنگ کر سفید رنگ سے نام لکھدیا جاتا ہی نام لکھنے کا ایک آسان اور جلد ہونے والا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اول تختیون پر سفید پینٹ بطور زمین کے چڑھا دیا جائے اور جب خشک ہو جائے تو پھر سیاہ پینٹ اس پر کرکے پورے طور پر خشک نہ ہونے پائے کہ کلک کے قلم سے نام لکھدیا جائے گا اوپر کا سیاہ پینٹ (رنگ) نم ہونے کی وجہ سے صرف لکھنے مین قلم کی نوک سے اُٹھ آئے گا، اور استر کی سفیدی نمایان ہو کر حروف سفید دکھائی دینگے -

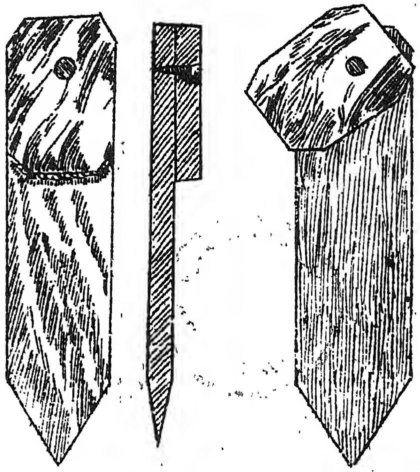
امریکہ کے مسٹر ہلڈ صاحب نے نمبر لگانے کے طریقہ مین ایک جدت پیدا کی ہے - جسکی اشاعت رسالہ زراعت مارچ ۱۸۸۷ء مین ہو چکی ہے - مین انکے طریقہ کو شکل نمبر ۱۸ مین درج کرتا ہون تختی لکڑی کی ہوتی ہے، اور نام لکھہ کر اُس پر ایک دوسری چھوٹی تختی بطور غلاف کے نیچے سے ایسے لگادی جاتی ہے کہ

ادہر اودہر اس کو ہٹا سکتے ہین - دیکھو شکل الف شکل ب مین اندرونی حصہ دکھایا گیا ہے - اور شکل ج مین غلاف کو ہٹا کر درخت کا نام لکھا ہوا دکھایا گیا ہے -

ہر قسم کی چھوٹی بڑی اپنی مرضی کے موافق اس قسم کی تختیان بنائی جا سکتی ہین - لکڑی کی تختی استعمال کرنے مین اس کا لحاظ ہونا چاہیئے کہ جو حصہ زمین کے اندر گڑا ہوتا ہے وہ سڑنے نہ پائے، اس کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ "کول تار یا ڈامر لگا کر زمین مین نصب کیا جائے۔" ایک موثر طریقہ یہ بھی ہے کہ اُسکو اول سلفیٹ آف آئرن مین تر کیا جائے اور خشک ہونے پر اُسکو تیز لایم واٹر مین اس قدر بھگا دے کہ اچھی طرح پانی کو جذب کرے اور وہ اُسکے ریشون مین سرایت کر جائے۔

آسان ترین اور زیادہ کار آمد طریقہ تختیون کے بنانے کا یہ ہے کہ بانس یا معمولی لکڑی کی میخین ایک جانب نوکدار اور دوسری جانب چوڑی بنائی جائین نوکدار حصہ زمین مین گاڑا جاتا ہے - اس پر کوئی سفید پینیٹ لگا کر معمولی پنسل سے نام لکھدیا جاتا ہی - جب اچھی طرح خشک ہوجاتا ہے تو تختی پر پنسل کا لکھا ہوا عرصہ تک قایم رہتا ہے - نوکدار حصہ کو سڑنے گلنے سے محفوظ رکھنے کے لئے "سلفیٹ آف آئرن" کے سالوشن مین تر کر دینا چاہیئے، ایسی تختیان ٹکانے کے لایق بھی بنائی جاتی ہین - ان کو نوکدار بنانے کی ضرورت نہین ہے - دونون

شکل نمبر ۱۸ - الف - ب - ج -



الف　　　ب　　　ج

جانب جوڑی رکھی جاتے ہین ، اور کسی ایک طرف سوراخ لٹکانے کے لئے کردیا جاتا ہے۔

کاغذ یا دفتی کی لیبل کسی مصرف کے نہین ہوتے نہ صرف تھوڑے عرصہ مین نام مٹ جاتا ہے۔ بلکہ خود لیبل ہی کچھہ دنون کے بعد گلکر ضائع ہو جاتے ہین علاوہ اس کے کوّے بھی اُسپر بہت گرتے ہین اور نوچ ڈالتے ہین۔ اور اسی کے ساتھ کم و بیش تو عمر پودے کا بھی نقصان کرتے ہین۔

**دشمنان اشجار** نمبر ۵ ہندوستان کے باغات۔ موذی کیڑے مکوڑون اور دیگر دشمنان اشجار کے حملون سے اسقدر محفوظ نہین رہتے جیساکہ مجھہ سے چند ماہرین اور واقف کاران نے بیان کیا ہے میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اگر ان غارت گرون اور حملون کا انسداد اور حفاظت کا معقول انتظام نہ کیا جائے تو یقیناً باغبانون کی ساری محنت غارت ہو جاتی ہے۔

نوٹ نمبر ۵ - مصنف نے کیڑے مکوڑے سرخ مکڑی - چونٹیان - سینڈک - کیچوے - دیمک چوہے - گلہری - خرگوش اور اسی قسم کے دیگر جانورون کے دفعیہ کے لئے جو زہریلے مرکبات کے استعمال کو بتایا ہے وہ درست ہے ہمارے یہان بھی اس قسم کے کیڑے مکوڑون کو دفع کرنے کے واسطے زہریلی چیزین مثل سنکھیا - ہرتال - طوطیا - تمباکو - تخم دہتورہ استعمال کی جاتی ہین اور یہی چیزین مفید ثابت ہوئی ہین بلا استعمال سمّی مادّون کے ان کا دفعیہ دشوار ہے - اور اسی قسم کے مادّون کی آمیزش مصنف کے مرکبات مذکورہ مین موجود ہے مگر باغبانون کو ان چیزون کے استعمال

ادویہ دافع کرم کے تیار کرنے اور استعمال کے متعلق مسٹر "ایچ مکس ول لیفرا ے،، صاحب نے جو ہدایات حسب اجازت صاحب کمشنر بہادر محکمہ زراعت "ویسٹ ان ڈیز،، مین شایع کی ہین ان کو ذیل مین عرض کیا جاتا ہے۔

چند اقسام کی ادویہ دافع کرم ذیل مین درج کی جاتی ہین اور ان کے تیار کرنے کی ترکیب بھی لبغرض آگاہی لکھی جاتی ہے۔ اگر ان ادویہ کا باقاعدہ اور ٹھیک طور پر استعمال کیا جائے تو اکثر کیڑے ضائع ہو جاتے ہین، لعبض قسم کے کیڑون کے لئے خاص خاص دواؤن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ان کے طریقہ استعمال مین بھی کچھہ ترمیم کرنی ہوتی ہے۔ اگر ان موذی کیڑون مکوڑون کے عادات سے کچھہ واقفیت ہو تو ان کے دفعیہ کی تدابیر مین آسانی اور سہولت ہو جاتی ہے۔ ایسی سمیات جو انسان کے لئے مہلک ہوتی ہین ان کو لگا کر ترکاریون اور پھلون کو توڑ نہ لیا جائے۔

## "سمیات"

فہرست الف جو معدہ مین پہنچکر باعث ہلاکت ہوتے ہین۔

ا۔ "پیرس گرین،، ایک حصہ اور دو حصہ آٹے یا چونے مین ملا کر خوب باریک سفوف کرلو۔

بقیہ نمبر ۵۴۔ کرنے مین ہوشیاری چاہیئے تاکہ کسی شے کا بیجا استعمال نہ ہو۔

۲- پیرس گرین- ایک پونڈ- اور دو پونڈ چونہ کو دوسو گیلن پانی مین حل کرو-

۳- "لندن پرپل" ایک حصہّ دو حصے آٹے خاک یا چونہ مین ملاکر خوب باریک سفوف کرلیا جائے-

۴- "لندن پرپل" ایک پونڈ اور دو پونڈ چونہ کو ایک سو اسی گیلن پانی مین حل کرو-

۵- "لندن پرپل" یا "پیرس گرین" کو مثل صابون کے بہی استعمال کر سکتے ہین- نمبر ۲ یا نمبر ۴ کے پچاس گیلن مین ایک پونڈ کے حساب سے صابون ملانا چاہیئے-

## دوسری سمیّات

۶- "ہل لور" ایک حصہ دو حصہّ آٹے مین ملاکر خوب باریک پیس کر سفوف کرلیا جائے-

۷- "ہل بیا" ایک اونس دو کوارٹ پانی مین ملالیا جائے-

۸- "پائی ری تھرم" - ایک حصہ دو حصہّ آٹے مین ملاکر خوب باریک پیسکر سفوف کرلو-

۹- "پائی ری تھرم" ایک اونس ایک گیلن پانی مین ملائی جائے-

۱۰- تمباکو کے ڈنٹھلون کا سفوف-

۱۱- تمباکو- ایک پونڈ تمباکو کے ڈنٹھل کو ایک گیلن پانی مین چوبیس گھنٹہ تک بھیگا کر فہرست "ب"- جن کے سونگھنے سے کیڑے ہلاک ہوجاتے ہین-

۱۲- "مرکب روغن کروسین" نصف پونڈ صابون (سخت) ایک گیلن کھولتے پانی مین حل کرو، اور اس پانی مین دو گیلن روغن کروسین ملاؤ، اس گرم سالوشن کو کسی پچکاری یا پمپ کے ذریعہ سے یہان تک ہلاؤ کہ جھاگ اوٹھ آئین- یہ تیز سالوشن تیار ہوگا، پانی ملاکر ۳۲ گیلن تک اس کی مقدار کی جاسکتی ہے- بارش کا پانی یا وہ پانی جو ہلکا ہو جسمین چونہ وغیرہ کا جزو زیادہ نہو استعمال کرو-

۱۳- "مرکب روغن کروسین" ایک کوارٹ صابون (ملائم) کو دو کوارٹ گرم پانی مین حل کردو اور اس گرم مرکب مین ایک پینٹ روغن کروسین ملاؤ اور فوراً کسی پچکاری یا پمپ کے ذریعے سے اس قدر ہلاؤ کہ جھاگ ہوجائین- جسقدر یہ مرکب ہو اُسی قدر پانی ملاؤ، اُس وقت یہ استعمال کے قابل ہوتا ہے- کوئی خاص پانی مخصوص نہین ہے- ہر قسم کا پانی ملاسکتے ہو-

۱۴- "رال کا پانی" رال بیس پونڈ، کاسٹک سوڈا ساڑھے تین پونڈ مچھلی کا تیل تین پونڈ باہم ملاؤ- قبل ملانے کے رال اور کاسٹک سوڈا کو خوب باریک سفوف کرلو، پانی اس قدر ڈالو کہ دو انچ اوپر آجائے- بعدہ خوب

جوش دو۔ جب پانی صاف ہوجائے تو اس مین تہوڑا تہوڑا پانی ملاتے رہو، یہان تک کہ اس کا مجموعی وزن پندرہ گیلن ہو جائے۔ یہ تیز قسم کا سالوشن تیار ہوگا، جس کا سو گیلن بنایا جاسکتا ہے۔ صرف بارش کا پانی یا ہلکا پانی ملایا جائے۔

**۱۵۔ "مرکب رال"** سفوف رال چار پونڈ۔ کپڑا دہونیکے سوڈہ کا سفوف ۳ پونڈ ایک گیلن پانی مین ملاکر آگ پر رکھکر جوش دو جب یہ چیزین حل ہوجائین تو تہوڑا تہوڑا پانی ملاتے رہو، یہان تک کہ پندرہ گیلن وزن ہوجائے یہ اسقدر تیز ہوگا کہ ٹھنڈا ہونے پر اس مین اسقدر پانی ملایا جاسکتا ہے کہ اسکا وزن سو گیلن تک ہوجائے صرف بارش کا پانی یا وہ پانی جو ہلکا ہو، ملایا جائے۔

**۱۶۔ "وہیل مچھلی کے تیل کا صابون"** - ایک سے لیکر دو گیلن تک پانی مین ایک پونڈ صابون کو رکھو ملاؤ

**۱۷۔ "رال۔ اور وہیل مچھلی کے صابون کا مرکب"** پانی مین ایک گیلن اور کپڑا دھونے کا سوڈا تین پونڈ، رال چار پونڈ کو خوب ملاؤ۔ اور اس قدر جوش دو کہ سب اجزا حل ہو جائین، اور اس مین تہوڑا تہوڑا پانی ملاتے رہو، یہان تک کہ سب کا وزن پانچ گیلن ہو جائے۔ ایک دوسری دیگچی مین وہیل کا صابون دس پونڈ لو اور اس کو پانچ تولہ پانی مین حل کرکے جوش دو، ان دونون کو گرم ملاؤ، اس طرح ایک تیز سالوشن تیار ہوگا، اور ٹھنڈا ہونے پر ۵ ۳ گیلن ٹھنڈا پانی ملاؤ لیکن ملاتے وقت خوب جلدی جلدی چلاتے رہو، آخری تیار شدہ مقدار ۴۵ گیلن ہونا چاہیے۔

۱۸؎ تمباکو اور صابون ؎ ایک کوارٹ ملایم صابون یا نصف پونڈ سخت صابون کو پانچ گیلن پانی مین حل کرو۔ اور دو کوارٹ تمباکو کے تیز عرق کو ملاؤ۔

## سمیّات کا استعمال

مذکورہ بالا سمیات ذیل کے طریقون پر استعمال مین لائی جائین۔ جن دافع کرم ادویہ کا تذکرہ فہرست الف مین کیا گیا ہے ان کو ان درختون اور پودون پر چھڑکنا یا استعمال کرنا چاہیے۔ کہ جن کے پتون اور شاخون کو کیڑے چاٹ جاتے ہین۔

سنکھیا کا جزو، جن دافع کرم ادویہ مین ہے وہ عموماً ایسے کیڑے مکوڑون کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ جو ملایم پتون کو نقصان پہنچاتے ہین لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ سنکھیا انسان کے لئے بھی زہر ہے۔ اور بارش کے پانی سے بھی پورے طور پر دھل نہین جاتا۔ برخلاف اسکے "ہل بور" کی سمیت جلد زائل ہو جاتی ہے۔ اور کچھہ دیر تک ہوا لگنے سے بالکل بے ضرر ہو جاتا ہے۔ "پائی ری تھرم" بڑے جانورون کو ضرر نہین کرتا۔ لیکن کرم کے لئے اکسیر ہے۔ اس سے نہ انسان کو اور نہ جانور کو نقصان پہنچتا ہے اِس لئے بلاخوف وخطر استعمال کرنا چاہیئے، بعض صورتون مین تمباکو خاص طور پر کارآمد ہوتا ہے، لیکن اس پر دافع کرم کا اطلاق نہین ہوسکتا۔ جن سمیات کا تذکرہ فہرست (ب) مین ہے ان کو چھوٹے

چھوٹے کرم جو چھلکے دار خوشوں اور شاخوں پر رینگتے دکھائی دیتے ہین ان کے دفع کرنے مین استعمال کرنا چاہیئے۔

## کیڑے مکوڑے

**گملہ** - جن اقسام کے کیڑوں سے مجھے سابقہ پڑا ہے اس کے لحاظ سے مین کہہ سکتا ہون کہ اس سے زیادہ موذی درختوں اور پودوں کے حق مین کوئی دوسرا کیڑا نہین ہوتا۔ کتاب ہذا کے طبع ثالث مین مصنف نے اپنی راے کا اظہار اس طرح کیا ہے۔

"اجمالی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے باغات کو گملے زیادہ نقصان نہین پہونچاتے اگرچہ چند اقسام کے پودے مثلاً "ایس کلی پی اس" Asclepias کے ہم جنس پودوں کو چاٹ جاتے ہین۔ چند اقسام کے "کری نم" Crinum کے درختوں کو اندر تک بہت کم عرصہ مین کھا جاتے ہین، مین نے دیکھا ہے کہ گلاب کے درختوں پر بیشمار تعداد مین حملہ آور ہوتے ہین اور درختوں پر لپٹا ہوا دیکھکر طبیعت کو کراہت ہوتی ہے ایک خاص قسم ان کی ہوتی ہے جو چھوٹے چھوٹے سفیدی مائل رنگ کے ہوتے ہین انگلستان کی "ہیسین فلائی" جس سے وہان بہت زیادہ خوف کیا جاتا ہے اُس کے مشابہ ہوتے ہین۔ گلاب کے

درختون کو یہ بہت نقصان پہنچاتے ہین - اور بڑی مشکل سے دفع ہوتے ہین - ابتدائی حالت مین یہ بہت چھوٹے ہوتے ہین، پودون اور درختون کی جڑون کے نزدیک مٹی مین چھپے رہتے ہین اور پرورش پاکر جب بڑے بڑے ہوجاتے ہین تو زمین کے اوپر نکل آتے ہین - ان کا اگر علاج ہے تو صرف یہی ہے کہ پودون کو بغور دیکھکر جہان تک ملین فوراً اون کو مار ڈالے -

چند اقسام کے کیڑے مکوڑون کو ضائع کرنے کے لئے بعض لوگ پانی مین کا حل ملا کر چھڑکنا سفید بتلاتے ہین - امریکہ مین کیڑون کے دفع کرنے کے لئے یہ ایک مرکب عرق بہت استعمال کیا جاتا ہے - دیسی صابون ایک پونڈ لے کر ایک گیلن پانی مین ملا کر خوب جوش دیا جائے، آگ سے اتار کر تھوڑا تھوڑا کر کے ایک کوارٹ روغن کروسین اس مین حل کیا جائے - اور خوب چلاتے رہین - جب ٹھنڈا ہوجائے تو بوتلون مین بھر کر رکھ لین، اور کام مین لائین - اگر پودون مین چھوٹے چھوٹے کیڑے پیدا ہوگئے ہون تو اس کو برش سے لگایا جائے - لیکن کسی اور طریقہ سے استعمال کرنا ہو تو سہ گنا پانی ملانا ضروری ہے - اور پچکاری کے ذریعہ سے پودون پر چھڑک دیا جائے کملون اور دوسری قسم کے کیڑون کے دفع کرنے مین بہت مجرب ثابت ہوا ہے اسمین ایک نفع یہ بھی ہے کہ پودون کو کوئی نقصان نہین کرتا -

"کیپٹن وسٹن صاحب" لکھتے ہین کرم کلا اور پھول گوبھی وغیرہ کے درخت

کیاریون مین لگائے جائین تو پندرہ پندرہ فیٹ کے فاصلہ پر لکڑیان گاڑ کر صاف سفید اور چمکدار بوتلین ان کے سرون پر اُلٹی کردی جائین۔"

میرے باغ کے قریب ایک کھیت مین کرم کلاّ بویا ہوا تھا۔ اس مین تتلیون کی اسقدر یورش تھی کہ صبح وشام ان کو چن چن کر ضلائع کیا جاتا تھا لیکن میرے باغ مین اس قسم کا ایک کیڑا بھی نہ تھا۔ کوئی خاص وجہ تو اوسکی سمجھ مین نہین آئی لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بوتلون کی چمک کے باعث خوف زدہ ہوکر دوسری جانب چلی جاتی تھین اور میرے باغ مین رُخ نہین کرتی تھین

"سرخ مکڑی" پودون کے حق مین ان کی یورش بھی خطرناک ہوتی ہے۔

پانی مین کاجل ملاکر صابون کے جھاگ یا جوش دیئے ہوئے تمباکو کا پانی چھڑکنے سے ضائع ہوجاتی ہین۔ لیکن جس زمانہ مین ہوا خشک چلتی ہے۔ اسی زمانہ مین گرین ہاؤسون مین اس قسم کی مکڑیان عموماً زیادہ پیدا ہوتی ہین۔ اس لئے اگر ان مین کافی رطوبت اور نمی قایم رکھی جائے تو پیدا نہین ہوتین۔ پچکاری سے درختون اور پودون کو ہمیشہ دہوتے رہنا مفید ہوتا ہے۔ بعضون کا خیال ہے کہ مکڑیان صرف بدنام ہی بدنام ہوتی ہین۔ اسقدر نقصان جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے درختون کو نہین پہونچاتین۔ مین اسقدر جانتا ہون کہ بنگال کے خس پوش گرین ہاؤسون مین اِس سے زیادہ ضرررسان کسی دوسرے کیڑے سے مجھے سابقہ نہین پڑا۔

دیگر اقسام کے کیڑے مکوڑے پانی اور کاجل چھڑکنے سے ضایع ہوجاتے ہین - ریونڈ جی جی - وڈ صاحب چونہ کے استعمال کو بغرض دفع موذی کرم کے اچھا نہین سمجھتے - وہ تحریر فرماتے ہین کہ اس سے پتیان جل جاتی ہین - اور ان کی رنگت وشادابی مین فرق آجاتا ہے - سبزی جاتی رہتی ہے - اور بجاے سبزی کے زرد پڑجاتے ہین - اُن کی راے ہے کہ نوسادر کے استعمال سے کرم بہت جلد دفع ہوجاتے ہین - اور درختون کو بہی کوئی نقصان نہین پہنچتا - اور ان کی رائے ہے کہ نوسادر پانی مین حل کرکے چھڑکنا زیادہ کارگر اور سریع الاثر ہوتا ہے - اس کا سالوشن تیار کرنے کی آسان ترکیب یہ ہونا چاہیئے کہ جس کیاری کو نوسادر کا دہوان دینا مدنظر ہو اس کے قریب ہوا کا رخ دیکھکر کوئلون کی آنچ پر کسی مٹی کے برتن کو رکھدین - اس برتن مین پانی ڈالکر اُسے خوب کھولائین - جب یہ کھول جائے تو اس مین نوسادر کی ڈلیان ڈالکر کسی لکڑی یا چمچہ سے چلائین اوپر سے کسی قدر سرد پانی بہی ڈالتے رہین، دھوان دینے والے کو چاہیئے کہ اپنا سر برتن سے جہان تک ہوسکے دور رکہے اس برتن مین بہت دہوان اُٹھے گا - اور کیاری کو موذی کرم سے بہت کچھ پاک کردے گا - نوسادر نہ صرف دافع کرم ہے بلکہ درختون کو ان کی خوراک کا ایک ضروری جزو بہم پہنچاتا ہے اور بہت مفید ہوتا ہے -

"چیونٹیان" غالباً یہ ان سب سے زیادہ اور خطرناک موذی کیڑے و

ہین سے ہوتی ہین - جن کے دفع کرنے ہین باغبانون کو بڑی مشکلات پیش آتی
ہین - ہر چیز کے چھوٹے تخمون پر بہت رغبت سے رجوع ہوجاتی ہین - اور تخم
ریزی کے کچھہ دنون کے بعد اندر ہی اندر کھیتون کو تخم سے خالی کردیتی ہین جس
تخم مین تیل ہوتا ہے مثلاً تخم کاہو، پر سب سے پہلے متوجہ ہوتی ہین - اور ان
کے حملون سے نجات بہت مشکل ہوجاتی ہے - پھول کے تخم کو ان کے
غارت گر حملون سے بچانے کی مؤثر تدبیر یہ ہے کہ گملون کو مٹی کی طشتریون مین جن
مین پانی خوب بھرا ہو رکھدیا جائے - جن گملون مین ایسے اجزا بطور کھاد
بھرے جاتے ہین جو "آرکرڈ" کے لئے استعمال کئے جاتے ہین ان کو
زیادہ نقصان پہونچاتی - اور ان گملون مین - ہزارہا انڈے بچے دیتی
ہین - ان کے وجود پودون کے لئے زیادہ مضر ہوتے ہین - اور بلا کم وبیش
درختون کو نقصان پہنچائے باز نہین رہتین اور نہ آسانی سے دفع ہوتی ہین
میٹھے تیل پر عاشق ہوتی ہین - اگر ایک طشتری مین رکھدیا جائے تو سب
اسی پر دوڑتی ہین - اور آخر کار اسی مین فنا ہوجاتی ہین -

کیپٹن ویسٹن صاحب کی رائے ہے کہ سرخ سرخ چیونٹیون کے دفع
کرنے مین عموماً ہلدی کے سفوف کا استعمال کیا جاتا ہے - لیکن علاوہ اس کے
ایک دوسری تدبیر بھی مجھے ہاتھ آگئی ہے اور میرے مالی نے سال گذشتہ
مین اسپر عمل کرکے خوب کامیابی حاصل کی ہے - تخم ریزی کرنے کے بعد ہی

کیاریون مین چھلکے دار ناریل کو وسط سے کاٹ کر دو ٹکڑے کرکے رکھدیا جائے تو سرخ چیونٹیان چارون طرف سے اس کی طرف آکر اسکے اندر داخل ہوجاتی ہین۔ جب یہ ناریل کے ٹکڑے چیونٹیون سے بہرجائین تو اُٹھا کر کھولتے پانی مین ڈال دینا چاہیئے۔ جسقدر اس مین ہون گی سب نیست ونابود ہوجائین گی دن مین ان ناریل کے ٹکڑون کو دیکھتے رہنا چاہیئے اور دو تین دن کے اندر اندر ان کا پورے طور پر قلع قمع کیا جاسکتا ہے۔ دو چار روز کے بعد اگر پہر دکہائی دین تو اسی طرح عمل کرکے ان کا بھی خاتمہ کردیا جائے۔ میری تدبیر یہ ہے کہ جب مین سڑکون یا احاطون مین ان کے بلون کو دیکھتا ہون تو چکنی مٹی کا بندھ اون کے گرد باندھ کر خوب کھولتا پانی ان مین چھڑوا دیتا ہون۔ اس طریقہ سے بہ آسانی اور جلد ضائع ہوجاتی ہین۔

**دیمک** نقصان پہونچانے کیلئے دیمک کو ایک خاص شہرت حاصل ہے۔ بعض واقف کار اصحاب کی رائے ہے کہ دیمک ہرے درختون و پودون پر شاذونادر حملہ کرتی ہے۔ لیکن ان کی جڑون کو خواہ ہرے ہون یا خشک، کھوکھلا کردیتی ہے۔ جس کی وجہ سے جلد ضائع ہوجاتے ہین۔ اور درختون کے ٹیکون اور ستونون پر تو ضرور چڑھ جاتی ہے۔ میرا تجربہ اس کے بالکل خلاف ہے۔ چند سال ہوئے کہ مین نے اپنے باغ مین انا ڈلسس *Ingadulcis* کی شاخون کی چکردار

بھول بھلیان بنائی - اور اس کے بنانے کے لئے بارش کا موسم انتخاب کیا، دوسرے دن صبح ہوتے ہی کیا دیکھتا ہون کہ چند درخت خشک ہو گئے ہین، اُکھاڑنے پر زمین کے اندر کے دبے ہوئے حصہ اور جڑون مین بہت سی دیمک لپٹی ہوئی ملی، جس نے اُنکو پورے طور پر چاٹ ڈالا تھا - اور ایک ہفتہ کے اندر اندر سارے پودون کو ان موذیون نے ختم کر دیا -

میرا تجربہ یہ ہے کہ ریتلی مٹی مین جو درخت ہوتے ہین ان پر خشک موسم مین دیمک اکثر حملہ کرتی ہے - نشیبی بنگال کی زمین چونکہ مرطوب زیادہ ہے اس لئے وہان یہ کم ہوتی ہے - اِن کے دفع کرنے کا کوئی علاج میرے علم مین نہین ہے سوا اس کے کہ جہان ملین اُنکو مار ڈالا جائے - ڈامر سے بھی کچھہ پناہ مل جاتی ہے - نیب کے پتے جڑون مین دبانا مفید خیال کیا جاتا ہے -

**”جُھینگر“** ویسٹ وڈ صاحب اپنی کتاب ”ہندوستانی کیڑے مکوڑے“ مین لکھتے ہین کہ بنگال مین جھینگر نہین ہوتے - کیا خوب ہوتا کہ اگر وہان کے چند باغات اس سے پاک ہوتے، یہ موذی اور ضرر رسان کیڑا قریباً ڈیڑھ انچ لانبا اور موٹائی مین انسانی ہاتھہ کی چھوٹی اُنگلی کے برابر، اور رنگ بھورا زردی مائل ہوتا ہے - زیادہ تر کیاریونکی سرحدی مینڈون پر گول سوراخ بنا کر رہتا ہے - دن مین کم نکلتا ہے - شام کے وقت سوراخ سے باہر نکل کر اپنی کرخت آواز سے شور مچاتا ہے

اور رات مین وہ اپنی نقصان رسانی مین مشغول ہوکر نرم اور نازک بیلون اور چھوٹے پودون کے ملایم اور نئی کونپلون کو کاٹتا رہتا ہے۔ اور ان کے بعض ٹکڑے اپنے سوراخ مین گھسیٹ کر لے جاتا ہے مین نے اسکو جب کھود کر نکالنا چاہا تو ہاتھ نہ آیا، لیکن جب مین نے اس کے سوراخ مین پانی ڈالا تو گھبراکر باہر نکل آیا اور مارا گیا۔ لیکن قبل پانی ڈالنے کے شناخت کر لینا ضروری ہے کہ سوراخ آباد ہے یا خالی۔ آباد سوراخون کی شناخت یہ ہے کہ ان کے سرون پر تازہ مٹی اور اس کے اوپر ایک دو پتے پڑے ہوئے ہوتے ہین۔ خالی سوراخون کے اوپر یہ بات نہین ہوتی۔

"سونڈیان" اگر بیلون کے جنس سے سونڈیان ہوتی ہین۔ یہ صرف گملون کے درختون کی جڑون کو نقصان پہنچاتی ہین جسکی وجہ سے درخت خشک ہوکر ضائع ہوجاتے ہین۔ گملون مین گوبر کی کھاد جو دی جاتی ہے اسی کے اندر چھپی رہتی ہین۔ اور گملون مین پہنچ جاتی ہین۔ بہترین ترکیب یہ ہے کہ کھاد ڈلوانے سے قبل اُس کو بغور دیکھ کر صاف کر لیا جائے۔ اگر اس مین سونڈیان پائی جائین تو ان کو نکلواکر ضائع کرادیا جائے۔ جنوبی ہندوستان مین بڑی قسم کی سونڈیان زیادہ ضرر رسان ہوتی ہین۔ گرمی کے موسم مین گوبرا اور کھاد کے پتون کے ڈھیرون کے اندر بے حس و حرکت پڑی رہتی ہین۔ پتون کی کھاد۔ گوبر کی کھاد اور خاص طور پر نباتی کھادون مین عموماً زیادہ پائی جاتی ہین۔ بارش شروع

ہوتے ہی اِن مین چُستی آجاتی ہے۔ اور پھر نرم پودون کی جڑون کو چاٹنا شروع کردیتی ہین۔ بہترین تدبیر یہ ہے کہ سال مین ایک بار کیاریون مین معدنی کھاد ڈلوا دیجاے کبھی کبھی چونہ کی زیادہ ہلکی تہ کیاریون مین ڈال دی جائے تو پناہ ہو جاتی ہے۔ خاص کر پھول والے درخت۔ مثلاً

| | |
|---|---|
| "جی رانیم" | Geranium |
| "وربے نا" | Verbena |
| "فلکس" | Phlox |
| "اسٹر" | Aster |
| "ڈرومن ڈی آئی" | Drummondii |
| "پی ٹونیا" | Petunia |
| "ڈی آن تھس" | Dianthus |
| "ان ٹر رہینم" | Antirrhinum |
| "آئی بی رس" | Iberis |

اور دوسری قسم کے ہمجنس پھولون کے درختون کو زیادہ شوق سے کھاتے ہین
"روز کاک چیفر" یعنی تتنگے گلاب کے باغات کو گرمیون کے موسم مین تتنگے کے حملون سے زیادہ نقصان پہونچتا ہے اور اسکے دفع کرنے کے بہت سے علاج اور تدابیر لوگون نے کی ہین۔

"کرنل باڈم صاحب" لکھتے ہین کہ ایک فرانسیسی شخص نے خوب تدبیر ان کے دفع کرنے کی نکالی تھی - وہ یہ ہے کہ گلاب کی کیاریون کے نزدیک ایک لکڑی کے پورانے پیپے کے اندرونی حصہ مین خوب "کول تار" لگاکر باغ مین رکھدیا جائے - اور ایک لیمپ روشن کرکے اس کے پیندے مین رکھا جائے صدہا قسم کے کیڑے روشنی کی وجہ سے دوڑین گے - اور سوراخ کے اندر داخل ہوکر روشنی کے اشتیاق مین پیپہ کے اندر چارون طرف اوڑینگے لامحالہ ان کے پیرون اور پرون مین "کول تار" لگے گا - بالآخر اوڑنے کے لئے مجبور ہوکر لمپ کے چارون طرف گرجائین گے -

اِن کا بیان ہے کہ اس طرح وہ دس سے بارہ گیلن تک روزانہ بلاکسی تردد کے چند آنون کے خرچ مین اِن پردار کیڑون کو وہ شخص مار لیا کرتا تھا -

"تتلیان" جہان تک مجھے علم ہے ان کیڑون سے میرے باغات کو کوئی نقصان نہین پہنچا ہے - لیکن مین نے کسی کتاب مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ آرکڈ کی تازہ کلیون اور پھول کی شاخون کو صرف ایک رات مین ضایع کردیا ہے ان کو نیست ونابود کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ چند انچہ لانبی چھوٹی شاخون کو لو، چھال کو دور کرکے ایک سرا زمین مین گاڑدو اور دوسرے سرے پر سنکھیا اور "اس پر پیسٹی" خوب حل کرکے لگا دو - اس کا اثر زیادہ عرصہ تک قایم رہے گا - دوسری تدبیر یہ ہے کہ ٹین یا لکڑی کے ٹکڑون پر بورلیسک السیڈ

اور "ٹری ٹکل" لگا کر اس کے قریب رکھدین۔

"سرخ گبریلا" یہ بھی بہت موذی کیڑون مین سے ہوتا ہے۔ خاصکر خربوزے۔ کھیرے، اور اسکواش کی نازک کونپلون اور پتون تک اسکا ضرررسان حملہ محدود ہوتا ہے۔ کونپلین اور نئے پتے نکلے کہ اُسی وقت یہ کھا جاتا ہے جس سے درختون اور پودون کی بالیدگی رُک جاتی ہے جو پودے کہ انگلستان اور امریکہ کے بیجون سے اُگائے جاتے ہین ان پر خاص کر یہ کیڑا حملہ آور ہوتا ہے۔ ہندوستان کے تخمون کے پودون کو کوئی نقصان نہین پہونچاتا ہے۔

پتون پر کوئلہ کی راکھہ چھڑک کر عموماً ان کو بچایا جاتا ہے۔ لیکن اسمین ایک نقصان یہ ضرور ہوتا ہے کہ راکھہ پڑنے کی وجہ سے پتون کے مسامات بند ہو جاتے ہین۔ اور درختون کو جو فائدہ پتون سے پہونچنا چاہیے اس سے محروم ہو جاتے ہین۔

اس نقصان سے بہتر تو کیڑون ہی کو کھانے دینا چاہیے۔

شراب کے پورا ئے پیپر کے دونون جانب اوپر نیچے کے تختون کو نکال کر ایک جانب کیڑا لگا کر پودے پر ڈہانک دیا جائے تو اس قسم کے کیڑون سے محفوظ رہتے ہین۔ اور جب پودے کچھہ دنون کے ہو جاتے ہین تو پھر یہ کیڑے ان مین نہین لگتے۔

**کیچوے** اکثر گملون اور خاص کر عمدہ مٹی مین زیادہ ہو جاتے ہین، جن سے باغبان عاجز آجاتے ہین، یہ مٹی کے قیمتی اجزاء کو کھا کر اسے کمزور کردیتے ہین - برسات مین اگر گملے اونچائی پر بالمقابل پانچ پانچ چھہ چھہ انچہ کی دوری پر دو دو چھوٹی چھوٹی اینٹون پر اس طرح رکھے جائین کہ سوراخ زمین سے دو انچ اونچے رہین تو ان کی مضرت سے زیادہ محفوظ رہ سکتے ہین - گملے بھرنے کے وقت یعنی کھاد ڈالنے سے پہلے بغور دیکھہ لینا چاہیے، اور اگر اس مین ہون تو فوراً ان کو دور کردیا جائے - اگر باوجود ان احتیاطون کے پھر بھی کیچوے گملون مین پیدا ہوجائین تو "لائم واٹر" چونے کا پانی جڑون مین ڈالدیا جائے تو اس جگہہ سے جلد خارج ہوجاتے ہین -

**مینڈکی** یہ غریب مفت مین بدنام ہے - حالانکہ یہ بہت زیادہ مفید ہوتی ہے - اور فرانس وامریکہ کے باغات مین ان کی بہت قدر کی جاتی ہے وہان یہ گران قیمت پر فروخت ہوتی ہین - اور کیڑے مکوڑے اور موذی حشرات الارض کو کھا کر باغات کو پاک وصاف کردیتے ہین - گرین ہاؤس مین جہان تک مجھے مینڈک ملتے ہین چھوڑ دیتا ہون اور کیڑون سے درخت وپودے محفوظ رہتے ہین ہر ایک باغبان کو ایسا ہی کرنے کی مین ہدایت کرتا ہون -

## موذی پرند

**کوّے** یہ بہی پودونکا بڑا دشمن ہی - جب اسکو دہمن سماجاتی ہے تو گملون کے نوعمر پودون کو نو بیج کھاتا ہے - باغ کے جس حصّہ مین کوّے زیادہ گرتے ہون وہان گانٹھ دار پودے کو لگانا خالی از خطرہ نہین ہے اور یقیناً نقصان کرتے ہین کیونکہ اگر کانٹھ کو فوراً نہ نکال لیا تو چونچ مار کر اسکو ٹکڑہ ٹکڑہ کرکے خراب کردیتے ہین -

ان کے حملون سے درختون کو بچانے کی صرف دو ہی تدبیرین ہین ' آسان یہ ہے کہ جس حصّے باغ سے ان کو بھگانا ہو وہان ایک بندوق سے کوّا مار کر کسی جگہہ ٹکا دیا جائے - اور دوسری تدبیر یہ ہے کہ پودون پر جال تان دیا جائے -

**گوریّا** کلکتہ کے قرب وجوار مین باغات اور پودون کو اس سے نقصان پہنچنا سنا نہین گیا - لیکن ممالک متحدہ مین جہان ان کے جھنڈ کے جھنڈ ہوتے ہین وہان البتہ کچھہ نقصان پہنچاتی ہین - موسمی پہولون کے پودون پر بہت شوق سے رجوع ہوتی ہین - اور تہوڑے عرصہ مین گملون کو بیجون سے خالی کردیتی ہین - چقندر کے پودے اور مٹر کے بیج جب اوگ کر زمین کے اوپر آجاتے ہین تو ان پر یہ یورش کرتی ہین - کیاریون کے بچانے کی صرف ایک تدبیر مین جانتا ہون - اور وہ یہ ہے کہ ان پر جال تان دیا جائے -

"طوطے" طوطے بھی پھلون کو بہت نقصان پہنچاتے ہین۔ کچے پکے کسی قسم کے پھل نہین چہوڑتے۔ درختون پر جال ڈال دیا جائے تو پناہ ہوجاتی ہے۔

## جانوران[۵۵]

"چمگادڑ" چمگادڑین بھی شب کے وقت پختہ پہلون کو سخت نقصان پہنچاتی ہین۔ درختون پر جالون کا ڈالنا کارآمد ہوتا ہے۔

"چوہے" جب باغ مین چوہے ہوجاتے ہین اس مین ہر چیز کی کاشت غیر ممکن ہوجاتی ہے، تاوقتیکہ چوہون کا کامل انسداد نہ کردیا جائے۔ ان کے دفع کرنے مین مجہے کبھی کوئی دقت یا مشکل معلوم نہین ہوئی۔ آٹے مین سنکھیا ملاکر چہوٹی چہوٹی گولیان بناکر ان کے بلون پر رکھدیا کرتا تھا، جن کو وہ کھاکر فوراً مرجاتے ہین۔ چند دنون تک اس طرح کرنے سے سب نیست ونابود ہوجاتے ہین۔

کپٹن وس ٹن" صاحب کی راے ہے کہ دہونکنی کے ذریعہ سے ان کے بلون کے اندر گندھک کا دہوان پہونچایا جائے تو یہ بآسانی ہلاک ہوجاتی ہین۔

گلہریان بعض اوقات یہ پہلون کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہین۔ ان کے

نوٹ نمبر ۵۵۔ چمگادڑ بہوپال مین بیرون کو بہت نقصان پہنچاتی ہین اسلئے درختان بیر پر چہر بیری کے کانٹے جس کو یہان بیٹی کہتے ہین۔ بیرلون پر ڈالے جاتے ہین جو مفید تر ثابت ہوئے ہین۔

دفع کرنے کی صرف ایک ترکیب مجھے معلوم ہے کہ جب دیکھی جائین تو بھگا دی جائین۔

**خرگوش**۔ جن باغات مین یہ بکثرت ہوتے ہین اور جہان تک مین جانتا ہون "بوٹانی کل گارڈنس" مین زیادہ ہوتے ہین درختون اور پودون کو نقصان پہونچاتے ہین۔ لوہے کی خاردار وجال دار باڑ لگانے سے اِن کے گزند سے باغات محفوظ کئے جاسکتے ہین۔

**گیدڑ**۔ یہ بھی ایک حد تک باغات کے حق مین ضرر رسان ہوتے ہین کبھی کبھی زمین کو کھود ڈالتے ہین اور اگر اس کے قرب وجوار کوئی درخت ہوا تو اس کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ علاوہ اس کے پختہ پھلون کو کھا جاتا ہے جن مقامات مین یہ جانور بکثرت ہوتا ہو اور درختون و پھلون کو نقصان پہنچاتا ہو تو اس کے دفع کرنے کی بہترین تدبیر یہ ہے۔ کہ بھیڑ یا بکری کی آنتون کے ٹکڑون مین چربی اور کچیلہ کا سفوف بھر کر جھاڑیون مین ڈالدیا جائے جب یہ جانور کوئی ٹکڑہ کھا جاتا ہے تو دو تین گھنٹہ کے اندر اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔

**"خارپشت"**۔ (سیئی) ہندوستان کے جن حصص مین خارپشت کثرت سے ہوتے ہین وہان کے باغات کو بہت نقصان پہنچاتے ہین۔ معمولی تدبیر انکے ہلاک کرنے کی یہ ہے کہ گڑھا ہے کھود کر ان کو پکڑا جائے اور ہلاک کردیا جائے۔

"بکری"[۵۶] اس کے بیان کرنے کی چندان ضرورت معلوم نہین ہوتی حتی الامکان چوپائے باغ کے اندر داخل نہ ہونے پائین۔ لیکن چند جانور مثلاً بکری ایسی موذی ہوتی ہے کہ پودے یا شاخ پر منھ مارتی ہے۔ وہ پہر سرسبز و شاداب نہین ہوتے۔ گلاب کے درختون کو زیادہ شوق سے کھاتی ہے۔ اور سب درختون پر اس کو ترجیح دیتی ہے۔ ایک خاص زہریلا مادہ اس کے دانتون مین ہوتا ہے جو تمام شاخ مین سرایت کرجاتا ہے۔ اس صورت مین اس شاخ کو زیادہ نیچے سے قلم کردیا جائے تاکہ اسکی جگہہ نئی شاخ جلد نکل آئے۔

"چور"[۵۷] مناسب تو یہ ہے کہ علاوہ مالیون کے دوسرے لوگ جاکر باغون کے

نوٹ نمبر ۵۶۔ بکری یا دیگر چوپایون کے متعلق یہ بہتر ہے کہ ان کو باغات مین داخل نہ ہونے دے اگر معقول حفاظت کی جائے گی تو یہ داخل نہ ہوسکین گے اور نہ کوئی نقصان وقوع مین آئیگا۔ محافظ کو حفاظت کامل رکھنا چاہئیے باغات کے دروازے کھلے نہ رہین اور اگر باڑھین ہون تو وہ بھی مضبوط اور گھنی ہون جس سے جانور اندر داخل نہ ہوسکین۔

نوٹ نمبر ۵۷۔ بھوپال کے آرائشی باغات مین اس امر کا انتظام ہے کہ آوارہ گرد اشخاص آٹھ بجے صبح سے قبل اور ۶ بجے شام کے بعد باغ مین سیر و تفریح کے نام سے داخل نہ ہونے پائین اگر ان لوگون کو موقع ملتا ہے تو بلا امتیاز درخت پھل یا پھول یا نمائشی درخت جو کچھہ ہو نہایت بے دردی سے اوکھاڑ کر چرالیجاتے ہین یا تو اسکو خود کہاتے ہین یا فروخت کرتے ہین یا اوسکی طالب کو دیتے ہین مگر بدینوجہ کہ وہ خراب طریقہ سے اکھاڑ لئے گئے ہین درخت زندہ نہین رہتے بیشتر ایسا

**خودرو گھانس پھونس ۵۸** :- بہ حیثیت مجموعی ہندوستان کے باغات کو خودرو گھانس پھونس سے اس قدر نقصان نہین پہنچتا جس قدر کہ ولایت کے باغات کو پہنچتا ہے کھیتون اور کیاریون کو ان سے صاف کرنے کی دو ہی تدبیرین ہین - یا تو مع جڑ اکھاڑ لی جائین یا کھرپی سے کھود کر کاٹ دی جائین ، گرمی کے

نوٹ نمبر ۵۸ - خودرو گھانس پھونس بھوپال کے باغات مین گھانس اور کچرہ مثل ناگرموتھہ اور کانس کے کثرت سے ہوتا ہے - اُس کے دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ موسم گرما کے ابتدا مین چمنون کو خوب گہرا کھودنا شروع کرے اور ہر قسم کی گہانس کی جڑون کو باہر نکال دے یہان کی مٹی کا رنگ سیاہ ہے اُس مین ناگرموتھہ کی سیاہ سیاہ گانٹھون کا پتہ مشکل سے چلتا ہے اسکی تلاش مین وقت زیادہ صرف ہوتا ہے اس لئے موسم گرما مین کھودنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہی کہ حرارت آفتاب کی وجہ سے گانٹھین خشک ہو کر بے جان ہو جاتی ہین دوسری ترکیب کچرہ ضایع کرنے کی یہ ہے کہ جب موسم بارش کی ابتدا مین ایک دو پانی ہون تو اس پانی کے اثر سے مختلف اقسام گہانس اور کچرہ کا تخم جو زمین مین پہلے سے ہوتا ہے اوگ آتا ہے جسوقت یہ کچرہ سرسبز ہو جائے تو چمنون کی زمین کو پھاوڑے سے گوڑ دے اس گوڑائی سے وہ سب کچرہ ضایع ہو جائیگا آرائشی پہلوار کے چمن جو ہمیشہ ہر موسم مین صاف اور ستھرے رہتے ہین اُن مین بھی ابتدا بارش مین مختلف قسم کا کچرہ اور گھانس پھونس پیدا ہوتا ہے اوسکو کھرپے سے گوڑ دیتے ہین تو یہ جلد مر جاتا ہے اور چونکہ نازک ہوتا ہے اسلئے جلد مٹی مین ملکر گل سڑ کر کھاد کا اثر رکھتا ہے مختلف قسم کی گہانس اور کچرہ کا تخم ہوا سے اڑ کر چمنون اور کیاریون مین پہونچتا ہے اور یہی تخم بارش کے پانی سے جم کر

موسم مین اگر ان کی جڑون کو کھود کر کاٹ دیا جائے تو ان کے پھر زندہ ہو جانے کی کوئی اُمید باقی نہین رہتی - یہ کام عجلت کا نہین ہے بلکہ تحمل اور مستعدی سے کرنا چاہیئے - کیونکہ باغ کی خوبصورتی کا انحصار جس طرح انواع اقسام کے نفیس درختون اور پودون پر ہوتا ہے اسی طرح اس کی صفائی اور ستھرائی پر بھی ہوتا ہے

خودرو گھاسون مین سب سے زیادہ تکلیف دہ ناگر موتھ ہوتا ہے - اس کی جڑون مین اس کا پھل لگا ہوتا ہے - اور اگر ایک پھل بھی مٹی کے اندر رہ جائے تو اس سے کلّے پھوٹ کر زیادہ درخت ہو جاتے ہین - اگر مستعدی سے کھود کر اور تلاش کر کے اس کا ایک ایک پھل نکال لیا جائے تو قطعی طور پر کیاریان پاک ہو سکتی ہین -

درختون کی بیماریان[۵۹] درختون کی بہت قسم کی بیماریون کا باعث نباتاتی اجرام ہوتے ہین - اس مختصر کتاب مین موقع موقع سے صرف انکا حوالہ دیدیا گیا ہے

---

بقیہ نمبر ۵۸ - کیچڑ ہو جاتا ہے اس کے دفعیہ کے لیے گوڑائی مفید ثابت ہوئی ہے اسی طرح بڑے بڑے کھیتون کے کیچڑ اور گھاس کو ہل وبکھر چلا کر ضایع کرتے ہین اور یہ کارروائی بھی بماہ اساڑھ ایک دو پانی کے بعد عمل مین لائی جاتی ہے -

نوٹ نمبر ۵۹ - مصنف نے درختون کی بیماریون کے علاج کے متعلق جن مرکبات کے استعمال کا ذکر کیا ہے وہ ہمارے تجربہ مین نہین آئے ہین درختون کی بیماریون کے دفعیہ کا علاج ہمارے تجربہ مین جو آیا ہے اس کو ہم ذیل مین درج کرتے ہین -

یہ تفصیل کے ساتھ بیان نہین کئے جاتے ہین - اور اگر ان کی بابتہ مفصل معلومات حاصل کرنا چاہتے ہین تو مسٹر "جارج ماسی" صاحب پرنسپل اسسٹنٹ "رایل ہربیریم کیو" کی تصنیف ملاحظہ کیجئے -

پھل اور میوہ دار درختون کو مختلف قسم کے عوارض لاحق ہوا کرتے ہین - بعض دائمی اور بعض عارضی ہوتے ہین جو خاص موسمون سے تعلق رکھتے ہین -

بقیہ نمبر ۵۹ - بھوپال مین درختان نارنگی - سنگترہ - چکوترہ - اقسام گوبھی - شلجم - مولی مرچ - کروٹن - بگونیا - فرن کو اکثر امراض لاحق ہوتے ہین (۱) اکثر اوقات درختون کو بیرونی بیماری بھی ہوتی ہے جس کا اثر اول درختون کے پتون پر ظاہر ہوتا ہے پتے سکڑتے اور کوپلین مرجھانی شروع ہو جاتی ہین اگر اس کا فی الفور دفعیہ نہ کیا جائے تو پھل پھول کی ہرگز امید نہ رکھنی چاہیئے یہ مرض جرم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے چھوٹے چھوٹے کیڑے سیاہ رنگ و سرخ رنگ کے پتون پر لگ جاتے ہین جو باریک باریک اور نرم نرم کوپلون کے سرون کو کھا جاتے ہین اور ان کے رس کو چوس لیتے ہین کیڑے لگنے کی شناخت یہ ہے کہ پتون مین کیڑون کی وجہ سے باریک باریک سوراخ ہو جاتے ہین اور درختون کا نشو ونما بند ہو جاتا ہے بعض اوقات یہ جرم اُس وقت درختون کو گھیر لیتے ہین کہ جب اون مین پھول آتا ہے اور بہت باریک باریک پھل نمودار ہوتے ہین یہ کیڑے پھولون کو اور بہت چھوٹے چھوٹے پھلون کی جنکی مقدار باجرے کی قدوقامت سے بڑی ہوتی ہے کھا جاتے ہین اور رس کو چوس لیتے ہین اور اگر کچھ پھل قدرے جرم آلودہ بچ رہتے ہین تو وہ بھی مرض کے اثر سے خالی نہین رہتے بڑے

دراصل جو درخت شروع ہی سے کمزور اور بدشکل ہوتے ہین وہ کئی عارضون مین مبتلا ہو جاتے ہین۔ جو درخت ابتدا سے توانا تندرست و مضبوط ہوتے ہین وہ معمًا سوذی کرم اور دیگر آفات ارضی و سماوی سے مغلوب نہین ہو جاتے لیکن جب کسی عارضہ کے آثار درختون کے پتون اور شاخون مین ظاہر ہون تو فوراً علاج کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ عارضہ پورے طور پر جاتا نہ رہے لیکن یہ ضرور ہے کہ اس کا اثر زیادہ مہلک نہ ہوگا۔

بعض ماہرین کا قول ہے کہ "بورڈیو مکسچر" Bordeaux Mixture نہ صرف اجرام کو زائل کرتا ہے بلکہ درختون اور پودون کے لئے مفید کھاد کا کام دیتا ہے یہ پچکاری یا فوارہ کے ذریعہ سے درختون پر چھڑکنا چاہیئے۔ "پروفیسر بی ٹی گیلووے" B. T. Galloway صاحب ڈائرکٹر صیغہ زراعت امریکہ نے "بورڈیو مکسچر" بنانے کی ترکیب یہ لکھی ہے جس کے اجزاء درج ذیل ہین۔

پانی - پچاس گیلن -

بقیہ نمبر ۵۹ - ہوتے پر وہ پھل خوشرنگ نہین ہوتے اونکا پوست صاف اور چکنا نہین ہوتا۔ یہ جرم اونکے پوست کو اول ہی کہا لیتے ہین جس سے پوست جا بجا گہرا ہو جاتا ہے گول گول یا مختلف اشکال کے چتے پڑجاتے ہین اور اس طرح پر شلجم - اور اقسام گوبھی - مرچ کے چھوٹے پودون پر جرم کا اثر ہوتا ہے اور یہ جرم نازک اور نرم پتون کو اسقدر جلد کہا جاتا ہے کہ پودے تیار نہین ہونے پاتی اور

توتیا — چھہ پاؤنڈ

ان بجھا چونا — چار پاؤنڈ

مٹی کی ناند یا کسی دوسرے موزون ظرف مین پچیس گیلن پانی ڈالو - اور لکڑی یا بانس ظرف کے منھ پر رکھدو - چھہ پونڈ توتیا ٹاٹ مین باندھکر اس طرح لٹکادو کہ توتیے کی پوٹلی پانی کے اندر ڈوبی رہے - اس ناند کو کچھہ دیر کے لئے علحدہ رکھدیا جائے آہستہ آہستہ توتیا پانی مین گھلتا رہے کسی دوسری ناند مین چار پونڈ

بقیہ نمبر ۵۹ - خاتمہ ہوجاتا ہے اور ترکاری کے بڑے درختونکے پتون کی پشت پر گول گول چتے سفید رنگ کے نمودار ہوتے ہین جس مین جرم موجود ہوتے ہین ان کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اول اُن کیڑون کے چتون کو ہاتھ سے صاف کرتے ہین - اور راکھ مل دیتے ہین یا چھڑکتے ہین - اور جس ترکاری کے درختون مین جرم زیادہ پائے جاتے ہین تو اُن کو اکھڑوا کر دور پھکوا دیتے ہین - چونکہ یہ متعدی امراض ہوتے ہین اور مخصوص ترکاریون مین بہت جلد پھیلتی ہین - اس کے علاج کے واسطے تمباکو کا پانی اور دھتورے کے پھلون کو اوبال کر اس کا پانی - اور گندھک کا پانی استعمال کرتے ہین تو جرم ضائع ہوجاتے ہین اس مرض کو یہان ماہو لگ جانا کہتے ہین اور اسی طرح پر درختان ثمردار و کروٹن وغیرہ کو جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے پچکاری سے دہوتے ہین - روغن گیاس کو پانی مین ملاکر اتنا پھینٹنا چاہیئے کہ جھاگ بن جائے اُسوقت پچکاری سے درختان مذکورہ بالا کو دہونا بہت مفید ثابت ہوا ہے - دوسری قسم کی بیماریان جو جڑون سے شروع ہوتی ہین ان کا حال یہ ہے کہ درختون کی جڑون کو کھول کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ زمین کے اندر

ان مجھے چونے کو پانی کے چھینٹون سے بجھانا شروع کرو، جو کنکرون کے ٹکڑے وغیرہ برآمد ہون ان کو نکال لو، اگر چونہ کسی چوڑے موںہہ کے طشت مین رکھہ کر بجھایا جائے تو آسانی ہوتی ہے - اول تھوڑی مقدار مین یعنی ایک یا ڈیڑہ کوارٹ پانی مین ڈالا جائے - جب چونہ پکنے لگے اور اس کی کلیان کھل کر پھیلنے لگین اور پانی جذب ہو جائے تو پانی ایک کوارٹ یا زائد ڈال دیا جائے اور خیال رکھا جائے کہ چونہ خشک نہ ہونے پائے - آخر مین جب اسکی کلیان کھل کر

بقیہ نمبر ۵۹ - کیڑے سیاہ سیاہ اکثر موٹے اور پتلے ایک انچہ اور ڈیڑہ انچہ کے لانبے کیچوئے کی شکل کے جو درختون کی اون جڑون کو کھاتے ہین جو سفید اور بیحد نازک ہوتی ہین اور یہی جڑین درختون کو غذا پہونچانے کا ذریعہ ہوتی ہین یہ صورت درختان ثمردار مین بیشتر پائی گئی ہے اور اسی وجہ سے درخت بار آور نہین ہوتے اور نہ اون کی تندرستی اچھی رہتی ہے - اس کے دفع کرنے کے واسطے توتیا کا پانی یا تمباکو کا پانی درختون کی جڑون مین تھالا بناکر ایک گھڑے کے انداز سے دینا چاہیئے دو چار مرتبہ استعمال کرنے سے شکایت مذکور رفع ہو جائے گی اور کیڑے جو ثمردار درختون کی جڑون مین زمین کے اندر پیدا ہوتے ہین وہ درختان ترکاری مین بہان بہت کم پائے گئے ہین چونکہ درختان ثمردار زیادہ تری اور نشیب مین لگائے جاتے ہین ان مین یہ کیڑے بیشتر پائے جاتے ہین زیادہ تری بھی درختان ثمردار اور ترکاری وغیرہ کے لئے مضر ہے گرین ہاوس کے درختان کی کونڈیون مین اکثر کیڑے اور کیچوے پائے گئے ہین جو مٹی کو کھا کر اسکی قوت کو بالکل ضایع کر دیتے ہین اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مٹی کھا کر اپنے بول براز کو مٹی

پھیل جائینگی تو زیادہ پانی کی ضرورت ہوگی - اگر چونہ عمدہ قسم کا ہوا اور پانی ایک دم نہین بلکہ تہوڑا تہوڑا ڈالا گیا ہے تو عمدہ لیپ کی طرح گاڑہا ہو جائیگا جب چونہ گھل جائے تو اس مین اسقدر پانی ملایا جائے کہ مجموعی وزن پانی اور چونہ کا پچیس گیلن ہو جائے - تو تیا جب پورے طور پر حل ہو جائے اور اس کی ایک ڈلی بھی باقی نہ رہے اور چونہ ٹھنڈا ہو جائے تو ان دونون کو باہم ملا کر ایک لکڑی سے تین چار منٹ تک خوب ہلانا چاہیئے -

---

بقیہ نمبر ۵۹ - کی جگہہ چھوڑ دیتی ہین جسکی وجہ سے درختان کا غذا حاصل کرنا بند ہو جاتا ہے اور درخت پژمردہ اور بدصورت ہو جاتے ہین ان کے دفع کرنے کے واسطے دھتورے کا پانی اور ہرتال کا پانی اور کچلے کو ادبال کر اس کا پانی اور فنائل کا پانی - کو ٹڈیون مین دینا چاہیئے جسکی وجہ سے کیڑے ضائع ہو جاتے ہین اور جرم جو پتون پر پیدا ہوتے ہین ان کو عرق مذکورہ سے بذریعہ پچکاری دہونا چاہیئے - اکثر درختان انبہ قلمی اور نارنگی کے موٹے تنے اور شاخون مین دیمک اور چیونٹی اور مختلف کیڑے سوراخ بنا کر اس مین رہتے ہین ان سوراخون مین روغن گیاس ڈال کر اور بعد مین کپڑے کی چندی کو روغن گیاس مین تر کر کے سوراخون مین بھر دینا چاہیئے - اور پھر سوراخون کو مٹی سے بند کر دینا چاہیئے اس طور پر کیڑے ضائع ہو جاتے ہین اور درخت ایک عرصہ مین اپنے زخم کو بھر لیتا ہی اور سوراخ پر ہو جاتے ہین لیکن اس قدر خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ جس وقت اس قسم کے امراض کی شکایتین محسوس ہون فوراً انتظام کرنا چاہیئے

اس مصالحہ کے تیار ہو جانے کے بعد یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا قابل استعمال ہو گیا ہے یا نہین - دو آسان طریقون سے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے -

(۱) ایک چاقو کے پھل کو کم از کم ایک منٹ تک اِس عرق مین ڈباؤ، اگر تانبے کی رنگت پھل پر ظاہر ہو یا بالفاظ دیگر پھل تانبے کا معلوم ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ ابھی کسر باقی ہے اور اس کا استعمال کرنا خالی از خطرہ نہین ہے - اِس مین چونہ کا پانی اور ملانا چاہیئے - اگر بر خلاف اس کے پھل پر کوئی رنگت نہ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ عرق بہت اچھا تیار ہوا ہے - اور اس کے استعمال مین کوئی خطرہ نہین ہے -

(۲) دوسرا طریقہ اس کی جانچ کا یہ ہے کہ کسی پورانی پلیٹ پر تھوڑا عرق ڈالو، اور نصف منٹ تک آہستہ آہستہ اس کو پھونکو اور بغور دیکھو اگر عرق عمدہ تیار ہوا ہے تو اسکی سطح پر چھوٹی چھوٹی پھٹکیان پانی دار تیل کی طرح دکھائی دین گی - اگر پھونکنے سے پھٹکیان نہ ظاہر ہون تو سمجھنا چاہیئے کہ چونہ کی مقدار کم ہے - لہذا چونہ اور ملانا چاہیے -

"سلفائیڈ آف پوٹاسیم" Sulphide of Potassium

ایک گیلن پانی مین نصف اونس "سلفائیڈ آف پوٹاسیم" حل کر کے پچکاری یا فوارے سے مریض درختون پر چھڑکنا مفید ثابت ہوا ہے - گندھک اور باریک پیسا ہوا چونہ شجری امراض کو دفع کرتا ہے - اور ابتدائی عارضہ مین

گندھک باریک پیسکر چھڑکنا مفید علاج ہے۔

## رسٹ ۶۰ RUST

اس مرض کا ظہور مختلف صورتون سے اشجار مین ہوتا ہے "سفید زنگ" جسے اصطلاح ڈاکٹری مین "سس ٹوپس کین دی ڈس" کہتے ہین زیادہ تر مولی۔ اور بند گوبھی کی قبیل کی ترکاریون مین لاحق ہوتا ہے۔ بعد تخم ریزی روئیدگی کے وقت اس کا اثر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بڑے درختون پر اس کا اثر نہین ہوتا مریض درخت خودرو ہون یا بوئے ہوئے، ان کو اُکھاڑ کر باغ کے باہر پھینکدینا چاہیے "سیبتی" اور "پوکی نیا گراہی لنس" غلات اور دیگر اقسام کی گھانسون کو لاحق ہوتا ہے۔ یہ عارضہ ساری دنیا مین مشہور ہے، بوئی ہوئی فصل کو یہ عارضہ زیادہ تر ہوتا ہے۔ جوار، گیہون کے دانے، پھول دار پودے مثلاً

نوٹ نمبر ۶۰ - رسٹ جس کو زنگ بھی کہتے ہین اور یہان بھوپال مین گیروا کہا جاتا ہے یہ اکثر ضرورت سے زیادہ تری اور سردی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اول زنگ گلابی ہوتا ہے اور تھوڑے دنون کے بعد سیاہی مائل ہوجاتا ہے ثمردار درختون مین یہ مرض پیدا نہین ہوتا بلکہ گیہون۔ جوار مکا مین اکثر ہوجاتا ہے۔ جسکی وجہ سے فصل غارت ہوجاتی ہے سخت موسم سرما مین جبکہ گلاب کے تختون مین پانی دیا جاتا ہے تو اسوقت پتون پر اکثر اوقات سپیدی چھا جاتی ہے اسکے دفعیہ کے لئے مین نے کوئی دوا نہین پائی اور نہ کوئی تجربہ کیا البتہ اس کا ازالہ دھوپ سے ہوتے ہوئے دیکھا۔

گلاب اور گل داؤدی پھل دار درخت مثلاً بیر اور رس بھری - اور ترکاریوں مثل سیلری یعنی کرس، چقندر وغیرہ کو مختلف قسم کے "زنگ" لاحق ہو کرستاتے ہیں - اس مرض کو دور کرنے کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ "زنگ آلودہ فصل کو فوراً جلادیا جائے - لیکن اگر کچھ عرصہ کے بعد اس مرض کا ظہور ہوا تو "بورڈیو مکسچر" - Bordeaux Mixture

"یا پوٹاسیم سلفائیڈ Potassium Sulphide کے عرق کی پچکاری دیجائے تو یقیناً درختوں کو ان عارضوں سے نقصان نہیں پہنچتا -

# باب سوم

تخم - تخم بونا - گملے بھرنا - پودے لگانا - اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاکر پودے لگانا - قلم - داب - گٹی - پیوند چشمہ - شاخوں کا چھانٹنا اور جڑوں کی قطع برید - ارسال درختان -

## تخم

اگرچہ ہندوستان کے باغات میں کئی قسم کے پھول اور آرائشی پودے صرف

نوٹ نمبر ۶۱ - میں مصنف کی رائے سے بالکل متفق ہوں اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر قسم کے بیج دیگر ممالک سے نہیں منگوانے چاہییں بلکہ صرف وہ بیج منگوائے جائیں جو ہندوستان

قلم یا دابہ کے ذریعہ سے لگائے جاتے ہین۔ لیکن بہت سے ایسے بھی ہین کہ جو تخم بوکر اُسی کے برابر یا اُس سے بدرجہا بہتر پیدا کئے جا سکتے ہین ، موسمی پھول اور ترکاریون کے درخت سوائے تخم کے کسی اور طریقہ سے پیدا نہین کئے جا سکتے۔

ڈاکٹر ای بونا دیا صاحب کا ایک مضمون ''جرنل آف دی ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی'' جلد چہارم صفحہ ۱۹۰ مین شایع ہوا ہے۔ اس موقع پر اس سے اقتباس کر کے درج کتاب ہذا کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

---

بقیہ نمبر ۱۶۱ ـ مین نہین ہوتے باقی جو بیج بیان ہوتے ہین اونکے منگوانے کی کوئی ضرورت نہین۔ میرے خیال مین مصنف سے ایک سہو ہوگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان کے باغبان جو تخم خراب ہونے کے شاکی پائے جاتے ہین وہ اون کی ذراسی غفلت کا نتیجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ بیج ٹھیک موسم مین نہین بوتے اور نہ قاعدے سے اوسکو بوتے ہین بیج اگر ٹھیک موسم مین بوئے جائین تو اُن مین پھول بھی اچھے لگین گے اور بیج بھی عمدہ ہوگا۔

موسم کا ٹھیک وقت بتانا اس لئے سخت دشوار ہے کہ ہزارہا قسم کا بیج ہوتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کے بیج کے لئے ایک خاص موسم ہوتا ہے۔ باغبان ان موسمون کو خوب جانتے ہین باقاعدہ بونے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جن درختون سے بیج لینا مقصود ہو اون کو ایک خاص کیاری مین ذرا فاصلہ سے بونا یا لگانا چاہیئے تاکہ درخت خوب پھیل سکین ان کی پوری نگہداشت کیجائے ان درختون مین جب بیج آجائین تو اُسوقت اُن کو نہین توڑنا چاہیے جب تک یہ بیج خوب

اگر کوئی تخم اچھی طرح جمے اور بڑھے اور کامل ہو کر بارآور ہو تو کوئی معقول وجہ نہین ہے کہ اسکی کاشت کو ترقی اس ملک مین مثل دیگر ممالک کے نہ دیجائے اور دوسرے ممالک سے بیج لاکر بویا نہ جائے۔ بعضون کا یہ خیال غلط ہے کہ چند ساون تک متواتر کاشت کے بعد یہان کی آب و ہوا کے اثر سے تخم ناقص ہوجاتے ہین۔ حالانکہ اسی ملک کے ہین۔ بلکہ دیگر ممالک کے بیج جو زیادہ حفاظت کے ساتھ بند ہو کر یہان آتے ہین اگر اُن کی کاشت بھی ٹھیک طور پر نہ کی جائے تو اون کی قوت نمو زائل ہوجاتی ہے۔ اور کم پھولتے پھلتے ہین بعض اوقات پورے طور پر پختہ نہ ہونے کی حالت مین آفتاب کی سخت تمازت سے کوئی روک نہ ہونے، یا درخت کے جھلس جانے کے باعث یا کافی مقدار مین تغذیہ نہ ہونے سے تخم قبل از وقت خشک ہوجاتے ہین۔ ایسے تخم البتہ اگر چند بار بوئے جائین تو قوت مین کمی ہوتی جاتی ہے۔ مین نے "لیوین" کے بیان مین وضاحت کردی ہے اور یہ بھی بتادیا ہے کہ کیا صورت اس کے انسداد کی ہوسکتی ہے۔ اور یہی کیفیت قریب قریب ان تمام پودون کی ہے جو گرم ملکون مین ہوتے ہین۔ اور جن کے پھولنے کے بعد ہی گرمی کا موسم آجاتا ہے۔ ہم اس کو مانے لیتے ہین۔ لیکن پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انگلستان جیسے ملک مین جہان پودون اور درختون کی پرورش و پرداخت مین کوئی

بقیہ نمبر ۶۱ ۔ پک پکا کر تیار نہ ہوجائین۔ اگر یہ بیج خام توڑ لئے جائین گے تو بالکل بیکار

کوتاہی نہین کی جاتی اور ہر طرح کا معقول بندوبست ان کی کھادمٹی کا کیا جاتا ہے وہان جرمنی سے گران قیمت پر سالانہ تخم منگائے جاتے ہین اور یہ کیون خیال کیا جاتا ہے کہ "آسٹر اسٹاک" اور گل مہندی صرف جرمنی ہین عمدہ ہوتے ہین - صاحب موصوف یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ بعض لوگون کی راے ہے کہ غیر ملک کی آب وہوا کے اثر سے دوہرے پھول اکہرے ہو جاتے ہین - مگر مین بلا شک وشبہ کہہ سکتا ہون کہ جب ایسا ہوتا ہے تو بیج کا قصور ہوتا ہے - اور نہ آب وہوا کا - بلکہ باغبان کا قصور ہوتا ہے - یہ مانی ہوئی بات ہے کہ دوہرے پھول لانے کا انحصار درخت کی شادابی پر ہوتا ہے - اور قدرتی طور پر درختون مین اس مادہ کے منتقل کرنے کی قابلیت ہوتی ہے - اس لیے اگر آفات ارضی وسماوی سے درخت محفوظ رہا ہے تو اس کی شادابی اور دوہرا پھول لانا باغبان کے اختیار مین ہے - ڈاکٹر فنڈلے صاحب نے جو کچھ دوہرے پھول لانے کی نسبت تحریر کیا ہے اس کے بیان کرنے سے مین اسوقت باز نہین رہنا چاہتا - دوبارہ پھول لانا شاذونادر زیادہ شادابی کا باعث ہوتا ہے - کیونکہ کسی کے تجربہ مین ایسا نہین آیا ہے کہ درختون کی تندرستی اور طاقت کو بڑھا کر

---

بقیہ نمبر ۱۸۱ - ہون گے اور اگر اپنے وقت پر توڑ لیے جاینگے تو ان کا درخت بھی اچھا ہوگا - پھول پھل بھی خوشرنگ اور بڑے ہونگے اور بیج بھی اچھے پیدا ہونگے -

دوہرا پھول حاصل کیا گیا ہو، لیکن ہندوستان کے باغات کے لحاظ سے
مجھے ڈاکٹر لنڈلے صاحب کی رائے سے اتفاق کرنے میں ایک گونہ تامل ہے
میرے تجربہ میں آچکا ہے کہ دوہرے پھول کا آنا درخت کی شادابی اور قوت پر
منحصر ہے۔ بارہا ایک ہی پیکٹ سے ''اسٹر'' ''اسٹاک'' وغیرہ کے تخم میں
نے اپنے دوستوں کو دیے ہیں۔ اور خود بھی بوئے لیکن نتیجہ بالکل مختلف ہوا
ہے میرے یہاں کے پودوں میں خوب بڑے بڑے دوہرے پھول ہوئے
اور برخلاف اس کے دوسروں کے یہاں ناکارہ چھوٹے چھوٹے خراب اور وہ بھی
اکہرے ہوئے۔ علاوہ ان کے دوہرے پھولنے والے دوسرے بیجوں کی بھی
یہی کیفیت ہوئی۔ مثلاً ''گلاب'' ''ڈہلیا'' ''گل گیندی'' ''گل مہندی''
اور بہت سے دوسرے اور پھول بھی ہیں۔ فصل کی عمدگی کا دار
ومدار بیجوں کی عمدگی پر ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اگر پھول یا ترکاریوں سے لطف
اٹھانا ہے تو تخم عمدہ طاقتور اور صحیح وسالم بہم پہنچایا جائے بیج کے عمدہ ہونے
کی جانچ صرف ان کے بکثرت اور جلد جم آنے سے نہ کرنا چاہیئے، بلکہ جو پیداوار
اس سے حاصل ہو اس کے لحاظ سے بھلا یا برا کہا جا سکتا ہے۔ ہندوستان
کے باغات کے پیدا شدہ بہت سے تخم بجائے باہر سے منگانے کے کام میں بہ عمدگی
لائے جا سکتے ہیں۔ آٹھ دس سال کے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہاں کے
پیدا شدہ تخم بہ نسبت غیر ممالک کے درآمد شدہ تخم کے زیادہ بہتر ہوتے ہیں

بشرطیکہ مخصوص تخم کی غرض سے ان کی کاشت بہ طریق معقول کی گئی ہو۔ بوٹانیکل
اور سرکاری باغات کی سالانہ رپورٹون سے واضح ہے کہ ملک کے پیداشدہ تخم تجربہ
مین عمدہ اور کارآمد ثابت ہوتے جاتے ہین۔ اور ان کی عمدگی کے بھی لوگ
معترف ہو چلے ہین۔ چنانچہ بمقابلہ سابق کے ان کی مانگ زیادہ بڑہتی جاتی ہے
میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اس ملک کے تخم خوب بڑھتے اور پھول دیتے ہین۔ اور بہ
نسبت دیگر ممالک کے تخمون کے بہتر ہوتے ہین اس مین کوئی شبہ نہین ہے کہ
مین غیر ملکی بیجون کو کبھی ان پر ترجیح نہ دون گا۔ البتہ صرف جدید درختون کے
لئے تو امریکہ اور ولایت سے تخم منگائے جائین ورنہ بقیہ پہولون کے لئے
ہندوستان کے بیج بہت اچھے ہوتے ہین۔ اس مین شک نہین کہ محفوظ رکھنے
مین تہوڑی تکلیف گوارا کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اس تکلیف کا ثمرہ بھی مل جاتا
ہے۔ اس لئے بیجون کے جمع کرنے کے متعلق چند ضروری ہدایات درج کرتا ہون
جو قابل لحاظ ہین۔

(۱) چھوٹے درخت اور پھول والے جھاڑ

اِن مین سے بہتون کے تخم پختہ ہو جانے پر جمع کر کے خشک کر لئے جائین اور کسی
محفوظ برتن مین رکھدئے جائین، بعضون کے تخم زیادہ چھوٹے اور باریک ہوتے
ہین جو پختہ ہو جانے کے بعد ہی گر جاتے ہین۔ اس لئے اگر ابتدا ہی سے احتیاط
نہ کی جائے تو مٹی مین ملکر سب ضایع ہو جاتے ہین۔ آسان اور موثر تدبیر ان کو محفوظ

رکھنے کی یہ ہے کہ قبل پکنے کے باریک ململ کی تھیلیان بندھوا دی جائین - اور پختہ ہوجانے کے بعد ان کو توڑ لیا جائے - تھیلیون مین جو کچھہ گرین گے وہ اس طرح محفوظ ہوجائینگے -

## ۶۲ موسمی پھول کے تخم

موسمی پہلون کے بیج کو جمع کرنا غالباً بے سود تکلیف سمجھی جائیگی اس لئے کہ ان کے عمدہ اور تازہ ولایتی بیج بہت آسانی سے یہان مل جاتے ہین اور علاوہ اس کے بعض موسمی پہول کے درخت ایسے ہوتے ہین کہ اگر یہان کے تخم بوکر پیدا کئے جائین تو ان کے برابر خوش رنگ نہین ہوتے نکمے اور چہوٹے ہوجاتے ہین - لیکن پہر بھی بہت سے ایسے بہی ہین کہ جو یہین کے پیدا شدہ

نوٹ نمبر ۲ - موسمی یعنی فصلی پہول کے تخم مین مصنف کے اس خیال سے مخالف ہون کہ فصلی پہول کے تخم کا ہندوستان مین جمع کرنا بے سود ہے - ہمنے تجربہ کیا ہے کہ ٹھیک موسم مین اگر احتیاط سے فصلی پہولونکے بیج بوئے جائین اور جب اچھی طرح سے درخت مین پک جائین تو نہایت عمدہ ہوتے ہین - لیکن اس مین کچھہ شک نہین کہ اگر احتیاط او ر نگہداشت سے ہندوستان مین بیج جمع نہ کئے جائین تو ہر دوسرے تیسرے سال اچھے بیج بہی خراب ہوجاتے ہین ایسی حالت مین ولایتی بیج خرید کر بونا چاہیئے البتہ میرے تجربہ مین مندرجہ ذیل فصلی پہولوں کے تخم ہر سال ولایتی خرید کر بونا چاہئیے کیونکہ یہان ان کا بیج اچھا نہین ہوتا - زنیا - بالسم

بیجون سے کامیابی کے ساتھ اچھے پھول دیسکتے ہین - لیکن بنگال مین یہ بیج کام نہین دیتے - مثلاً مٹر کو پیش کرتا ہون، کلکتہ کے قرب وجوار مین انگریزی تخم کے مٹر خوب بڑہتے ہین - لیکن ایک بھی پھول نہین لاتا - علاوہ اس کے موسمی پھول کے غیر ملکی تخم اگر دو تین فصلون مین متواتر کاشت کئے جائین تو بڑھنا اور پھولنا تو درکنار جمتے تک نہین - کلکتہ کے قرب وجوار مین کئی سال تک سکونت کا اتفاق ہوا - اور سالانہ مین نے انگریزی "لارکس پر" Larkspur کے بیج بوئے لیکن ایک بھی نہ جما - بہت سی قسم کے موسمی پھولون کے بیج جمع کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ قبل پورے طور پر پختہ ہونے کے جڑ سمیت پودون کو اکھاڑ کر کسی خشک کمرہ مین کاغذ پر پھیلا دیا جائے بہ نسبت باغ کے یہان اچھی طرح ہوجائین گے - اور جو دانے گرین گے وہ ضائع نہ ہونگے -

(۳) ترکاری -

سبز ترکاریون کے تخم امریکہ یا یورپ جہان سے بہ آسانی دستیاب ہوسکتے ہین وہان کے لئے میرے خیال مین ہندوستانی باغات کے پیدا شدہ تخم کارآمد نہین ہوتے

بقیہ نمبر ۶۳ - پورٹیولیکا - یہ بات بھی یہان بیان کرنے کے قابل ہے کہ آسٹر کا بیج تین برس تک بونے کے قابل رہتا ہے - لیکن چوتھے سال اگر تازہ ولایتی بیج نہ خریدا جائے تو یہان کے باغون کا پیدا کردہ تخم اچھے پھول نہین دیتا اور رنگ مین خرابی آجاتی ہے -

مٹر، سیم، پیاز، رائی، کرس، کے ولایتی تخم کلکتہ کے قرب وجوار مین اور آرٹی چوک،، Artichoke اور پھول گوبھی کے تخم نشیبی بنگال مین شاذونادر کارآمد ہوتے ہین۔ علاوہ ان کے بقیہ دیگر ترکاریون کے تخم ایک بار بونے کے بعد ناقص ہو جاتے ہین۔ پیاز کے تخم بہ نسبت دیگر ترکاریون کے جلد خراب ہو جاتے ہین۔ بالائی صوبہ جات مین جہان مٹر اور سیم کے وزنی بیجون کے لئے جاتے مین صرفہ زیادہ پڑتا ہے وہان کی سالانہ مقامی پیداوار سے یہ دونون چیزین تخم کے لئے بہم پہونچائی جاسکتی ہین۔ لیکن نگاہ رکھنا چاہیئے کہ سال بہ سال پیداوار مین تیزی تو نہین ہوتی احتیاط کے ساتھ عمدہ سے عمدہ تخم تخم ریزی کے لئے بچانا چاہیئے۔ ایسا نہ کیا جائے کہ شاداب اور مضبوط درختون کے بیج تو کھانے کے کام مین لائے جائین، اور بقیہ جو بیج رہین ان کو تخم ریزی کے لئے رکھا جائے۔ جب اپنے ہی تخم ریزی کے لئے مد نظر رکھتے ہون تو لازم ہے کہ خاص کر تخم ہی کے لئے چند کیاریان مخصوص کر دی جائین۔ اور انکی نگہداشت کا خیال آخر تک باقاعدہ رکھا جائے۔

## ،،تخم کا ذخیرہ کرنا،،

تخم ریزی کے لئے بیج کے جمع کرنے مین مقدم یہ خیال ہونا چاہیئے کہ بیج صحیح وسالم اور پورے طور پر پختہ ہون۔ اگر ان باتون کا لحاظ کیا گیا تو آفات ارضی وسماوی کو عرصہ تک برداشت کرنے کی قوت ان مین باقی رہے گی مسٹر ڈارون صاحب

کے بیان سے واضح ہوگا کہ باوجودیکہ عرصہ تک سمندر کے پانی مین بھیگے
رہے - لیکن کوئی نقصان ان کو نہین پہنچا - تاوقتیکہ مین نے یہ ادا دمسٹر برکلی"
صاحب چند تجربات نہین کئے تھے - مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ سمندر کے
پانی کے مضر اثرات کا مقابلہ بیج کب تک کرسکتے ہین - مجھے یہ دیکھکر سخت تعجب
ہوا کہ منجملہ ۸۷ قسم کے بیجون کے جو اٹھائیس دن تک بھیگے رہے ۶۴ قسم کے
بیج جمے اور ۱۳۷ دن تک بھیگے رہنے کے بعد بھی چند مین قوت روئیدگی باقی رہی -
سخت گرمی کے برداشت کرنے کی بھی قابلیت اچھے بیجون مین ہوتی ہے -
ایک من کے ڈبہ مین انگلستان سے میرے نام موسمی پہولون کے بیج روانہ
ہوئے، ڈبہ کھولنے پر کیا دیکھتا ہون کہ کاغذ کے پیکٹ جن مین تخم رکھے ہوئے تھے
ان کے سرے جہالنے مین جل کر گہرے بھورے رنگ کے ہوگئے تھے، جس سے
مجھے خیال گذرا کہ بیج یقیناً جل کر بیکار ہوگئے ہون گے، لیکن امتحان کرنے پر
یعنی بونے کے بعد سب بیج خوب جمے - اکثر باغات مین دیکھنے کا اتفاق
ہمیشہ ہوتا ہے کہ بیج گر کر گرمی اور بارش کے زمانہ مین بھر زمین پر پڑے رہتے
ہین - اور باوجودیکہ گرمی کے بعد ان پر نمی پہنچتی ہے لیکن سڑ گل کر بیکار نہین
ہوجاتے، مثلاً لارکس پر " Larkspur
منہیانیٹ Mignonette
فلاکس Phlox پی ٹونیا Petunea

مٹر یعنی پی Pea وغیرہ وغیرہ کے تخم پختہ ہونے پر گرجاتے
ہین - اور دو تین ماہ تک آفتاب کی سخت تمازت جھیلتے رہتے ہین - اور
اوس کے بعد تین چار ماہ تک بھیگی ہوئی زمین مین دبے دبائے پڑے رہتے
ہین - البتہ ایک بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ بیج سخت سیل (نمی) کو برداشت
نہین کرسکتے - اگر ان کو بیکار اور ضایع کرنا مقصود ہو تو ایسے مقام پر رکھدیا
جائے کہ جہان مرطوب اور نم ہوا کے جھونکے ہر وقت آتے ہون چونکہ بنگال
کی ہوا مین نمی زیادہ ہوتی ہے اس لئے جو بیج گرمی کے موسم مین جمع کئے
جاتے ہین ان کو کسی صندوق یا آلماری کے خانہ یا طاق مین رکھدیا جائیگا
تو بارش کے دنون مین ان پر پھپوند لگ جاتی ہے، اور اکتوبر یعنی بونے کے
زمانے کے قبل ہی ضایع ہوجاتے ہین - ان کو درست وصحیح وسالم حالت مین رکھنے کے لئے
لازمی ہی کہ پورے طور پر خشک کرنیکے بعد خوب صاف شدہ بوتلون مین رکھے جائین[۶۳]، اور **بوتلون**

نوٹ نمبر ۶۳ - مصنف نے بیجون کو رکھنے کا طریقہ جو بیان کیا ہے وہ نہایت مفید ہے
بیشک بوتلون مین بیج رکھنے سے خراب نہین ہوتے یہان ہوپال مین مین نے بیجون کے
رکھنے کا طریقہ بہت برا دیکھا ہے یعنی یہان کے لوگ بیجون کو کنالیون مین ہانڈیون و
گھڑون مین اور مٹی کے لوٹون مین رکھتے ہین - لیکن یہ نہایت برا طریقہ ہے اگر بوتلین میسر
نہ آسکین تو بیج کے رکھنے کا بہتر یہ ایک اور طریقہ ہے کہ ٹین کے ڈبون مین بیج رکھی جائین
مین ہمیشہ اسی طریق پر بیجون کو رکھتا ہون اور یہی طریق میتے وشنو سدا شیو کمپنی پونا - امپریل

ہین مضبوط کاگ دے کر اوپر سے لاکھ لگا کر اس طرح بند کر دیا جائے کہ ہوا کا گذر نہ ہو سکے اگر اس طریقہ پر باحتیاط رکھے گئے تو نہ صرف سیل (نمی) سے محفوظ رہین گے بلکہ گھُن وغیرہ سے بھی جو ہندوستان مین بیجون پر حملہ آور ہوتے ہین اِن سے محفوظ ہو جائینگے ترکاریون کے ولایتی تخم ولایت سے بھیجنے مین پلشیرس سٹن اینڈ سن "نے خوب کامیابی حاصل کی ہے۔ اور کامیابی کی وجہ یہ ہے کہ جس طریقہ سے وہ پیک کر کے بھیجتے ہین وہ زیادہ معقول ہے نمی کے مضر اثر سے بیج محفوظ رہتے ہین۔

## ہندوستان کے سرکاری باغات کے بیج

کلکتہ "بوٹانیکل گارڈنس" سے کچھ دن پہلے جو لوگ طلب کرتے تھے ان کو درختون جھاڑون اور پھول کے بیج مفت مین دے جاتے تھے۔ لیکن چند سالون سے اس قسم کی تقسیم بالکل بند کر دی گئی ہے۔ کاش اگر کسی دوسری جگہہ سے ایسے عمدہ بیج ملا کرتے تو چندان مضایقہ نہ تھا، چنانچہ لوگون کو ٹری

---

بقیہ نمبر ۶۳ ۔ گارڈن پونا ایگری ہارٹی کلچرل گارڈن لکھنو اور لاہور مین دیکھا ہے جہان بیجون کے خراب ہونے کی کبھی شکایت سننے مین نہین آئی۔

نوٹ نمبر ۶۴ ۔ ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی گارڈن کلکتہ مین ایک یہ قاعدہ ہے کہ کوئی شخص اس کا ممبر ہو جائے تو سال مین دو ڈبے بیجون کے اسکو ملتے ہین ۔ ایک ڈبہ مین

وقت اچھے بیجون کے حاصل کرنے مین ہونے لگی ۔لیکن گذشتہ چند سال کے بعد کئی کمپنیون سے امریکہ اور ولایت سے تخم منگانے کا انتظام کرلیا ہے - اور اب ارزان قیمت پر دستیاب ہونے لگے ہین - سہارنپور بوٹانیکل گارڈنس،، جہان تک مجھے معلوم ہے اب اس باغ سے بھی مفت بیج تقسیم نہین کئے جاتے ، پنجاب کے مغربی وشمالی صوبہ جات مین لوگون کو موسمی پھول اور ترکاریو کے بیجون کی تقسیم سے بہت آرام تھا لیکن آرائشی پست قامت درختون اور جھاڑیون کے بیج اسقدر نفیس نہین ہوتے تھے -لیکن اب معقول انتظام ہوجانے کی وجہ سے یہ بھی اچھے ملتے ہین -

،،اوٹاکمنڈ،، سبز ترکاریون کے بیج سرکاری باغات نیل گری مین فروخت ہوتے ہین اور جو شخص چاہے منگا سکتا ہے ، چند سال گذرے ،، اگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی ،، نے بڑے پیمانہ پر ترکاریون کے بیج بوکر امتحان کیا تھا -لیکن ترکاریان قابل اطمینان نہ ہونے کی وجہ سے یہ خیال کرلیا گیا کہ وہان کے بیج بوسیدہ منگا کر بونا مناسب نہین ہے - اوٹاکمنڈ مین چند ماہ قیام کے زمانہ مین وہین کے

---

بقیہ نمبر ۶۲ - پھول کے بیج ہوتے ہین اور دوسرے مین ترکاریون کے بیج اور اسی طرح سال مین ایک مرتبہ اگر کوئی ممبر چاہے تو اسکو عـ۲ روپیہ کی قیمت کے درخت بلا قیمت ملسکتے ہین بشرطیکہ ریل وغیرہ کا کرایہ وہ ممبر ادا کرے ممبر کے نام سوسائٹی مذکور سے ایک رسالہ بھی آیا کرتا ہے ممبری کی فیس سالانہ اول بار للعـ۵ روپیہ ہے اور آیندہ معـ۵ روپیہ سال ادا کرنی ہوتی ہے

تخم کی پیدا شدہ ترکاریوں کے چکھنے کا مجھے بھی اتفاق ہوا تھا، لیکن وہ ترکاریاں کلکتہ کے باغات جیسی نہ تھین، اور ذایقہ مین بھی کم درجہ پر تھین، علاوہ اس کے ایک صاحب نے جنہون نے عرصہ دراز سے وہان کی سکونت اختیار کرلی ہے اور جن کو باغبانی سے بدرجہ غایت شوق تھا مجھہ سے بیان کیا کہ اُن کے باغات کے بیجون کی ترکاریان اسقدر خراب ہوئین کہ انہون نے عہد کرلیا ہے کہ آئندہ یہان کے بیجون کو کبھی نہ کاشت کراؤنگا اور نہ سالانہ ولایت سے بیج منگایا کرون گا۔

## ولایتی بیجون کا پیک کرنا"

ڈاکٹر جیمسن صاحب فرماتے ہین کہ چونکہ تمام بیج اس ملک مین آکر خراب ہوجاتے ہین اس لئے ولایتی بیجون کا سالانہ آنا بہت ضروری ہے تاکہ عمدہ قسم کے بیج تقسیم کئے جاسکین، آیندہ چل کر اس کتاب سے ظاہر ہوگا کہ مجھے اِن کے بیان سے اتفاق نہین ہے کہ تمام بیج یہان آکر خراب ہوجاتے ہین اور چند جو خراب ہونے سے بچ جاتے ہین وہ باوجود احتیاط کے بھی درست حالت مین نہین رہ سکتے لیکن بایں ہمہ بہت سے بیج ایسے ہین کہ جو بخیال طوالت و کفایت شعاری کے ولایت ہی سے منگانا بہتر ہوتا ہے اور چند ایسے بھی ہین کہ جو کم از کم بنگال مین بیج نہین لاتے یعنی جمتے اور بڑہتے ہین لیکن ان مین بیج نہین پڑتا۔

ہندوستان کے ماہرین فن باغبانی کی توجہ چند سال گذشتہ میں بیجوں کی حفاظت سے روانگی کے مسئلہ پر مبذول رہا کی ہے۔ اس لئے یہ تسلیم کیا جانا چاہیئے کہ پیک کرنے کا بہترین طریقہ تو انہوں نے تجربہ کے بعد قرار دے لیا ہے اور میرے خیال میں یہ بات یقین کے ساتھ بیان کی جا سکتی ہے کہ جب زیادہ مقدار میں بیج بھیجے جائیں تو اُن کو ٹین کے بکسوں میں پیک کر کے بطریق گل حکمت خوب بند کر دینا چاہیئے" ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی میں بڑے بڑے چالان بیجوں کے ولایت اور امریکہ سے سالانہ آتے ہیں، وہ اسی طریقہ سے بند ہو کر منگائے جاتے ہیں۔ اور کچھ نقصان نہیں پہنچتا، اور میرا ذاتی تجربہ بھی ہے کہ جب میں نے دیگر ممالک و امصار سے تخم منگوائے تو ان کو بھی اسی طرح پیک کر کے منگوائے۔

کچھ پہلے جب ولایت کے بھیجے ہوئے تخم کسی نہ کسی وجہ سے ناکارہ ثابت ہوئے تو لوگوں کو اعتراض ہوا کہ یہ طریقہ پیکنگ ٹھیک نہیں ہے ایک صاحب نے گورکھپور سے لکھا تھا کہ تین سال تک میں برابر ولایت سے بیج منگاتا رہا ہوں، اور کہہ سکتا ہوں کہ اگر اسی طرح ٹین کے ڈبے جھلوا کر بیج بند کر کے بھیجے گئے تو شاید ہی کوئی بیج درست حالت میں ہندوستان پہنچیگا۔ اور اس کی کوئی امید نہیں معلوم ہوتی کہ وہ لوگ کوئی دوسرا طریقہ پیک کرنیکا اختیار کریں گے، ٹین کے ڈبوں کے بیجوں سے ایک درخت بھی میرے یہاں

تیار نہین ہوا، لیکن اب پورے طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ پیکنگ کی خرابی کی وجہ سے بیج نہین جمے تھے بلکہ ان کے نہ جمنے کی کوئی دوسری وجہ تھی مسٹر آر فارچون صاحب تحریر فرماتے ہین کہ چند سال گذرے کہ مین چین کے بحری سفر مین اپنے ساتھ چند قسم کے پھولون کے بیج لے گیا، کچھہ بیج چھلے ہوئے ٹین کے ڈبون مین رکھے تھے اور کچھہ ڈھیلے ڈھالے کرچ کے تھیلے مین رکھہ کر "کیبن" مین لٹکا دے گئے تھے، سب بیج خوب اچھی طرح جمے اور ان کے درخت بڑے ہوئے اور ایک بھی ضائع نہ ہوا۔

میرے خیال مین ایک احتیاط بشرط امکان ضرور کرنا چاہیئے کہ ٹین کے ڈبہ مین بیجون کے ساتھ کسی اور چیز کو نہ رکھا جائے۔ مین نے اسکو اسوجہ سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بیج اور بلب کو ایک ہی مین رکھہ دیا تھا، ایک بلب اس کے اندر سڑ گیا۔ اس لئے دوسرے بیجون پر اس کا جو کچھہ اثر پڑا ہوگا ظاہر ہے۔

علاوہ اس کے جو بیج مرطوب ملک اور بنگال جیسے ملک کے باغات مین بونے کے لئے بھیجے جائین ان کو علیحدہ علیحدہ بہ لحاظ زمانہ کاشت ڈبون مین بند کر کے بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر حسب معمول ایک ہی ڈبہ مین بند کئے گئے تو جب ڈبہ کھولا جائے گا تو نتیجہ لامحالہ یہ ہوگا کہ بعض کے بونے کا زمانہ گذر چکا ہوگا اور بعض کے بونے کو عرصہ باقی ہوگا۔ مثلاً مرچوبہ، گانٹھ گوبھی

پھول گوبھی - کرس - کرم کلا کے تخم شروع ستمبر مین یا کچھہ پہلے بوئے جاتے ہین، اب اگر سب بیج ایک ہی ڈبہ مین بند ہوئے اور ڈبہ کھول لیا گیا تو ضرور ہے کہ پیاز، مولی - شلجم، گاجر، مٹر وغیرہ اور دیگر موسمی پھولون کے بیج مہینہ ڈیڑہ مہینہ تک تا زمانہ کاشت مرطوب ہوا سے اگر ضایع نہ ہوئے تو کمزور تو ضرور ہوجاینگے - مین اس احتیاط کو ضروری خیال کرتا ہون اور مشورہ دیتا ہون کہ اس پر عمل کیا جائے کیونکہ مین نے دیکھا ہے کہ مرطوب آب وہوا کا مضر اثر ہونے کے لئے کسی زیادہ زمانہ کی ضرورت نہین ہے - بلکہ تھوڑے ہی عرصہ مین خراب ہوجاتے ہین - اگر مقدار بیجون کی تھوڑی ہو تو ڈاک کے ذریعہ سے بھیجنا بہتر ہے -

## کہان کہان [۶۵] سے بیج آتے ہین ؟

امریکہ - ترکاریون کے بیج زیادہ تر امریکہ سے آتے ہین وہ ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی، ترکاریون کے بیج کثیر مقدار مین وہان سے سالانہ منگا کر اپنے

لوٹ نمبر ۶۵ - میسرس وشنو سداشیو کمپنی پونا کے کارخانے کے بیج میرے خیال مین ہندوستان کے تمام کارخانون سے بہتر ہوتے ہین - کیونکہ مین اس کارخانہ سے ۱۸۸۵ء سے برابر بیج منگاتا ہون لیکن آج تک مجھے اس کارخانہ کے بیجون مین کسی قسم کی خرابی نہین معلوم ہوئی - مجھکو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کارخانہ مین ترکاریون کا بیج براہ راست ہالینڈ سے منگایا جاتا ہے -

ممبران کو تقسیم کرتی ہے۔ اور اس مین کوئی شک نہین کہ ایک خاص صفت
ان مین یہ ہوتی ہے کہ جمتے خوب ہین۔ اور ان کے رواج پانے کی خاص وجہ
بھی یہی ہے۔ باستثناء چند خاص ترکاریون کے عموماً سب ترکاریان اسقدر
لذیذ اور خوش ذائقہ نہین ہوتین جسقدر کہ ولایتی بیجون کی ترکاریان ہوتی ہین۔
کیپ آف گڈ ہوپ" اگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی" مین سالانہ اس
مقام سے ترکاریون کے بیج زیادہ آیا کرتے تھے، اس جگہہ سے طلب کرنے
مین یہ فائدہ خیال کیا گیا تھا کہ بہ نسبت امریکہ اور یورپ کے بیجون کے وہان
کے بیج زیادہ تازہ ہون گے۔ کیون کہ فصل ختم ہوتے ہی اگر وہان سے روانہ
کئے جائین تو ہندوستان مین بونے کی فصل تک بہت اچھی طرح پہنچ جاتے
ہین۔ یعنی پختہ ہونے پر تین چار ماہ کے ہی اندر ہمارے پاس آجاتے ہین۔ اور
یورپ و امریکہ سے جو بیج آتے ہین۔ وہ لامحالہ بارہ ماہ سے کم کے پورانے نہین
ہوسکتے۔ اگرچہ یہ فائدہ ضرور تھا کہ بیج جمتے خوب تھے، لیکن پیداوار کم ہوتی
تھی۔ ظاہر ہے کہ صرف جمنے کے فائدہ کو کمی پیداوار پر ترجیح نہین دیجا سکتی۔
اس لئے "کیپ آف گڈ ہوپ" بیجون کی مانگ رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی میری
نظرون مین وہان کے بیجون کی کچھہ وقعت نہین ہے۔ جب تک دوسری جگہہ
کے بیج دستیاب نہین ہوتے مین وہان کے بیج نہین بوتا۔
"انگلستان" چند سالون کے تجربہ کی بنا پر مین کہہ سکتا ہون کہ معتبر

انگریزی کارخانون سے ترکاریون اورپھولون کے جو بیج[٦٦] خرید کئے جاتے ہین اُنپر کیا بہ لحاظ جمنے کے اور کیا بہ لحاظ عمدگی پیداوار کے سبقت لے جانا بہت مشکل ہے۔

"ولایتی پھولون کی ناکامیابی کے اسباب"

بعض اوقات تمام بیج خواہ دنیا کے کسی حصّہ سے کیون نہ طلب کئے گئے ہون بالکل نہین جمتے، مندرجہ ذیل وجوہات مین سے ایک یا ایک سے زائد وجوہ سے یہ نقصان ہوجاتا ہے۔

بعض اوقات بیج پورانے ہوتے ہین، اور جسوقت کارخانہ سے بھیجے جاتے ہین اُسی وقت بالکل ناکارہ ہوتے ہین۔ غیر معتبر اور چھوٹے تاجرون کا دستور ہے کہ سال گذشتہ کے پس ماندہ بیجون کو تازہ بیجون مین ملا دیتے ہین لیکن میرا خیال ہے کہ معتبر تاجر ہرگز ایسا نہ کرتے ہونگے۔

بعض بے ایمان تاجر دو مختلف چیزون کے بیجون کو جو ہمشکل ہوتے ہین مثلاً شلجم اور مال کنگنی کے بیجون کو ایک ہی مین ملاکر فروخت کرتے ہین اور اس خیال سے کہ اُن کا عیب ظاہر نہ ہو آخرالذکر کو گرم پانی مین اوبال ڈالتے ہین، تاکہ جمین نہین اور نہ ان کا درخت ہو۔

نوٹ نمبر ٦٦۔ مسٹر ڈبلو ڈبلو جانسٹن صاحب ہمالیہ سیڈ اسٹور منصوری کے کارخانہ مین میرے نزدیک ہندوستان کے تمام کارخانون سے بہتر پھلوار کے بیج ملتے ہین۔ مین ہمیشہ اسی

پیکنگ کی خرابی بھی بلا شبہ بیجون کے ضائع ہو جانے کا ایک سبب ہوتی ہے اگرچہ بعض بیجون مین عرصہ تک درست رہنے کی قوت ہوتی ہے لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ بحری راستہ مین جو ضروری احتیاط ہونا چاہیئے وہ ترک کر دی جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ تاوقتیکہ بیجون کا انتخاب سالانہ نہ کیا جائے عمدہ سے عمدہ ترکاریون کے بیج بھی متواتر چار یا پانچ سال بونے کی وجہ سے ناقص ہو جاتے ہین۔ چنانچہ جن تاجرون کے یہان اس کا کارخانہ ہوتا ہے اور وہ تخم حاصل کرنے کی غرض سے کاشت کرتے ہین اُن کے یہان کے بیج اچھے ہوتے ہین مثلاً ”میسرس سٹن اینڈ سنس ریڈنگ کے یہان کے منتخب بیجون کا مجموعہ قریباً پچیس سال سے اپنی عمدگی کو برابر قایم رکھے ہوئے ہے۔ ایسے بیج کسی قدر گران ضرور فروخت ہوتے ہین۔ لیکن قیمت کی زیادتی کا معاوضہ پیداوار کی عمدگی سے پورے طور پر ہو جاتا ہے۔

ہندوستان مین ”سٹن“ کے بیج زیادہ آتے ہین اور اس ملک مین خاص طور پر عمدگی کے لیئے مشہور ہین۔ ہر پارسل کے ہمراہ ایک پرچہ ہدایتی بہ مضمون ذیل بھی ہوا کرتا ہے۔

مقررہ قواعد کے موافق قبل پیک کرنے کے ان بیجون کو مکرر جانچ لیا گیا ہے کہ ان مین اعلیٰ درجہ کی قابلیت رویدگی ہے یا نہین“

بقیہ نمبر ۶۶ ـ کارخانہ سے بیج منگایا کرتا ہون اور ہمیشہ ان کو اچھا پاتا ہون۔

ہماری قطعی طور پر رائے ہے کہ امور ذیل کا لحاظ ضروری رکھا جائے۔

(۱) ڈبہ یعنی ٹین ہرگز نہ کھولا جائے۔ جب تک سطح صاف اور ہوا مرطوب نہ ہو۔

(۲) جن بیجون کو بونا منظور ہوان کو دیر تک کھلا ہوا نہ رکھا جائے بلکہ جلد بوئے جائین۔ زیادہ ہوا لگنے سے بھی بیج خراب ہو جاتے ہین۔

(۳) ہمارے کارخانہ کے پیک شدہ مٹر اور سیم کے بیجون کو قبل بونے کے نم کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ اگر زمین مین کافی نمی نہ ہو تو حسب قاعدہ پانی دیتے رہنا کافی ہے۔

(۴) جن بیجون کو فوراً بونا منظور نہ ہوان کو بوتلون مین کاگ لگا کر رکھا جائے۔ بوتل کے اندر نمی یا رطوبت کا اثر ہرگز نہ ہونا چاہیے۔

خلاف موسم ہندوستان مین پہنچنے کی وجہ سے تخم خراب ہو جاتے ہین بونے کی فصل سے قبل بیجون کو نہ بھیجنا چاہیے۔ ورنہ درست اور سالم ہی کیون نہ پہنچین۔ لیکن بونے کے قبل ان کے خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے خاصکر بنگال مین اگر بونے کی فصل کے بہت پہلے آگئے تو وہان کی مرطوب آب و ہوا کا اثر ان پر ہو جاتا ہے۔ اور جو تخم کہ شروع جاڑہ مین بوئے جاتے ہین اگر اُن کا ڈبہ ایک یا دو ماہ قبل تخم ریزی کھول دیا گیا ہے اور مرطوب ہوا ان مین سرایت کر گئی ہے تو باوصف ان کے عمدہ اور سالم ہونے کے پھر بھی یقیناً خراب ہو جائینگے

جو بیج کہ واقعی اچھے ہوتے ہین اور بونے کے بعد ان ہین سے ایک نہ ایک وجہ سے خراب بتلائے جاتے ہین۔

قبل آغاز فصل بوئے جاتے ہین اور اُمید کے خلاف زیادہ عرصہ مین جمتے ہین۔ بہت قسم کے موسمی پہول "نی موفلا Nemophilla "اور لارکس پر" Larkspur کے بیج فوراً بونے کے بعد نہین جمتے، بلکہ جب تک پورے طور پر جاڑہ نہین پڑتا اُس وقت تک ان مین روئیدگی نہین آتی۔ اگر آگے سے بوے گئے ہین تو زمین مین اسوقت تک ساکت پڑے رہتے ہین۔

"کرسن" کے بیجون کی کاشت اگست مین کی جاتی ہے۔ (یہی زمانہ عموماً ترکاریون کے بونے کا ہوتا ہے) بونے کے بعد ایک ماہ تک زمین مین پڑے رہتے ہین۔ اور متفرق طور پر جمتے ہین۔ اگر تہوڑا تہوڑا ان کا تخم رکھہ لیا جائے اور جاڑہ پڑنے پر بویا جائے تو قریباً بارہ دن کے عرصہ مین بکثرت جم آتے ہین

جو بیج کھلی ہوئی زمین مین بوئے جاتے ہین ان مین روئیدگی نہ ہونے کی وجہ سے ناقص تصور کئے جاتے ہین، حالانکہ بیج واقعی مین خراب ہوتے ہین۔ بلکہ تخم ریزی کے بعد ہی چیونٹیان اور دیمک ان کو کھا ڈالتی ہے۔ جن مقامات مین سرخ چیونٹیان کثرت سے پائی جاتی ہین وہان اگر کاہو کے یا کوئی موسمی پھولون کے بیج بوئے جائین تو ان کے چھوٹے بیجون کو بونے کے بعد تہوڑے

ہی عرصہ مین یہ موذی کیڑے اُٹھا لے جاتے ہین۔ بعض قسم کے پودون کے بیج علی الخصوص جن مین اُگنے پر ایک قسم کا رس ہوتا ہے۔ مثلاً چقندر نولانا Nolana اور آئیس پلانٹ Ice Plant وغیرہ کو چڑیان کھود کر کھا جاتی ہین۔

جس طریقہ سے امریکہ کے مزارعین بیجون اور خاص کر ترکاریون کے بیجون کی عمر کا اندازہ کرتے ہین اس کو اِس موقع پر بیان کرنا مناسب سمجھتا ہون جب تم کو مٹر کے نئے بیج بونے کی ضرورت ہو تو ایک بیج اپنے منہ مین رکھہ کر دانتون سے دباؤ، اگر وہ بیج زیادہ سخت ہو تو سمجھہ لو کہ ایک سال سے زاید کا ہے، اگر وہ باسانی دانت کے نیچے دب جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ نیا ہے، گاجر کے بیج تازہ ہوتے ہین ان کا رنگ سبزی مائل ہوتا ہے۔ پورانے بیج سے سبزی جاتی رہتی ہے۔ اور اس کا رنگ پھیکا زردی مائل ہو جاتا ہے، اور خوشبو زائل ہو جاتی ہے "پارسنپ" کے نئے بیج سبزی مائل ہوتے ہین۔ اور ایک سال سے زائد ہونے پر یہ سبزی جاتی رہتی ہے۔ پیاز کے بیجون کا امتیاز کرنا بمقابلہ دوسرے بیجون کے زیادہ دشوار ہے۔ لیکن اگر تم ایک بیج لیکر دانتون سے توڑو تو تم کو معلوم ہوگا کہ پورانے بیج کا چھلکا خشک اور سخت اور مغز مین سفیدی و کر ختگی ہوتی ہے۔ برخلاف اِس کے نیا بیج زیادہ ملایم اور چھلکا لسدار ہوتا ہے اور مغز مین تراوٹ زیادہ ہوتی ہے

اور قدرے دہنیت بھی ہوتی ہے۔ نئے بیج کو بجائے دانت سے توڑنے کے چاقو سے بھی کاٹ سکتے ہیں۔ جو بیج خراب ہوتا ہے اس میں مغز نہیں ہوتا اگر ہوتا بھی ہے تو زیادہ خشک۔ اس کے امتیاز کا طریقہ یہ ہے کہ سفید کاغذ پر بیج کو رکھ کر دباؤ، اگر کاغذ پر کسی قسم کی نمی نظاہر ہو تو سمجھو کہ بیج ناکارہ وخراب اور زیادہ دنون کا ہے۔ "کرم کلا" اور "بند گوبھی" کے نئے بیجون کو اگر دبایا یا کاٹا جائے تو مغز کا رنگ زردی مائل سبز دکھائی دیتا ہے۔ اور چھلکے پر بھی خفیف سبزی ہوتی ہے۔ لیکن پرانے بیج مین یہ بات نہین ہوتی۔ رنگ پھیکا پڑجاتا ہے۔ کرم کلا۔ بند گوبھی وغیرہ کے بیج بمقابلہ دوسرے بیجون کے زیادہ عرصہ تک قایم رہتے ہین۔ اور اگر بحفاظت رکھے جائین تو چھ برس تک پورانے بیج بھی جم سکتے ہین چقندر کے نئے بیج پر زردی مائل سبزی ہوتی ہے لیکن پورانا ہونے پر بھوراپن آجاتا ہے۔ اور اسکی قوت جاتی رہتی ہے۔

کرس کے نئے بیج کا رنگ خفیف سبز ہوتا ہے۔ اور نیز خوشبو ہوتی ہے۔ لیکن ایک سال سے زائد ہونے کی صورت مین سبزی جاتی رہتی ہے۔ اور خوشبو بھی کم ہوجاتی ہے۔

## تخم ریزی

طریقہ تخم ریزی کا انحصار بہت کم تخم کی نوعیت پر ہوتا ہے اور پھولون کے

تذکرہ مین بیان کیا جائے گا۔

ہر تخم ریزی کے لئے طریقۂ ذیل موزون و مناسب ہے بیج خواہ چھوٹے ہون یا بڑے مثلاً چوڑی سیم۔ اور لوپن Lupin اور بہت سے جھاڑون اور درختون کے بیج جن کے چھلکے سخت ہو جاتے ہین اگر ان کو سخت زمین مین بو دیا جائے تو ان کے جمنے مین عرصہ لگتا ہی۔ اس لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایسے سخت چھلکے دار بیجون کو ایک برتن مین گرم پانی رکھہ کر ڈال دیا جائے جو بیج ہلکے اور بے مصرف ہون گے وہ اوپر تیرنے لگین گے۔ ان کو نکال لیا جائے اور بقیہ کو ۱۲ گھنٹہ ۲۴ تک بھگانے کے بعد بو دیا جائے۔

طشتریون یا کسی دوسرے ظرف مین تخم ریزی کرنا ہو تو اس کے لئے بہتر ہے

نوٹ نمبر ۷ ۔ میرے نزدیک سخت چھلکے دار بیجون کو اون کے موسم مین بونا بہتر ہے یہہ طریقہ جو مصنف نے بیان کیا ہی اس طریقہ سے مین نے بہی بار ہا بیج بوئے لیکن اس مین مجہے خاطر خواہ کامیابی نہین ہوئی حالانکہ مصنف کے طریقہ کی تعلیم مین نے اسکول مین پائی ہے اور یہی طریقہ بیج بونے کا مجکو بتایا گیا ہی اور عام طور سے یہی کتابی تعلیم سمجہی جاتی ہے لیکن عملی طریقہ سے مین نے اسکو خراب پایا بہرحال جو تخم سخت چھلکے دار بارش مین بوئے جاتے ہین اونکے نام یہہ ہین۔

مولسری۔ کھرنی۔ گل طرہ۔ رام پہل۔ شریفہ۔ جار۔ کمیلیا۔ کافی۔ امرود۔ بیر۔ کھجور اور اسی قسم کے اور بیج جو سخت چھلکے دار ہوتے ہین۔ سخت چھلکے دار بیجون سے یہ مطلب ہے کہ

مٹی تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک حصہ ۱/۳ پتون کی کھاد اور ہم وزن درورہ چونہ ملا کر ایک ہلکی تہ بچھا دینا چاہیئے۔ متواتر آبپاشی ہونے سے مٹی مین ترشی آجاتی ہے اور اس کا رنگ سبز ہوجاتا ہے لیکن چونہ سے مٹی مین یہ خرابی پیدا نہ ہوگی۔

اس ملک کے بڑے بڑے ماہرین فن باغبانی نے یہ قاعدہ قرار دیدیا ہے کہ بیج کو ہمیشہ خشک زمین مین بونا چاہیئے "مسٹر آر۔ اسکاٹ صاحب" مہتمم "کلکتہ بوٹانیکل گارڈنس" گرمی کے موسم مین سایہ کے نیچے ایک مٹی کا ذخیرہ وقتاً فوقتاً بیج بونے کے لئے جمع رکھا کرتے تھے۔ مسٹر جی۔ مینومن صاحب مہتمم "بوٹانیکل گارڈنس" ماریشس" فرماتے ہین کہ میرا تجربہ ہے کہ تمام قسم کے بیج جو دور کے بحری راستون سے لائے جاتے ہین ان کو بھیگی ہوئی زمین مین نہ بونا چاہیئے بلکہ زمین کا خفیف حصہ نم ہونا کافی ہے۔ اور بونے کے بعد تین روز تک آبپاشی کرنے کی ضرورت نہین ہے بارش کے زمانہ مین تا وقتیکہ بیج اوگ کر زمین کے اوپر نہ آجائین ایک چٹائی سے ان کو ڈھانکے رکھنا چاہیئے اور جب زمین کے اوپر نکل آئین تو حسب معمول پانی دینا چاہیئے۔ اس آسان اور سادہ طریقہ سے پورانے بیج بھی جم آئین گے۔ برخلاف اس کے بونے کے بعد فوراً آبپاشی کر دینے سے بیج سڑ جاتے ہین اور شروع ہی سے پانی کی زیادتی

بقیہ نمبر ۶۷۔ مغز کے اوپر چھلکا بہت سخت مثل ہڈی کے ہوتا ہے جیسے بادام۔

کو برداشت نہین کرسکتے - مین نے ایک ہی پیکیٹ کے بیجون کو خشک اور بھیگی ہوئی مٹی مین بوکر تجربہ کرکے دیکھ لیا ہے، اور جو شخص چاہتا ہے آزمائش کرکے دیکھ لے کہ خشک مٹی مین بوئے ہوئے بیج بمقابلہ تر مٹی کے خوب اوگتے ہین -

بلاشبہ میرا تجربہ جو کچھ تخم ریزی کے متعلق ہوا ہے وہ صاحب موصوف کی رائے کے خلاف ہے - ممالک مغربی و شمالی مین دو وجوہ سے ناقابل عمل ہے - اس لئے کہ وہان کا موسم بہت خشک ہوتا ہے اور دوسرے بونے کے بعد اگر آبپاشی کرکے بیج زمین مین دبا نہ دئے گئے تو تیز ہوا سے وہ ٹھہر نہ سکین گے اور احتمال اونکے اُڑ جانے کا ہوگا -

میرے تجربہ مین قبل تخم ریزی کے زمین کو سیراب کرلینا بشرطیکہ ضرورت سے زائد نمی موجود نہ ہو ہمیشہ مفید ثابت ہوا ہے -[٦٨]

نوٹ نمبر ٦٨ - میرے نزدیک مصنّف نے تخم ریزی کے متعلق جو اقوال اور اسباب بیان کئے ہین وہ بھی ٹھیک ہونگے لیکن تخم ریزی کے متعلق میرا تجربہ یقیناً بہت آسان اور زیادہ مفید ہے جو حسب ذیل ہے - سخت چھلکے دار بیجون کا ذکر مین اوپر کرچکا ہون موسم بارش مین ایک ایک بیج لیکر دو دو انچہ گہرا زمین مین گاڑ دینا چاہیے اور اونکے سوراخون کو مٹی سے بند کردینا چاہیئے - باریک اور نازک پہلوار کے بیجون کے بونے کی میرے نزدیک یہ ترکیب بہت زیادہ مناسب ہے کہ کیاری مین یا کونڈیون مین مٹی اور

محض اپنے ذاتی تجربہ پر ہر گز دیگر حضرات کو مین اس پر عمل کرنے کی صلاح نہین دیتا ہون لیکن ماہرین فن اساتذہ جن کی رائین بمقابلہ میری راے کے زیادہ معتبر ہو سکتی ہین۔ ان کو بھی اس راے سے اتفاق ہے مسٹر آر راس صاحب "ہیڈ گارڈنر" صاحب اپنی کتاب ہدایات تخم ریزی مین فرماتے ہین کہ بونے کے بعد باریک ہزارہ سے خفیف پانی دیدو۔ بعدازان زیادہ پانی دیکر تر نہ کرو بلکہ نم رکھو" اور مسٹر ایم۔ می کن" صاحب سابق ہیڈ گارڈنر" اگیری ہارٹی کلچرل سوسائٹی لکھتے ہین کہ فصلی پھولون کے بیج آبپاشی کرکے بونے سے ان مین خوب کامیابی ہوتی ہے۔ اور مسٹر جان اسکاٹ صاحب اپنے مضمون مندرجہ اگیری ہارٹیکل چرل سوسائٹی" جلد اول صفحہ ۱۹۲ مین لکھتے ہین کہ خشک مٹی مین بلا آبپاشی

---

بقیہ نمبر ۱۸ - پتون کی کہاد اور قدرے ریت خوب ملا کر اوس مین بچھا دینا چاہیے بعدازان کیاری یا کونڈی پر پانی کا ہلکا چھینٹا دیدینا چاہیے تاکہ کیاری یا کونڈی کی مٹی ادہر ادہر نہ ہونے پائے پانی کے چھینٹے کے بعد بیجون کو بھی کونڈیون یا کیاریون مین چھڑک دینا چاہیے بیجون کے چھڑکنے کے بعد ایک باریک ٹین کی چھلنی سے کہاد ملی ہوئی مٹی نہایت ہلکی ہلکی بیجون پر چھان دینا چاہیے تاکہ بیج اوس سے چھپ جائین اور ہوا سے اوڑ کر ایک جا جمع نہ ہو سکین۔ باریک اور نازک بیجون کے واسطے مٹی کا چھالا انچھ سے ذرا کم رہے تو بہتر ہے بڑے موٹے موٹے سخت چھلکیدار بیجون کے واسطے (جیسے اخروٹ بادام) دو انچھ اور ڈیڑہ انچھ مٹی کی تہ دینا مناسب ہے۔

کے بونا گویا اصول اور قاعدہ کے خلاف کرنا ہے" اور آخر مین مسٹر جان
ایم ایل راے صاحب انگلستان جیسے مرطوب ملک کے لئے لکھتے
ہین کہ "قبل بونے کے پانی دیکر زمین خوب تر کر لیا کرو" مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اگر نکاس کا معقول انتظام ہو تو بونے کے قبل پانی دیدینے سے بیجون کے
سخت چھلکے اور جوڑ ملایم ہوجاتے ہین اور اس سے پھوٹنے مین ان کے آسانی
ہوتی ہے - باستثناء بارش کے، اگر آبپاشی کی وجہ سے پانی زمین مین زیادہ ہوگیا
ہے تو بیجون کے سڑنے سے پہلے مٹی مین خشکی آجائے گی -

جن گملون مین بیج بوئے جائین ان کو اُس وقت تک سایہ مین رکھا جائے
جسوقت تک کہ ان مین کونپلین پھوٹ کر نکل نہ آئین - اور اس کام کے لئے بہ
نسبت کیاریون کے گملے زیادہ موزون و مناسب ہوتے ہین - بعد ازان ان
گملون کو فوراً منتقل کر کے ایسی جگہ لے جائے جہان ان کو خوب ہوا اور روشنی
پہنچتی رہے - البتہ یہ ضرور ہے کہ تیز ہوا سخت بارش اور آفتاب کی سیدھی و
تیز کرنون سے ان کو بچایا جائے -

## "گملون[۶۹] اور گملون کا بھرنا"

گملے دو مطالب کے لئے بھرے جاتے ہین - ایک چند اقسام کے چیدہ اور

نوٹ نمبر ۶۹ - بھوپال مین کسی زمانہ مین گملے بہت بھدے اور بدنما بنتے تھے لیکن اب

منتخب پودون کے لگانے کے لئے - دوسرے بیج بونے کے لئے -

گملے کی صورت کے مٹی کے ظروف کمہار بناتے ہین - جیسے ہندوستانی اپنے کھانا پکانے کے کام مین لاتے ہین - اس لئے بہت آسانی سے ہر جگہہ فرمایش کرنے سے گملے ارزان قیمت پر ہندوستان مین مل جاتے ہین - یہ بلحاظ صفائی اور پائداری ہر جگہہ کے یکسان نہین ہوتے بلکہ مختلف ہوتے ہین - بعض ذرا دباؤ پڑنے سے ٹوٹ جاتے ہین - یا دھوپ مین پڑے رہنے سے چٹخ جاتے ہین - اور بعض ایسے پائدار ہوتے ہین کہ ان کو ٹھوکنے سے ٹن ٹن کی آواز آتی ہے اور عرصہ تک کام دیتے ہین -

---

بقیہ نمبر ۶۹ کچھہ عرصہ سے یہان بہی عمدہ گملے تیار ہوتے ہین - لیکن بوجہ چکنی مضبوط مٹی نہ ہونے کے فی الحقیقت ایسے عمدہ اور خوبصورت اور مضبوط گملے تیار نہین ہو سکتے جیسے ممالک متحدہ آگرہ اودہ پنجاب مین بنتے ہین - لیکن یہان گملون مین بمقابلہ مذکورہ بالا مقامات کے یہ بہت بڑی خوبی ہے کہ یہان کے گملے پورس پاٹ کا کام دیتے ہین پورس پاٹ سے یہ مراد ہے کہ گملون مین ایسے مسام ہوتے ہین جن کے ذریعہ سے ابخرات خارج ہوتے ہین اور بیرونی عمدہ ہوا ان مسامون کے ذریعہ سے اندر سرایت کرتی رہتی ہے اور ان ابخرات کا داخل و خارج ہونا پودون کے حق مین بہت زیادہ مفید و منفعت رسان ہے مصنف نے کونڈیون کو بیج بونے کے لئے تجویز کیا ہے اور ہدایت کی ہے کہ ان کونڈیون مین ایک ایک سوراخ کر دینا چاہیئے لیکن میرے نزدیک کم سے کم چار سوراخ ضرور ہونے چاہیین اور ان سوراخون پر مٹی کے

میرا خیال ہے کہ مٹی میں شوریت زیادہ ہوتی ہے تو اس کے گملے پائدار نہین ہوتے۔ مناسب یہ ہے کہ چھوٹے بڑے ہر قسم کے گملے ہر وقت گودام مین رکھے جائین، ان کو بے ترتیبی کے ساتھ نہ رکھا جائے۔ بلکہ ان کو کسی سایہ دار جگہہ مین برابر قطار مین رکھدیا جائے۔ اور ضرورت کے وقت کام مین لایا جائے پورانے گملے خالی ہو جائین تو اون کو فوراً دھو کر ذخیرہ مین رکھدینا چاہیئے۔ اچھے باغبان میلے کچیلے گملون کو پسند نہین کرتے۔

بقیہ نمبر ۶۹ ۔ چھوٹے چھوٹے ٹھیکرے ضرور رکھدینا چاہیئے بعد اوسکے کھاد مٹی جو کچھ بھرنا مقصود ہو اُس مین بھرے لیکن یہان کونڈیون مین بیج بونے کا رواج نہ تھا البتہ ایکمرتبہ مین نے چوبیس کونڈے بنوا کر ان مین موسمی پھلوار کے بیج بوئے جو مفید ثابت ہوئے لکڑی کے صندوقون مین بھی سوراخ کرنے اور اُن سوراخون پر ٹھیکرے رکھنے کے بعد مٹی یا کھاد بھر کر بیج بوئے جاتے ہین چیڑ کی لکڑی کے صندوق بھی پورس پاٹ کا کام دیتے ہین۔ ان مین سے ابخرات نکلنا اور ہوا کا داخل ہونا پودون کے لئے مفید ہے اور ایسے ہی چوبی ٹب بھی کار آمد ہوتے ہین باغبانون کو اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ کونڈیون ناندون چیڑ کے صندوقون چوبی ٹبون پر کسی قسم کا روغن یا پالش نہین کرنا چاہیئے ورنہ ابخرات خارج نہ ہونگے اور نہ ہوا داخل ہو سکے گی۔ البتہ خوبصورتی اور میلا پن دور کرنے کے لئے پرانی کونڈیون کو دھو کر اور صاف کر کے ہلکا گیرو کا رنگ لگا دین تو کوئی ہرج نہین بلکہ فیشن مین داخل ہے اور دیگر تمام رنگ فیشن کے خلاف ہین۔ البتہ ٹب چوبی جن مین پام کا درخت لگاتے ہین۔

بیج بونے کے لئے چوڑے منہ کے گملے بہت مناسب و موزون ہوتے ہین۔ بازارون مین چوڑے منہ کے کونڈے ارزان قیمت پر فروخت ہوتے ہین۔ وہ اس کام کے لئے زیادہ کارآمد ہوتے ہین۔ پانی کے نکاس کے لئے ان کے پیندی مین قبل استعمال ایک سوراخ کردینا چاہیئے۔ پانی بھر کر آبی پودے لگانے کے لئے ایسے کونڈے زیادہ کارآمد ہوتے ہین۔

## گملے بھرنے کا موسم

اس بارہ مین "سرجے پیکس ٹن" صاحب کی مفید ہدایات درج ذیل کیجاتی ہین۔

"گملون کے بھرنے کا کوئی ایک موسم یازمانہ قرار نہین دیا جا سکتا"

---

بقیہ نمبر ۶۹ ۔ اوس کو سبز رنگ سے رنگتے ہین جس مین رال یا کوئی دوسری چیپ دار شے نہین ہوتی ہے جو مسامات کو بند کردے۔

نوٹ نمبر ۔ درخت مختلف اقسام کے ہوتے ہین اور مصنف کے بیان کے مطابق انکا مختلف موسمون مین لگایا جانا بطور اصول مقررہ کے ہے یعنی جو پھلوار موسم گرما مین بہار دینے والی ہوتی ہے وہ موسم گرما سے کچھ پیشتر تیار کی جاتی ہے۔ اور گملون مین لگادی جاتی ہے اسی طرح موسم سرما کی تمام پھلوار کی پود تیار ہونے کے بعد موسم سرما سے کچھ قبل گملوں مین لگادی جاتی ہے جو اپنے وقت پر بہار دیتی ہے۔ اسیطرح موسم بارش کی پھلوار اپنے دار موسم پر

"وہ ہر درخت اور پودے کے لحاظ سے موسم کا انتخاب کیا جاتا ہے گملے میں اسوقت تک پودوں کو نہ لگایا جائے جب تک کہ ان میں روئیدگی نہ آجائے۔ گملوں کے بھرنے میں اکثر بجائے موسم کے خیال کے تاریخوں اور دنوں اور پودوں کی حالت کا خیال کیا جاتا ہے"

یہ کلیہ ہونا چاہیئے کہ گملوں میں اُس وقت تک درخت یا پودے نہ لگائے جائیں تا وقتیکہ وہ کسی قدر بڑے نہ ہو جائیں، اور اُن میں پتیاں نہ نکل آئیں۔

---

بقیہ نمبر ۷ - تیار کر کے گملوں میں لگادی جاتی ہے۔

موسمی پھول کے لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ اول مختلف اقسام کے بیجوں کو مثلاً آسٹر اسٹاک - فلاکس کینڈی ٹفٹ وغیرہ ان کو بصورت ذخیرہ بونا چاہیئے جب ان کے پودے دو دو تین تین انچہ کے ہو جائیں یعنی ہر پودا دو دو چار چار پتوں کا ہو جائے اُسوقت اُن کو ذخیرے سے نکال کر کونڈیوں میں بہ لحاظ وسعت دو دو چار چار لگانا چاہیئے۔ اسی طرح پر ہر موسم کی پود کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے۔

۲ - وہ درخت جو کونڈیوں میں لگے ہوئے ہوتے ہیں اور جو سرد ممالک اور جزائر اور سرد پہاڑوں کے ہوتے ہیں اُن کی کونڈیوں کو موسم بارش کے دو تین پانی ہو جانے کے بعد تبدیل کرتے ہیں تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ کونڈیوں کی موجودہ مٹی جس سے درخت فائدہ اُٹھا چکتے ہیں

بہت چھوٹے درختوں کو اگر گملوں میں بھر دیا جائے تو ان کو نقصان پہنچ جاتا ہے کہ اس کے جذب کرنے کی قوت ان میں کافی طور پر نہیں ہوتی۔ اس طرح سالانہ ہزارہا نازک درخت ضائع ہو جاتے ہیں۔ اگر پتے اور شاخوں کے نکل آنے پر گملے بھرے جائیں تو ان میں پانی جذب کرنے اور ابخرات کے خارج کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر ہوشیاری کے ساتھ گملے بھرے گئے ہیں تو ان کے بڑھنے اور شاداب ہونے میں کوئی امر مانع نہ ہوگا۔

---

**بقیہ نمبر ۷** بے اثر ہو جاتی ہے ایسی حالت میں جدید کھاد اور مٹی کو نڈیوں میں بھر کر درخت لگانا چاہیئے تاکہ آئندہ نئی غذا حاصل کر کے تروتازہ رہیں اور اسی موسم میں وہ درخت بھی جنکی جڑیں کونڈیوں میں بھر جاتی ہیں لہذا جڑوں کو بمقدار مناسب کاٹکر جدا کر دینا چاہیے۔ اور درختان مذکور میں سے کئی درخت بشرط گنجائش بنا سکتے ہیں۔ اسکے یہ معنی ہوئے کہ درخت مذکور میں سے جڑوے نکال کر جدید درخت تیار کر لئے جا سکتے ہیں چونکہ موسم بارش میں یہ عمل کیا جاتا ہے اسلئے قدرتی طور پر سردی ہوتی ہے جو سرد ملک کے درختوں کی قطع برید کے لئے مناسب ہوتی ہے۔ کسی ایک کونڈی میں کثرت سے چھوٹے چھوٹے پودے گنجان صورت میں نہ لگانا چاہیئے اسلئے کہ اُن پودوں میں اول تو جڑیں کم ہوتی ہیں اور ان کا پوست بہت نازک اور خام ہوتا ہے زیادہ تری یا پانی یا سیل ہونے کی وجہ سے پودے فوراً گل جاتے ہیں۔ اس لئے اول تو اُن میں پانی کم دینا چاہیئے دوم گنجان نہ لگانا چاہیئے۔ کونڈیوں کی وسعت کے لحاظ سے ایک یا دو تین پودے لگانا چاہیئے اس صورت میں

پودے یا درخت کی موجودہ صورت اور خواص سے اندازہ کرکے بڑا چھوٹا گملا انتخاب کرنا چاہیئے۔

جن پودوں کی جڑیں نہ زیادہ ریشہ دار ہوتی ہیں ان کو اکثر تھوڑا تراشتے رہنا چاہیئے۔

ایک گملے سے نکال کر دوسرے گملہ میں درخت صرف اسی صورت میں لگایا جائے جبکہ پھیل کر زیادہ بڑا ہو گیا ہو "آرکڈ" کے گملے کو اس وقت تک نہ بدلنا چاہیئے جب تک کہ اس میں بڑھنے کے آثار نمایاں نہ ہو جائیں

بقیہ نمبر ۔ ایک دوسرے سے جدا رہے گا اور توانا ہو کر پھیلے گا۔ گنجان درخت ایک دوسرے سے ملجانے کی وجہ سے پتلے اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ جنکو نمی گلا دیتی ہے اور پھول بھی اچھا نہیں دیتے۔

اگر کوئی درخت کسی کونڈی میں لگا ہوا ہو تو اس بات کو دیکھنا چاہیئے کہ کونڈی کی حیثیت اُس درخت کے مطابق ہے یا نہیں اگر درخت بڑا ہوا اور کونڈی چھوٹی ہو تو مطابق جسامت درخت کونڈی بدل دینی چاہیئے جیسا کہ بڑے درخت کیواسطے چھوٹی کونڈی نامناسب ہوتی ہے ویسے ہی چھوٹے درخت کے واسطے بڑی کونڈی بھی نامناسب ہوتی ہے۔

آرکڈ کی نشو و نما بہت زیادہ نہیں ہوتی ہے اس لئے اس کی کونڈی یا اس کا چوبی لٹکن جس میں وہ لگا ہو اُسے ہر سال بدلنے کی ضرورت نہیں ہوتی جب یہ اپنی

گانٹھ دار پودون کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے جسوقت ان مین جڑین
پیدا ہوتی ہین اس کے قبل گملون کو تبدیل کرنا ضروری ہے۔ خشک مٹی کو
نکال کر دوسری تازی مٹی ان مین ڈال دینا چاہیے۔
مذکورہ بالا ہدایت کے درست ہونے مین کوئی شبہ نہین ہے، لیکن ہندوستان
مین خاص خاص موسم زیادہ قسم کے گملون کو بہرنے کے لیئے مناسب و موزون

بقیہ نمبر ۲ ۔ جڑون سے کونڈی یا لٹکن کو بہر دیتا ہے اوسکی شاخین تعداد مین زیادہ
ہو جاتی ہین کہ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تبدیلی کی ضرورت ہے اس کو ابتداء بارش
مین دوسرے درختان کے ساتھ مع اوس کے مصالح کے تبدیل کرتے ہین اوسوقت اس بات
کا بھی امتیاز کر لینا چاہیے کہ اسکو چھوٹی یا بڑی کونڈی یا لٹکن کی ضرورت ہے یا نہین ۔ تمام
قسم کے گانٹھ دار پودے جو اپنی کونڈیون مین پھول دینے کے بعد خشک ہو جاتے ہین اور
ان کو اسٹور ہاؤس مین مع کونڈی کے اوندھا کر رکھدیتے ہین وہ کونڈیان اوس کے آیندہ
مناسب موسم پر نکالی جاتی ہین اور موجودہ خشک مٹی پھینک کر نئی کھاد و مٹی کونڈی مین
بھر کر ڈہائی یا تین انچ گہرا گانٹھون کو لگاتے ہین ۔ گانٹھون کے لگانے کے وقت اون کو دہونا
چاہیے اور یہ بات دیکھنا چاہیے کہ ان گانٹھون مین اکھوے پھوٹ رہے ہون تو لگانا چاہیئے
ورنہ پھر چند روز کے لیئے گانٹھون کو بحفاظت ریت یا مٹی مین رکھنا چاہیے جسوقت انمین
اکھوے پھوٹنا شروع ہون تو اون کو لگانا چاہیے اکھوے کا پھوٹنا اس امر کی دلیل ہے کہ
موسم گانٹھون کے لگائے جانے کا آگیا جسقدر کونڈیون سے پرانی مٹی وقت تبدیل برآمد

ہوتے ہین۔ عام قاعدہ یہ ہونا چاہیئے کہ جو پودے سرد ملک کے رہنے والے ہوتے ہین اور اس ملک مین جاڑہ کے موسم مین خوب بڑھتے ہین ان کو نومبر کے مہینہ کے قریب قریب، گملون مین لگا دینا چاہیئے۔ اور جو پودے کہ اسی ملک یا ایسے ہی گرم ملک کے ہون ان کو فروری یا شروع موسم گرما یا آخر جون آغاز مین گملون مین لگا دینا چاہیئے۔

بشرطیکہ گملہ زیادہ بڑا نہ ہو اس کے بدلنے کی ضرورت کا اندازہ کرنے کے لئے مٹی کے گولہ کو باہر نکال کر جڑون کی حالت کو دیکھنا چاہیئے۔ اسکی آسان ترکیب یہ ہے کہ داھنے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی کے درمیان تنہ درخت لگا رکھہ کر گملہ کو اولٹ دیا جائے، اور کسی دیوار یا میز کے کنارہ پر آہستہ آہستہ گملہ کو ٹھوکتا رہے یہان تک کہ پینڈ مع درخت بائین ہاتھ پر نکل آئے۔

سر جے پیکسٹن صاحب فرماتے ہین کہ تجربہ کار ماہرین فن کا قاعدہ ہے کہ جب تک جڑون کے ریشہ سے گملہ بھر نہ جائے، اس وقت تک درخت کو کسی دوسرے بڑے گملہ مین منتقل نہ کرنا چاہیئے اور ہر سال مین ایک یا دو مرتبہ سے زائد جلد جلد منتقل کرنا مناسب نہین ہے۔ پھول کے درختون کی پرورش و نگہداشت کا اصل اصول یہی ہونا چاہیئے۔

---

بقیہ نمبر ۲ ۔ ہو اسکو پھینکنا نہین چاہیئے بلکہ اوس مین نئی کھاد اور مٹی ملا کر پھر کام مین لاتے ہین وہ بے اثر ہونے کی وجہ سے پھینکی نہین جاتی ہے بلکہ ضروری اجزا جو اوس مین سے کم ہو گئے ہین ملا دینے پر کار آمد ہو جاتی ہے۔

# گملون کے بھرنے کا طریقہ

اگر باقاعدہ ایک گملے سے دوسرے گملہ مین درخت منتقل کیا گیا ہے تو اس طریقہ سے اس کو کچھہ نقصان نہ پہنچیگا - لیکن اگر کسی درخت کو زمین سے کھود کر گملے مین منتقل کرنا ہے اور چونکہ کھودنے مین اس کی جڑون کو کچھہ نہ کچھہ صدمہ ضرور پہنچتا ہے اس لئے نصب کرنے کے بعد کچھہ دنون تک اس کی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے - اسکی بہترین تدبیر یہ ہے کہ گملے مین منتقل کرنے کے بعد فوراً کسی تاریک یا بند مکان مین دن کے وقت رکھدینا چاہئیے اور پھر شام کے وقت باہر میدان مین نکال لیا جایا کرے اس طریقہ سے وہ دو تین دن مین درست ہو جاتے ہین -

نوٹ نمبر ۱۴۳ - جو درختان کہ ایک گملے سے دوسرے گملے مین تبدیل کئے جاتے ہین اونکو حقیقتاً نقصان نہین پہنچتا لیکن کسیقدر رکز وری ضرور لاحق ہوتی ہے اونکو سایہ مین رکھنا چاہئیے تاکہ تقویت پہونچے اور آبپاشی درختان کے لئے موجب فرحت کا ہوتی ہے جو درختان زمین مین سے کھود کر کونڈیون مین نصب کئے جاتے ہین اون کے کھودنے مین احتیاط کی ضرورت ہے کہ جڑین نہ کٹنے پاوین اور جن کی کچھہ جڑین کٹ گئی ہون وہ اور جنکی نہ کٹی ہون وہ ان دونون قسم کے درختان کو کونڈیون مین لگانے کے بعد سایہ مین اسوقت تک ضرور رکھنا چاہئیے - جبتک کہ وہ شاداب نہ ہو جائین موسم گرما یا بارش مین اگر یہ عمل کیا گیا ہو تو اون کی

جو پودے اور درخت ہندوستانی مالیون[۷۲] سے خرید کئے جاتے ہین جن کی جڑون کو وہ لپیٹ کر چکنی اور سخت مٹی کی پینڈ مثل گیند کے عموماً بنا دیتے ہین - اگر ایسی حالت مین درخت گملون مین بھر دئے جائینگے تو غالباً کئی ماہ کے بعد جڑ اس قابل ہوگی کہ وہ چکنی مٹی کی پینڈ کو توڑ کر بخوبی بڑھ سکے - یہ صرف ایک تدبیر ان جڑون کو نقصان پہنچنے سے بچانے کی

بقیہ نمبر ۷۱ - آبپاشی معمولی سرد پانی سے کرنا چاہیئے اور اگر موسم سرما مین درختان زمین سے کھود کر کونڈیون مین لگائے گئے ہین کہ اون کو سایہ دار مقام مین رکھنے کے علاوہ اون کی آبپاشی کنکنے پانی سے کرانی چاہیئے دو چار روز ایسا کرنے کے بعد معمولی پانی کے استعمال کو شروع کرنا چاہیئے -

نوٹ نمبر ۷۲ - آگرہ - دہلی - بنارس - لکھنؤ - ان شہرون مین غیر تعلیم یافتہ مالی درختان کا ذخیرہ بنا کر تیار کرتے ہین اور ان درختون کی جڑون پر چکنی چیچوڑ مٹی کو چڑھا کر ایک بیضاوی شکل کا مختصر گولہ بنا لیتے ہین اوس گولہ کے اندر درختون کی جڑین چھپی ہوئی رہتی ہین اس طرح کے سیکڑون درخت بنا کر گھانس سے باندھ دیتے ہین اور بانس کی بڑی بڑی ٹوکرون مین رکھ کر بغرض تجارت شہر بشہر لے جاتے ہین ان بانس کی ٹوکریون پر جن مین درخت بھرے ہوتے ہین اسقدر پانی چھڑکتے ہین کہ ٹوکریون کے نیچے سے پانی اچھی طرح بہ نکلتا ہے ان درختون کی پینڈین جو چکنی اور چیچوڑ مٹی سے بنائی جاتی ہین وہ اتنی سخت ہوجاتی ہین کہ جڑین اون سے باہر نہین آتی ہین اور درخت عادی ہوجاتا ہے - اور وہ اپنی غذا حاصل کرنے پر

اس سخت مٹی کے دور کرنے کی جانتا ہون کہ خریدنے کے بعد پینڈ کو کسی
ناند مین پانی بھر کر رکھدیا جائے تقریبًا ایک گھنٹہ مین مٹی پھول کر جڑون
کو چھوڑ دے گی - اس کے بعد درخت کو پکڑ کر ہلانے سے بہ خوبی علیحدہ
ہو جائے گی - اب فوراً بلا توقف درخت کو گملہ مین نصب کر دینا چاہیئے - اور

---

بقیہ نمبر ۲۷ - گوون کے اندر ہی اندر جو کچھہ غذا اوسکو ملتی ہے حاصل کرتا ہے اور اسی
طریق پر یہ درخت مدتون تک رہتے ہین ان کی نشو و نما محدود ہو جاتی ہے اور بحالت موجودہ
سرسبز رہتے ہین میری راے مین اس قسم کے درخت کبھی نہ خریدے اگر کوئی شخص خریدے
تو سب سے پہلے پینڈی کی اطراف کی گھانس کھولکر پھینکدے بعدہٗ پینڈون پر اس قدر پانی
چھڑکے کہ یہ مٹی کے گولے جنکو پینڈ کہتے ہین پانی پیکر تر ہو جاوین اوسوقت ایک باریک
نوکدار لکڑی سے جابجا اون پینڈون مین سوراخ کردے تاکہ کچھ مٹی ڈھیلی پڑ جائے اور
کچھہ کچھہ نکل جائے اسوقت ان پودون کا جہان لگانا مقصود ہو لگادے مگر ان درختون
کی پینڈون کو علیحدہ نہ کرے ورنہ فیصدی [illegible] ضائع ہو جائینگے اس قسم کے تیار کردہ درخت
مہینون ترقی حاصل نہین کرتے اس لئے کہ وہ ابتدا ہی مین نشو و نما حاصل کرنے کی طرف
سے محروم کردئے جاتے ہین صرف وہ اپنی موجودہ حالت کو قایم رکھنے کے عادی بنادئے
جاتے ہین جب اس قسم کے درخت اور کونڈون مین اور چمنون مین لگائے جاتے ہین تو ایک عرصہ
دراز تک ترقی نہین کرتے اپنی موجودہ حالت پر قایم رہتے ہین بعد ایک عرصہ کے اس قسم
کے درخت موجودہ کونڈی یا زمین سے مانوس ہوتے ہین اُسوقت انکی نشو و نما کا آغاز

ہوشیاری کے ساتھ جڑون کے چارون طرف مٹی کو دبا کر پانی سے خوب تر کر دینا چاہیئے اور گملہ کو فوراً کسی تاریک مکان مین رکھدینا چاہیئے - اور جب تک بلا کمھلائے روشنی کو نہ برداشت کر سکے دن مین کمرہ کے اندر اور شب مین باہر رکھنا چاہیئے -

درخت[۳] لگانے کے لئے گملہ تیار کرنے مین اول یہ کام کرنا چاہیئے کہ ٹھیکرے کوئلے، یا پرانے چونے یا کنکریٹ (آخر الذکر قابل ترجیح ہے) سے

بقیہ نمبر۲ - ہوتا ہے اس قسم کے درخت خرید کر کے بہت رنج و کوفت برداشت کرنی ہوتی ہے مین نے نہین دیکھا کہ اس قسم کے درخت خرید کر کے کسی شخص نے پہول یا پہل سے پورا پورا نفع حاصل کیا ہو ہمیشہ اپنے آپ کو نیز دوسرے لوگون کو اس قسم کے درختون کا شاکی پایا علاوہ اس خرابی کے اس قسم کے درختان کے خریدنے مین اچھے اقسام کے درخت نہ ہونے کا دہوکا رہتا ہے فروشندہ کے بیان کے خلاف پہول اور پہل آتے ہین - ان ہی وجوہ سے اس قسم کے درختان کی تجارت غیر معتبر ثابت ہوئی ہے -

نوٹ نمبر۳ - جب کسی درخت کے لگانے کے واسطے گملہ تیار کرنے کی ضرورت ہو تو پہلے گملہ کی تلی کے وسط مین ایک انچھ گول سوراخ کرنا چاہیئے اس کے بعد اندر کی جانب چند مٹی کے ٹھیکرے آڑے ترچھے سوراخ کے منہ پر رکھنے چاہین جو سوراخ کے منہ پر مشک صورت مین رہین پہر کچھ کوئلہ - اینٹ کے ٹکڑے ایک ایک انچھ کے ٹھیکرون کے اوپر گملے کے اندر برابر جما دینا چاہیئے اور پہر مٹی اور کہاد کا مرکب کونڈی مین

تقریباً ڈیڑھ انچ پانی کے نکاس کے لئے گملہ کو بھر دینا چاہیئے۔ اور احتیاط یہ کرنا چاہیے کہ سوراخ کے اوپر جو ٹھیکرا رکھا جائے وہ خمدار ہو۔ کویلو کا ہموار ٹکڑہ نہ ہو جیسا کہ عموماً مالی رکھہ کر سوراخ کو بند کر دیتے ہین۔ جس سے پانی کا نکاس رک جاتا ہے۔ ٹھیکرون یا کوئیلون کی تہ کے اوپر خشک چوبی یا نارجیل کی جٹا

تقیہ نمبر ۳۷۔ بہرکر درخت لگانا چاہیئے اس کارروائی سے یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ کونڈی کا سوراخ بند نہین ہوتا اگر سوراخ بند ہو جائیگا تو کونڈی مین پانی بھر جائے گا۔ اور درختون کی جڑین گلنا شروع ہو جائین گی اور درخت مرجائے گا اس لئے اِس امر کا انتظام رکھنا چاہیے کہ جن کونڈیون مین درخت لگے ہوئے ہون اون کا سوراخ بند نہ ہونے پاوے اگر بند ہو جائے تو بانس وغیرہ کی نوک دار لکڑی سے اوسکو کھول دے تو اوس کا رُکا ہوا پانی نکل جائیگا۔ کونڈی مین سے درخت نکال لینے کی یہ آسان ترکیب ہے کہ اول درخت لگی ہوئی کونڈیون کو اوندھا کرکے جھٹکا دے اور دوسرا شخص اُس درخت کو اپنے ہاتھون پر جھیلے بآسانی درخت معہ پینڈ کے نکل آتا ہے پینڈ مذکور سے اطراف کی مٹی کو کم کرکے درخت کو معہ کم کردہ پینڈ کے کونڈی کے وسط مین رکھین اور نئی مٹی بھر دین اور ہاتھون سے دبا دینا چاہیئے تاکہ پولا نہ رہے اور پانی دیکر ٹھنڈے سایہ دار مقام پر رکھنا چاہیئے جب کبھی کوئی درخت بیمار اور پژمردہ ہو جائے تو غور کرکے سبب کو دریافت کرنا چاہیئے اگر آبپاشی نہ ہونے کی وجہ سے درخت کمہلا گیا ہے تو پانی دینے سے شاداب ہو جائیگا اگر کونڈی کے اندر درخت کی جڑین گل گئی ہین اور اس وجہ سے بیمار اور پژمردہ ہو گیا ہے۔ تو درخت کو کونڈی سے بطریق مذکورہ بالا نکال لینا چاہیئے

یا کوئی دوسری ایسی چیز رکھ دینا چاہیئے تاکہ پانی کے ساتھ مٹی بہ کر سوراخ پر جم نہ جائے اور پانی کے نکاس مین حارج ہو جو لوگ کہ گملے مین درخت نصب کرنے سے ناواقف ہین ان کی آگاہی کے لئے ذیل کا طریقہ بتلاتا ہون۔ گملے مین نکاس کے لئے ٹھیکرے رکھ کر اور کھاد ملی ہوئی مٹی اپنے پاس رکھنے کے بعد درخت والے گملے کو لیا جائے۔ اور داھنے ہاتھ کی ہتیلی پر اس کو اسطرح اولٹ لو کہ درخت کا تنہ تمھاری دوسری اور بیچ کی اُنگلی کے درمیان رہے

بقیہ نمبر ۲۳ - اور پھر دوسری کونڈی یا اوسی کونڈی کو دھو اور صاف کر کے درخت کو نئی کھاد اور مٹی دیکر لگائے بجائے سرد پانی کے کنکنا پانی دینا چاہیئے - زیادہ گرم پانی نہ ہو ورنہ نقصان ہوگا پانی اتنا گرم ہونا چاہیئے کہ اوس کے امتیاز کرنے کے لئے اپنی انگلی اُس پانی مین ڈالے اگر نا گوار نہ ہو تو درخت مین دینا چاہیئے - درخت مین کنکنا پانی اس واسطے دیتے ہین کہ درخت کو زیادہ سردی اثر نہ کرے اور پانی کی گرمی درختون کی جڑین نکالنے مین امداد دیتی ہے ہمیشہ موسم سرما مین گرین ہاوس کے درختان مین کنکنا پانی دینا چاہیئے تاکہ سردی نقصان نکرے اور درختون کی جڑون مین گرمی پہونچے جو موجب بقاے درخت ہے - اور اس کنکنے پانی سے درختون کو غسل بھی دینا چاہیئے اس پانی سے باریک باریک جرمس شاخون اور پتون کے ضائع ہوتے ہین اور درختون کو فائدہ پہونچتا ہے مٹی مین جو ترشی پیدا ہو جاتی ہے وہ اون کو بیمار کرتی ہے وہ گرم پانی سے دُہل جاتی ہے اور درخت نقصان سے محفوظ رہتے ہین - درختون کا نقصان اور دیگر امراض کے لاحق ہونے کا دفعیہ زیادہ تر نگرانی پر منحصر ہے -

بعدازان گملے کے کنارے کو کسی سخت چیز پر آہستہ آہستہ ٹھونکو یہان تک کہ تمہارے داہنے ہاتھ کی ہتیلی ہین گملے کے اندر کی مٹی معہ درخت کے ڈہیلی ہوکر نکل آئے گی۔ بائین ہاتھ سے گملے کو اٹھا کر علیحدہ رکھدو پینڈا اگر سخت ہو تو گرمی کے موسم مین ٹھنڈی پانی اور جاڑے کے موسم ہین گرم پانی مین رکھدو اسکے بعد جدید گملے مین جڑون کے لئے بقدر مناسب نئی مٹی کنارہ سے ایک انچھ نیچے تک بہردو۔ بائین ہاتھ سے درخت کو پکڑ کر گملہ کے وسط مین رکھو، اور آہستہ آہستہ گملہ کے اندر جڑون کو پھیلا کر مٹی بھرنا شروع کرو، اور درخت کو کبھی کبھی خفیف حرکت دیتے رہو، تاکہ جڑون کے چارون طرف مٹی بیٹھ جائے۔ اس کے بعد مٹی کو ہر چہار طرف سے دبا دو لیکن ہوشیاری سے کہ جڑون کو صدمہ نہ پہونچے۔ اس تمام کارروائی کے بعد گملہ کی پینڈ کو کسی سخت چیز یا میز پر ایک یا دو بار ٹھونکدو تاکہ مٹی خوب بیٹھ جائے اور پھر کسی باریک سوراخ والے ہزارہ سے آبپاشی کردو۔ بعدازان کسی سایہ دار مقام پر جہان آفتاب کی کرنین نہ پہونچ سکین نئے گملہ کو رکھدیا جائے۔ اور بالیدگی و نمو کی علامات ظاہر ہونے پر بتدریج دہوپ مین نکالا جائے۔ مین یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ اس طریقہ سے گملے بھرنے مین ایک درخت بھی ضائع نہین ہوتا ہے۔ جن درختون کی پینڈین سخت نہین ہوتی ہین ان کو بھی اسی طریقہ سے گملون مین رکھنا چاہیئے۔ جدید گملون مین رکھنے سے قبل زائد مٹی اور سابقہ ٹھیکرون کو دور کردینا چاہیئے۔ مین نے ہمیشہ یہ طریقہ

اختیار کر رکھا تھا کہ ہندوستانی مالیون سے خریدشدہ درختون اور پودون کی جڑون مین مٹی کی جو پینڈ بندہی ہوتی تھی۔ اسکو ہرگز بندہی نہ رہنے دیتا تھا۔ بلکہ پانی مین بھگوا کر اس کو نکلوا دیتا تھا۔ جب کوئی درخت بیمار اور مرجھایا ہوا ہو تو فوراً دوسرے گملہ مین تازہ مٹی بھروا کر اس کو نصب کر دینا چاہیئے۔ میری راے ہے کہ بطور ایک عام قاعدہ کے اسپر تصور کرنا اور عمل کرنا چاہیئے۔ البتہ چند خاص حالتون کا لحاظ ضرور کرنا چاہیئے۔ مثلاً آیا درخت زیادہ سایہ مین تو نہین ہے۔ یا زمین زیادہ بھیگی تو نہین ہے ؟ زیادہ خشک تو نہین ہے ؟ لیکن اس مین شک نہین کہ دوسرے گملہ مین بدل دینے سے درخت کی نمو مین ایک قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ عموماً گملون کے لئے جو مرکب مٹی کام مین لائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ معمولی باغیچہ کی سیاہ مٹی مین دسوان حصہ باغ کے کچرے کی بوسیدہ کھاد۔ اور اسی قدر بوسیدہ گوبر کی کھاد اور کسی قدر بالو۔ مخلوط کر کے تیار کی جاتی ہے۔ باغ کے کچرے کو جھلس کرا ور اسکو چورا کر کے اگر کسی قدر مرکب مٹی مین ملا دیا جائے تو مٹی ہمیشہ ڈھیلی رہتی ہے۔ اور اس سے بہتر یہ ہے کہ اس مین پورانا چونا یا کنکریٹ مٹر اور بادام کے برابر کوٹ کر ملا دیا جائے۔

بیمار درختون پر بطور دوا کے گرم پانی کا استعمال کچھہ دنون سے زیادہ ہونے لگا ہے۔ اس کے متعلق لندن کے اخبار فلورسٹ Florist

مین ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا ایک پیراگراف ذیل مین درج کیا جاتا ہی
مسٹر ولرماز Mr Willermoz نے چند دن ہوئے کہ بیان
کیا تھا کہ گملون کے درختون کو گرم پانی دینے سے ان کی صحت درست ہو جاتی
ہے ان کی راے ہے کہ مٹی مین تیز آبی مادہ پیدا ہو جاتا ہے جو جڑون کے
ذریعے سے جذب ہو کر درختون کے حق مین زہر کا کام دیتا ہے۔ چھوٹی جڑین مرجھا
جاتی ہین۔ اور اپنے فعل کو بند کر دیتی ہین جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کونپلین اور
جدید شاخین زرد یا دھبہ دار ہو جاتی ہین۔ ایسی صورتون مین عام علاج یہ ہی
کہ ان کو کسی دوسرے گملے مین جس مین پانی کے نکاس کا معقول انتظام کیا گیا ہو،
نئی مٹی بھر کر منتقل کر دینا چاہیئے۔ لیکن متواتر چند سال کے تجربہ سے ایک
نہایت آسان اور شرطیہ علاج یہ ثابت ہوا ہے کہ گملے کی مٹی کو اس قدر
کھود کر کہ جڑون کو نقصان نہ پہونچے ۱۴۵ درجہ گرم پانی سے خوب سیراب
کر دیا جاے۔ اور پھر اسقدر پانی ڈالا جاے کہ گملے کے اوپر سے بہنے لگے"

ان کے تجربہ مین پہلی مرتبہ پانی صاف اور بعد مین جو پانی نکلا وہ بھورے
رنگ کا تھا، اور اس مین تیز آبی مادہ کا امتیاز ہو جاتا تھا۔ چنانچہ اس طرح غسل
دینے سے گملون مین گرمی پہنچائی جانے لگی تو جڑین بہت جلد نکل آئین اور
درخت خوب بڑھنے لگے۔

| | |
|---|---|
| گملون کی آب پاشی | فن چمن بندی مین آبپاشی سے زیادہ شاید ہی |

نوٹ نمبر ۱۴۔ چمن بندی ہو۔ خواہ لان ہو۔ ترکاری کا باغیچہ ہو۔ پھلدار درختون کے چمن ہون۔

کسی دوسرے معاملہ مین زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہو کہ درختون کو پانی صرف اس قدر پہنچایا جائے کہ جو مفید اور کم و زیادہ نہ ہونے پائے۔ اگر پانی کم دیا گیا تو ان کو پوری خوراک نہ پہونچے گی۔ اور ان کی بالیدگی ماری جائے گی۔ اور زیادہ دیا گیا تو سڑ کر ضائع ہو جائین گے۔ عام قاعدہ آب پاشی کا یہ ہونا چاہیئے کہ درخت کو اس کے نمو اور شادابی اور بالیدگی کے لحاظ سے پانی دیا جائے درخت بڑھتے نہ ہون تو پانی کی مقدار صرف اس قدر ہونا چاہیئے کہ ضائع

بقیہ نمبر ۷۳ ۔ گرین ہوس کے درخت ہون مصنوعی پہاڑیون کے درخت ہون یا کونڈیون مین پیداوار کے درخت ہون یا آرائشی اور نمائشی کونڈیون مین درخت لگے ہوئے ہون۔ ان سب کے لئے با احتیاط آبپاشی کی ضرورت ہے ان مین سے جس کسی مین ضرورت سے زیادہ مقدار پانی کی بڑھ جائے گی بغیر خراب ہوئے نہ بچے گا اِلّا آبی درخت مثل نلمبیم اسپیسی اوسم اور دیگر واٹر للیز و دریائی گھاس مثل سائی پرس آل ٹرینفولیس ۔ ارنڈو اس قسم کے پودے یا گھاس ہر موسم مین پانی ہی مین رہتے ہین اگر ان کو پانی نہ ملے تو ان کی بقا غیر ممکن ہے سرد ممالک کے درخت مثل جرانیم ۔ ڈاہلیٹ فیوشا ۔ یہ سب موسم بارش کے زمانہ مین برآمدے یا سایہ دار چھپر دن کے نیچے رکھے جاتے ہین اور اُن کو پانی دیا جاتا ہے اور ان کی آبپاشی مین کسی قسم کی دقت واقع نہین ہوتی ۔ اور جب کبھی موسم بارش مین ہفتون بارش رک جاتی ہے اور زمین مین خشکی پیدا ہو جاتی ہے تو چمنون کی بھی آبپاشی کیجاتی ہے۔

نہ ہو جائین - اور زندہ رکھنے کے لئے کافی ہو۔ شادابی اور نمو کی جب علامات پائی جائین تو یہی وقت پانی دینے کا ہوتا ہے۔ اس مین کوتاہی نہ کرنا چاہیے بارش کے موسم مین آبپاشی کرنے مین بڑی دشواریان پیش آتی ہین جو پودے کہ سرد ملک کے رہنے والے ہوتے ہین اور خاص کر موسمی پھول اور پتیون دار درخت مثلاً "جی رانیم" اور "کارنیشن" وغیرہ اگرچہ وہ اس زمانہ مین بحالت سکون رہتے ہین لیکن خشک مٹی مین ہرگز زندہ نہین رہ سکتے - اور اگرچہ سایہ مین رکھدئے جانے پر پانی کم ہی کیون نہ دیا جائے مگر مٹی کے سڑکر ترش ہو جانے سے بھی ضائع ہو جاتے ہین جن گملون مین یہ درخت لگے ہون ان مین اگر پانی کے نکاس کا انتظام معقول ہو تو باہر میدان مین رکھے جانے سے اچھے رہتے ہین - کیونکہ اس صورت مین اگرچہ مٹی پانی سے ہمیشہ تر رہے گی - لیکن اس مین تیزابی مادہ پیدا ہونے نہین پاتا -

گملون کے سب درختون اور خاص کر چھوٹے اور نازک پودون کو باریک سوراخ کے ہزارہ سے پانی دینا چاہیے - معمولی قسم کے ہزارے جو بازارون

نوٹ نمبر ۵ - میرے تجربہ مین یہ بات آئی ہے کہ اگر مسلسل بارش کے زمانہ مین جرانیم اور اس کے دیگر اقسام پر بارش کا پانی پڑتا رہے اور اس مین پانی کا نکاس بھی بخوبی موجود ہو اور کوئی ترشی کا مادہ بھی اوس مین نہ ہو تو سو درختون مین سے ساٹھ ضرور خراب ہو جاتے ہین - اسواسطے ہمیشہ سرکاری باغون مین ان درختون کو زمانہ بارش سایہ مین جہان کافی روشنی ہوتی ہے رکھے جاتے ہین

مین عموماً فروخت ہوتے ہین وہ بالکل ناکارہ ہوتے ہین - پانی اس قدر زور کے ساتھ نکلتا ہے کہ جڑونکو سخت گزند پہنچتا ہے - باریک سوراخون کی پیتل کی ٹونٹی بنوائی جائے جو ہر قسم کے چھوٹے بڑے ہزارے مین لگائی جاسکے - اگر کچھہ خرچ کرکے چند قسم کے عمدہ ہزارے بنوائے جائین، تو صدہا پودونکی جان ضایع ہونیسے بچ جائے گی - مالیون کو پورے طور پر سمجھ لینا چاہیے کہ پانی کی ضرورت صرف جڑ ڈن کو ہوتی ہے - نہ کہ پہول اور پتون کو جیساکہ وہ غلطی سے بجائی جڑونکے انکو سیراب کیا کرتے ہین - پتون پر پانی کے چھینٹے صرف اس غرض سے دئے جاتے ہین کہ گرد و غبار سے صاف ہوجائین تاکہ ان کے مسامات سے ابخرات نکلتے رہین - لیکن چونکہ پتون کے مسامات بجائے اوپر کے نیچے ہوتے ہین - اس لئے اوپر سے دہونا زیادہ مفید اور موثر نہین ہوتا -

پتون کے دہونے کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ ہفتہ مین ایک بار تمام پتون کو اسپنج اور پانی سے نیچے اوپر آہستہ مل دیا جائے لیکن اس بارہ مین جو کچھہ لینڈے صاحب فرماتے ہین اس کو نقل کردینے سے زائد مین اور کچھہ عرض نہین کرسکتا -

ہر ایک باغبان کو پورے طور پر معلوم ہے کہ اگر پتون کو ہمیشہ صاف رکھا جائے تو درختون کے حق مین زیادہ مفید ہوتا ہے - شہرون مین جو درخت زیادہ شاداب اور تناور نہین ہوتے اس کی وجہ یہی ہے کہ پتون پر گرد و غبار زیادہ

پڑتا رہتا ہے اگر ان کثافتون کو وقتاً فوقتاً دھو دیا جائے تو مثل مفصلات کے درختون کے یہان کے درخت بھی شاداب اور سر سبز رہا کرین۔ پتون کی جلد کے افعال کی تحقیقات مین مسٹر "ایم گاریو" صاحب کے تجربہ مین ثابت ہو چکا ہے کہ صابون اور پانی زیادہ مفید ہوتا ہے، اس سے اگر دھو دئے جایا کرین تو بہ نسبت حالت کثافت کے ان مین جذب کرنے کی قوت زیادہ ہو جاتی ہے صابون اور پانی سے دھونا بمقابلہ تنہا پانی سے دھونے کے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ انجیر کے پتے ایک مرتبہ صابون سے دھوئے گئے تو اس مین ۹۰ فیصدی جذب کیا۔ اور صرف پانی سے دھونے کی صورت مین اس مقدار کی صرف نصف جذب کر سکے۔ چنانچہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مثل جانورون کے نباتات کے لئے بھی صفائی ضروری ہے۔ اور اس مین کوئی شبہ نہین کہ اگر درختون مین صفائی نہ رکھی گئی تو وہ باغ اچھا نہین کہا جا سکتا۔ پتون کے ذریعہ سے درخت سانس لیتے ہین۔ اگر ان کے پتے کثیف اور گندے ہوئے تو سانس لینے مین رکاوٹ ہوتی ہے۔ پتون ہی کے ذریعہ سے درخت خوراک حاصل کرتے ہین، اور گرد و غبار جو اون کی سطح پر جمی ہوتی ہے تو وہ حصول خوراک مین مانع ہوتی ہے۔ لہذا اگر کوئی خارجی چیز ان کے پتون پر جم جاتی ہے تو سانس لینے یا خارج کرنے اور خوراک حاصل کرنے مین سد راہ ہو جاتی ہے۔ اسکو پڑھنے کے بعد "سٹنگ روم" یا

"گرین ہاؤس" کے پودون کی حالت کو ایک نظر ملاحظہ فرمائیے، اور کسی سفید دستی رومال یا ملایم سفید چمڑہ سے ان کو صاف کر دیجیے تو معلوم ہو جائیگا کہ کسقدر گرد ان پر جمی ہوتی تھی۔ اور قانون قدرت ان کو کسقدر صاف رکھنا چاہتا ہے۔ اچھے باغبانون کا آدھا کام یہ ہونا چاہیے کہ درختون کو پچکاری دیتے رہین اور اُن کو دہوتے رہین علاوہ اس کے اب مین یہ بتانا چاہتا ہون کہ جس مقام پر عموماً نفیس اور منتخب گملے رکھے جاتے ہین یعنی کوٹھیون اور بنگلون کے برآمدون مین۔ اس سے زیادہ شاید ہی کسی دوسری جگہہ ان پر گرد و غبار پڑتا ہوگا۔ برآمدہ اور نیز اوس کے سامنے کی زمین پر روزانہ صبح کے وقت جھاڑو دیجاتی ہے۔ چنانچہ لامحالہ درختون اور پودون پر روزانہ تہ گرد و غبار کی بنتی جاتی ہے بہت قسم کے آرکڈون کو یہ کثافت کس درجہ مین مضر ہوتی ہو گی اس لئے کہ ان کا اصلی مسکن گرد و غبار سے دور بلند درختون کے کھوؤن مین ہوتا ہے۔

سرجے پیکس ٹن صاحب کی رائے ہے کہ یکسان نمی قایم رکھنے کے لئے کسی ظرف مین پانی بھر کر گملے کو رکھنا چاہیے[۷۶] اس مین نفع یہہ ہو گا کہ

---

نوٹ نمبر ۷۶۔ نفیس اور کمیاب درختون کو جن کا تعلق گرین ہوس سے ہوتا ہے ان کی کونڈیون مین معمولی تری قایم رکھنے کی غرض سے ان کو پانی بھری ہوئی ناندون مین رکھتے ہین تاکہ ان کونڈیون کے نیچے جو سوراخ ہوتا ہے اوس کے ذریعہ سے اوپر کو پانی چڑھ جائے

گملے کی مٹی پر نہ پانی ڈالنے کی ضرورت ہوگی اور نہ جڑون کے سڑنے کا اندیشہ ہوگا۔ بعض اوقات پودون کے نمونہ جات اس طریقہ سے محفوظ رکھے جاتے ہین اسلئے کہ گملے مین پانی ڈالنے سے اکثر نازک پودون کے تنے سڑ جاتے ہین۔ کچھہ عرصہ ہوا اس مین کسی قدر ترمیم کے ساتھ اس پر عمل کیا اور نہایت مفید پایا۔ فروری کے مہینہ مین جب موسم گرم اور خشک ہونا شروع ہوجاتا ہے تو خاص کر موسمی پھولون کے پودون کو اس زمانہ مین بجائے خفیف چھڑکاؤ کر دینے کے زیادہ پانی گملون مین دیتے ہین۔ ایسی صورت مین نیچے سے نمی پہنچنا۔ بجز نقصان کے فائدہ نہین کرتا۔

مختلف قسم کے ککدار مٹی کے گملون کے ایسے گھڑے بازارون مین ملتے ہین یہ کونڈے پانی سے اسقدر بھر دئے جاتے ہین کہ جب گملہ ان مین رکھا جائے تو اس کے کنارہ تک پانی آجائے ہر گملے کو چھہ گھنٹہ تک پانی مین ڈوبا رکھا جائے اس عرصہ مین پیندے کے سوراخ کی طرف سے پانی گملے کے اندر جاکر تمام مٹی کو نم کر دیگا۔ اس طرح تمام گملے یکے بعد دیگرے پانی کے کونڈے مین رکھنا

---

بقیہ نمبر ۲۷ - اور مٹی کونڈی کی از خود تری کو جذب کرتی ہے خیال کرنے کی بات ہے کہ اگر ہفتون یہی عمل کیا جائے تو کیا وجہ ہے کہ ان مین ترشی نہ پیدا ہو۔ بھوپال کے باغات سرکاری مین اسی خوف کی وجہ سے دلون اور ہفتون کی جگہہ صرف ضرورت کیوقت دو تین گھنٹہ یہ عمل کیا جاتا ہے بعد ازان کونڈیون کو الگ کر دیا جاتا ہے۔

چاہیئے۔ جو خاص طرح سے سیراب ہو جاتے ہین جس گملے کی اس طرح سے سیرابی کی جائے اسکو مین چار روز تک پانی کی حاجت نہین رہتی۔ جڑون مین پانی بھر جانے سے کچھہ خوف نقصان پہنچنے کا نہ کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ پانی کے ٹھہرتے ٹھہرتے وہ ابخرات بن کر اڑ جائے گا۔ ہر قسم کے گملون کو اس طریقہ سے وقتاً فوقتاً سیراب کرتے رہتے ہین۔ اس سے ایک فائدہ مزید یہ ہوتا ہے کہ جب پیندے کے سوراخ سے پانی اوپر کی جانب چڑھتا ہے تو مٹی ڈھیلی ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے جڑین گل جاتی ہین۔ بخلاف اس کے روزانہ جب اوپر سے مشک یا ٹونٹی کے ذریعہ سے پانی ڈالا جاتا ہے تو مٹی پر دباؤ پڑتا ہے اور جڑین سکڑ جاتی ہین۔

بعض اوقات آبپاشی کے لئے جب دور سے پانی لانا ہوتا ہے تو مالی کے ساتھ ساتھ مشک لئے بھشتی گھوما کرتا ہے۔ اور جب ہزارہ خالی ہو جاتا ہے تو اوس مین پانی بھر دیا کرتا ہے۔ یہ کچھہ اچھا انتظام نہین ہے جب کوئی دیکھتا نہین تو جلد فراغت حاصل کرنے کے لئے بھشتی مشک سے گملون مین پانی ڈالنے لگتا ہے اور چونکہ مشک سے پانی زور کے ساتھ گرتا ہے اس لئے اکثر اوقات نازک اور کمیاب پودے ٹوٹ کر ضائع ہو جاتے ہین۔ مین نے اس وقت کو اس طرح رفع کیا ہے کہ بڑی سی بڑی نادین جو بازارون مین دستیاب ہو سکتی تھین جن مین چار یا پانچ مشک پانی آسکتا تھا۔ خرید کر کے منگوائی تھین

جس مقام پر گملے رکھے ہوئے تھے اوس کے قریب ایک جگہہ زمین مین ان ناندون کو گردن تک گڑوا کر بہشتی کو ہدایت کر دی تھی کہ روزانہ سہ پہر کے وقت ان کو بھر دیا کرے - مالی جب چاہتا ہزارہ ڈوبا کر پانی نکال لیا کرتا تھا اور اس مین علاوہ آسانی کے پانی لانے مین وقت بھی ضائع نہین ہوتا تھا -

**گملون سے پانی کا نکاس** | تمام باغبان اسبات سے متفق ہین کہ

---

نوٹ نمبر ۷۷ - مصنف نے اسپارہ مین جو کچھہ لکھا ہے وہ بالکل صحیح ہے - یہی وجہ ہے کہ گرین ہوس مین حوض بنانے کا رواج ہوگیا ہے حوض مین پانی بہر دیا جاتا ہے اور مالی اوس حوض مین سے ہزارہ کے ذریعہ سے پانی لیتا ہے اور درختون کو سیراب کرتا ہے باوصف ان احتیاطون کے بدتمیز مالی اکثر اوقات ایسی بری ترکیب سے پانی دیتے ہین کہ درختون کی جڑین کھل جاتی ہین اور درخت ضایع ہوجاتے ہین اور کونڈیون مین گڑھے پڑجاتے ہین اور وہ کچھہ احتیاط نہین کرتے اکثر درخت بھی ٹیڑہے ہوجاتے ہین لہذا مالک باغ کبھی مالیون اور باغ کے چودہریون پر باغ کو نہ چھوڑے ورنہ باغ کی حالت خراب ہوجائے گی - لیکن میرے نزدیک مصنف سے جو امر اتفاقیہ رہ گیا ہوا وسے ظاہر کر دون اور وہ یہ ہے کہ اگر کونڈیون کے بڑے سوراخون پر ٹھیکرے رکھکر مشبک کر دیا جائے تو مصنف کا اعتراض دور ہوسکتا ہے یہان ہمیشہ کونڈیون کے سوراخون پر ٹھیکرے رکھکر مشبک کر دیا جاتا ہے اور یہ طریقہ پانی کے نکاس مین حارج نہین ہوتا لیکن ان ٹھیکرون کے چارون طرف چھوٹی چھوٹی اینٹون کے ٹکڑے یا کوئلے ضرور رکھنے چاہئین - اگر کونڈیون کے سوراخون پر ٹھیکرے رکھکر اون کو مشبک نہین کیا جائیگا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ پانی کا نکاس بند ہوجائیگا - اس مین کچھہ

پانی کے نکاس کا معقول انتظام گملون مین ہونا چاہیئے، معمولاً جو طریقہ
اس کا عمل مین لایا جاتا ہے وہ اس ملک مین بالکل غیر موثر ثابت ہوتا ہے گملے
کے پیندے مین جو چیزین مثلاً اینٹ کے روڑے - ٹھیکرے، کوئلہ وغیرہ رکھدئے
جاتے ہین وہ اور زیادہ پانی کے نکاس مین حارج ہوتے ہین - اول تو گرمی کے
موسم مین روزانہ آبپاشی کا کیا جانا لابدی و ضروری ہے - اوپر کی مٹی بیٹھ کر اسقدر
سخت ہوجاتی ہے کہ پانی خواہ زائد مقدار مین کیون نہ دیا جائے نیچے تک نہین
پہنچتا - بلکہ سوراخ کے کچھہ اوپر ہی جا کر رک جاتا ہے - اگر گملے کے ٹکڑے - پورانا
چونا یا کنکریٹ مٹی کی سطح کے اوپر رکھدی جائے تو خفیف روک ہوجاتی ہے
بات یہ ہے کہ ان ٹکڑون پر زور کے ساتھ پانی گرتا ہے - اور ٹپک کر مٹی تک
چلا جاتا ہے اور چونکہ اس کو ٹھہرنے کا موقع نہین ملتا اس لیئے نہ مٹی بیٹھتی ہی

بقیہ نمبر ۷۷ - شک نہین کہ مٹی کی کونڈیون مین پانی کے جذب کرنے کی قوت ہے لیکن
جب کونڈیون کی مٹی باکھاد یا پیجودن کیوجہ سے چکنی اور چیب دار ہوجاتی ہے تو وہ کونڈیون کے
مسامات کو بند کردیتی ہے اور پانی کے نکاس کی کوئی صورت نہین رہتی - اسلئے ضرور ہے کہ ٹھیکرے
مذکورہ بالا طریقہ سے رکھے جائین اگر مالی یا باغبان کو یہ معلوم ہو جائے کہ کونڈیون مین سے پانی
کا نکاس نہین ہوتا تو نکاس کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ بانس کی ایک پنچی کو اس انداز سے
کونڈی کی مٹی مین گاڑے کہ نیچے کا سرا کونڈی کے سوراخ تک پہونچ جائے تو اسوقت اس پنچی
کو ذرا حرکت دے - اس ترکیب سے پانی کا نکاس بخوبی ہوجائیگا -

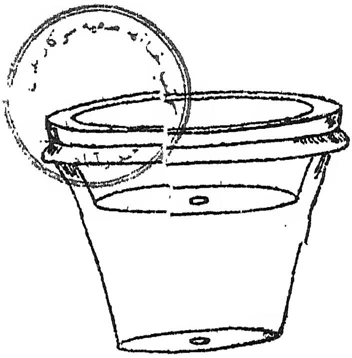
اور نہ لبستہ ہوتی ہے۔ علاوہ اسکے بارش کے موسم مین جب گملے زمین پر یا کسی ہموار چیز پر باہر رکھدے جاتے ہین تو پیندے کے سوراخ سے پانی نہین نکل سکتا اگر کسی دوسرے خالی گملے مین رکھکر گملہ رکھدیا جائے تو یہ دشواری رفع ہو جاتی ہے۔ نیچے کے خالی گملے مین خارج شدہ پانی جمع ہوتا رہیگا اور ابخرات بن کر خشک ہو جائیگا جب خالی گملے کا پانی ابخرات بن کر خشک ہو جاتا ہے تو گمان غالب ہے کہ درخت والے گملے کا پانی بھی اسی طرح خشک ہوتا رہے گا۔

بظاہر ایک اور تدبیر اس کی یہ ہے کہ تین چار انچ کے فاصلہ پر دو اینٹون کو برابر رکھو۔ اور ان پر گملے کو اس طرح رکھدیا جائے کہ سوراخ ہر دو اینٹون کے درمیان پڑے۔ بارش کے موسم مین گملے جب زمین پر رکھے ہوتے ہین تو ان مین کیڑے مکوڑے گھس کر ان کو نقصان پہنچاتے ہین۔ زمین سے بلند رکھنے مین یہ بھی فائدہ ہوگا کہ کیڑے نہ داخل ہو سکین گے۔ دوسری تدبیر یہ ہے کہ علاوہ پیندے کے سوراخ کے پانی کے نکاس کے لئے گملے کی دیوار مین بھی سوراخ رکھے جائین۔

"بیگونیا" Biqonias اور "اے کی مینز" Achimenes

اور دیگر منتخب و نازک پودے جو برآمدون مین رکھے جاتے ہین ان کے لگانے کی ترکیب یہ ہے کہ ان کو ایک اُتھلے ظرف مین پیشتر نصب کیا جائے اور بعد ازان اس ظرف کو کسی گملے مین رکھدیا جائے۔ دیکھو شکل نمبر ۱۹۔

شکل نمبر ۱۹



نیچے والا گملہ کسی قدر بڑا ہونا چاہیئے تاکہ درخت والہ ظرف رکھنے کے بعد نصف خالی رہے اس طریقہ پر عمل کرنے سے پانی کا نکاس خوب ہوتا رہتا ہے اور کیڑون سے بھی محفوظ رہتے ہین -

پست قامت منتخب پودے مثلاً "ٹٹرا سنے ما" Tetranema وغیرہ کو چھوٹے گملون مین لگاتے ہین - موسمی تغیرات کے اثرات سے محفوظ رکھنے سے بڑے گملے مین یا لوہر کر چھوٹے گملے کو رکھدینا چاہیئے -

## "درخت کا نصب کرنا"

### موسم

درخت کے لگانے یا نصب کرنے سے مراد یہ ہے کہ چھوٹے پودے اور درختون کو ذخیرے یا گملے سے اکھاڑ کر کسی کھلی جگہہ مین جہان دائمی طور پر قایم کرنا منظور ہو منتقل کیا جائے - مضبوط پودون کو ہر موسم مین ایک جگہہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہہ لے جا سکتے ہین - لیکن دو موسم خاص اس کام کے لئے زیادہ موزون ہوتے ہین - بارش اور موسم سرما کا آغاز - عام قاعدہ یہ ہے کہ جو درخت اس ملک کے ہین ان کو کسی قدر بارش ہو جانے کے بعد نصب کرنا چاہیئے - اور جو درخت سرد ملک کے ہوتے ہین اور جن کا نمو جاڑے کے موسم مین خوب ہوتا ہے - مثلاً "گلاب" ان کو اکتوبر کے قریب لگانا چاہیئے - اول الذکر قسم

کے زیادہ پودے فروری مین لگائے جاتے ہین، لیکن ان مین جو پودے نازک ہوتے ہین۔ ان کی زیادہ خبرگیری کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر دھوپ سے نہ بچائے جائین یا گرمی کے موسم مین خوب سیراب نہ رکھے جائین تو ان کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔

## زمین کی درستی

مالیون کا عام دستور ہے کہ جب میوہ دار درختون کے چھوٹے پودون کو نصب کرنا ہوتا ہے تو زمین مین ایک گڈھا اتنا بڑا کھود دیتے ہین کہ جس مین درخت مع مٹی کے گولے کے جو اس کی جڑون مین لپٹا ہوتا ہے، آجائے۔ حالان کہ پست قامت درختون کے لئے دو فیٹ چوڑا اور ڈیڑہ فٹ گہرا اور اسی مناسبت سے پھل دار درختون کے لئے بڑا گڈھا کھودنا چاہیئے۔ مٹی جو کھود کر نکالی جائے اس کے چھوٹے چھوٹے ڈھیلے کرکے اس مین اصطبل کا پورانا کچرہ بوسیدہ گوبر کی کھاد۔ اور بوسیدہ پتیان ملاکر گڈھے مین بھر دینا چاہیئے۔ اگر درخت نصب کرنے سے پہلے دو تین روز برابر پانی سے لبریز کر دیا جائے تو مٹی ایک حد پر جاکر قایم ہوجائے گی۔ اس کے بعد درخت کو نصب کردینا چاہیئے۔ اور کچھہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ مٹی کے بیٹھنے کی وجہ سے درخت خواہ کتنا ہی نیچے کیون نہ دھنس جائے، اس وقت درخت کو خوب سیراب رکھنا چاہیئے۔ اور کچھہ دنون

تک مٹی کو خشک نہ ہونے دینا چاہیے۔

**ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہہ لگانا** - درختون کے حق مین ان کا نقل مکان کیا جانا جس طرح یورپ مین مفید ہوتا ہے اسی طرح ہندوستان مین بھی ہوتا ہے "سرجے پیکسٹن صاحب" فرماتے ہین کہ درختون کو ایک سال سے زائد ایک مقام پر نہ رہنے دینا چاہیے۔ تدبیر یہ ہے کہ ان کو سالانہ ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہہ نصب کیا جائے۔ یہ لازمی نہین ہے کہ کہین دور لے جا کر نصب کیا جائے، بلکہ جس مقام پر گملے ہون وہان سے ہٹا کر صرف چند گزون کے فاصلے پر نصب کر دئے جائین تو کافی ہے۔ ہماری قطعی رائے ہے کہ اگر عمدہ قسم کے درخت پیدا کرنا منظور ہے تو اس تدبیر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ درختون کی نسل بڑھانے مین اس سے زیادہ مفید اور موثر کوئی دوسری تدبیر نہین ہوتی۔

نوٹ نمبر ۸ - درختون کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ مین منتقل کرنے سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بعض درختون کی جو جڑین سیدھی زمین مین چلی جاتی ہین وہ زمین مین گہری نہین جا سکین گی بلکہ گچھے دار جڑین پیدا ہو جائین گی - اور جب گچھے دار جڑین پیدا ہو جائین گی تو درختون کو منتقل کرنے کے وقت جڑون کو نقصان نہین پہونچے گا کیونکہ اوسکی تمام جڑین گولے ہی کے اندر رہین گی اور منتقل کرنے مین آسانی ہوگی۔

باغبان یا مالی کو اختیار ہے کہ وہ ذخیرے سے درختون کو اُٹھا کر کونڈیون مین لگائے یا زمین مین لگائے اس قسم کے درختون سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ درخت پھلدار ہو یا پھولدار جیاتے اور مرتے کم ہین۔

درختون کو ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہہ نصب کرنے مین جس قدر مالی تساہل اور غفلت کرتے ہین اسقدر شاید ہی کسی دوسرے کام مین کرتے ہون اگر ان کے کام کو دیکھتا نہ رہیے تو اپنی آسانی کے خیال سے درخت کے قریب قریب ملا کر چارون طرف کھودنا شروع کرتے ہین تاکہ مٹی کا گولہ کم برآمد ہو، اور بوجھ نہ اُٹھانا پڑے۔ ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ نہین نکالتے بلکہ لانبی جڑین جو ملتی ہین ان کو کاٹتے یا موڑتے جاتے ہین۔

درخت اُکھاڑنے مین تحمل اور مستعدی کی ضرورت ہے اگر ایسا نہ کیا گیا اور جلد جلد کام کیا گیا تو یقیناً جڑون کو گزند پہنچ جائے گا۔ بعض اوقات جڑین اسقدر کٹ جاتی ہین یا انکو اس قدر گزند پہنچ جاتا ہے کہ اگر پودے فوراً دوسری جگہہ نہ پہونچائی جائین اور دھوپ اور ہوا لگے تو ان کو سخت نقصان پہنچ جاتا ہے۔ ایسی صورت مین اِن کو کسی چھوٹے گملے مین مٹی بھر کر نصب کر دیا جائے اور پانی دے کر کسی تاریک کمرے مین دن کے وقت اور شام کو باہر شبنم مین رکھدیا جائے تو زیادہ مفید ہوتا ہے۔ چند روز کے بعد اسکو کسی سایہ دار جگہہ مین دن کے وقت رکھا جائے۔ بعدہٗ جب اسکی جڑین درست ہو جائینگی تو دھوپ اور ہوا کی برداشت کی قابلیت اس مین آجائے گی۔ اِن تدابیر کے بعد گملے سے نکال کر جس مقام پر نصب کرنا ہو وہان پر نصب کیا جائے۔ ایسی حالت مین اگر زیادہ سے زیادہ اس کو نقصان پہونچے گا تو صرف اس کی سابقہ

پتیان گر جائین گی۔

دیر تک زمین کے اوپر جڑون کے پڑے رہنے کے باعث جو درخت خشک ہو جاتے ہین ان کو پھر تازہ کرنے کی مفید تدبیر ذیل مین درج کیجاتی ہے

"ایک ٹب جس مین بیس گیلن پانی آتا ہو اس کو دو ثلث پانی سے بھر دو ۲۰ پونڈ گوبر مین بیس پونڈ دہان کے کھیت کی مٹی ملا کر پانی مین ڈالدو، ان کو پانی مین اس قدر ملاؤ کہ پانی مثل پوتائی کے چونے کے ہو جائے۔ زمین مین نصب کرنے کے پہلے جڑون کو اس مین غوطہ دو۔ گڈہے مین درخت رکھنے کے بعد جو مٹی ڈالی جائے گی وہ جڑون مین لپیٹ جائے گی، چنانچہ خشک جڑین پھولنا شروع کرین گی۔ اور غذا پہنچنے کی وجہ سے ان مین چھوٹے چھوٹے نہ صرف ریشے نکلین گے بلکہ رفتہ رفتہ ریشے بڑھ کر موٹی جڑ ہو جائین گے جو درخت کی از سر نو زندگی کا باعث ہون گے۔

## قلم لگانا

### موسم[۷۹]

بعض پودون کی قلمین ہر موسم مین لگائی جاتی ہین، ان کے لئے کوئی خاص ایک موسم مقررہ نہین ہے لیکن زیادہ تر بارش کے موسم مین قلمین لگا کر

نوٹ نمبر ۷۹۔ مصنف نے لکھا ہے کہ اس ٹفانوئس۔ فلوری بنڈا کی قلم بارش مین ہو سکتی ہے۔ علاوہ قلم ہونے کے اس کے ڈبے بارش مین باندھے جاوین تو زیادہ مفید ہین اور درخت

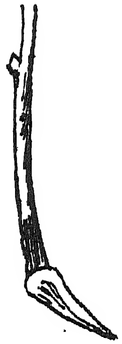
درخست تیار کئے جاتے ہین - چند منتخب پودے جو سرد ممالک کے ہین اور جاڑے کے موسم مین خوب نمو پر ہوتے ہین ان کی قلمین سوائے موسم سرما کے اور کسی دوسرے موسم مین لگائی نہین جا سکتی ہین - مثلاً "اس ٹفانوٹس" Stephanotis کی قلم بارش مین جلد لگجاتی ہے اور "ہیبرو تھیم نس" Habrthamnus "ایلائسیا" Aloysea وربینا Verbena. کے قلم جاڑے مین جلد جڑ پکڑ لیتے ہین - لیکن اگر اول الذکر قسم کے پودون کی قلمین جاڑے مین اور آخر الذکر قسم کی بارش مین لگائی جائین تو ہرگز نہ جڑ پکڑینگی اور نہ لگین گی -

حالات ۸۰ - (۱) بعض قلمین خواہ کسی طرح زمین مین لگا دی جائین فوراً جڑ پکڑ لیتی ہین لیکن تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اکثر قلمین جو ترچھی زمین مین نصب کی جاتی ہین وہ بہ نسبت سیدہی نصب کئے جانے کے جلد لگجاتی ہین - اس لئے مناسب یہی ہے کہ ان کو اس طرح ترچھا زمین مین نصب کیا جائے کہ زمین کے اوپر ایک انچ سے زیادہ نکلی نہ رہین ، بعد ازان اوپر کے حصے یعنی آنکھین چھوڑ کر باقی سب حصے کو مٹی سے ڈہانک دینا چاہیئے - جن قلمون کی اس طرح حفاظت کر دی جاتی ہے وہ بمقابلہ کھلی ہوئی قلمون کے خشک ہونے اور ضایع ہونے سے قریب قریب زیادہ محفوظ ہو جاتی ہین -

بقیہ نمبر ۷۹ - مذکورہ ڈبے علاوہ بارش کے موسم سرما مین باندہے جاوین تو بہی ہو سکتے ہین ڈبون کی آبپاشی اچھی طرح کرنی چاہیئے -

نوٹ نمبر ۸ - سال ہا سال کے تجربہ سے ثابت ہوا کہ خام شاخین بطور قلم نہ لگائی جاوین

## شکل نمبر ۲ - الف - ب



الف                ب

قلم کا سرا جو زمین مین گاڑا جائے اس کو تیز چاقو سے ٹھیک آنکھ کے نیچے کاٹا جائے اور قط بالکل صاف ہو۔ (دیکھو تصویر نمبر ۲۰ الف) بعض باغبانون کی رائے ہے کہ بہ نسبت قلم کے شاخین زیادہ جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔ اس سے مراد یہ ہے کہ تنہ کے جس مقام سے شاخ پھوٹ کر نکلتی ہے وہان سے کھینچکر اس طرح توڑ لی جائے کہ گرہ پورے طور پر اور کچھ حصہ تنہ کی چھلکے کا اکھڑ آئے (دیکھو شکل نمبر ۲۰ ب)

بقیہ نوٹ ۸۰۔ ورنہ گل جاتی ہین جہانتک ممکن ہو شاداب اور پختہ شاخین لگائی جائین یہان پر قلم لگانے کا طریقہ ہے کہ کھلے ہوئے میدان مین کیاریان بنائی جاتی ہین۔ ان کیاریون مین تقریباً چھ انچہ مٹی نکال کر کھاد و ریت ملا کر بھر دیجاتی ہے اور ان مین گندرہ ایکیقا۔ کنیر۔ جاسون۔ طوس۔ ساونیان۔ مہندی۔ ڈیورنٹا کی قلمین جو جلد جڑ پکڑتی ہین نصب کی جاتی ہین۔ یہ کیاریان اونچی ہونا چاہئین تاکہ بارش کا پانی نہ بھرے ورنہ گل جائینگی غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جو قلمین اس طریق سے لگائی گئی ہین اور اس مین ناکامیابی ہوئی ہے تو اس کا یہ سبب ہوا تھا کہ قلمین خام کاٹی گئی تہین اور قلمون کو اس بری طرح چاقو سے کاٹا تھا کہ قلمون کا پوست جا بجا سے اوکھڑ گیا تھا قلمین شاداب اور پختہ ہونا چاہئین اور تیز چاقو سے ان کو صاف قدرے ترچھا آنکھ کے نیچے سے کاٹنا چاہیئے اور کیاریون مین ان کو لگائے۔ اگر اس عمل کے بعد دہوپ ہو۔ تو سایہ کرنے کی چندان

جو شاخ قلم کی جائے اسکی سب پتیون کو توڑنا نہ چاہیئے بلکہ جہان تک ممکن ہو بہت کم توڑی جائین۔

(دیکھو شکل نمبر ۲۱)

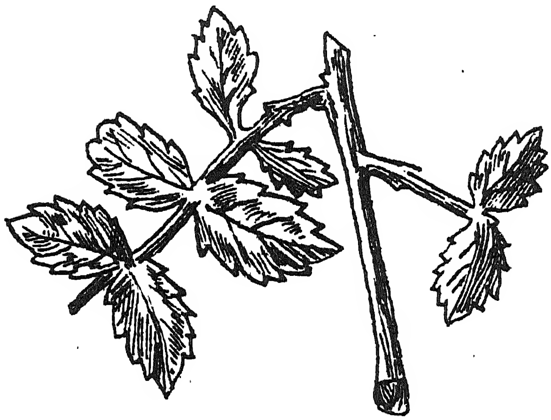
"مس ملنگ صاحبہ" "Miss Malling" قلمون کے لگانے کا ایک طریقہ جسے وہ امریکہ کی ایجاد اور زیادہ کارآمد قرار دیتی ہین، بتلاتی ہین کہ پختہ شاخون سے چند قلمین کاٹ کر تالاب کے نیچے کی گاد کو اور اسپنج کو خفیف پانی مین تر کر کے کسی چوڑے منھ کی بوتل مین رکھ کر اس مین قلمون کو رکھ دو۔ دس روز یا دو ہفتے تک "اس طرح کسی ٹھنڈی اور ہوادار جگہہ مین قلمین رکھی رہین اور ململ کا کپڑا بوتل کے منہ پر باندھ دیا جائے تا کہ گرد و غبار اور کیڑے مکوڑے اندر داخل

---

بقیہ نمبر ۸۰ – ضرورت نہین پانی دے۔ تمازت آفتاب کی مضر اثر کو زمین کی نمی دفع کرتی ہے اس طرح پر ہزارہا قلمین تیار ہوتی ہین ہمنے بھی تجربہ کیا ہے کہ اول کونڈیون کی تلی مین سوراخ کر کے اور اسپر ٹھیکرے مٹی کے رکھکر نصف تک کونڈیون کو مٹی سے اور نصف کو دریائی ریت سے بھر دے اور مٹی کو ہاتھ سے اچھی طرح دبا دے پھر اوسمین درختان بگونیا ایران ہتی مم۔ ڈریسینا گراف ٹی فیلم کو بیس کی قلمین ذرا ترچھی صورت مین لگائے اور ان کو گرم مکان مین خواہ کانچ کا ہو یا کسی گرین ہاؤس مین چھوٹے چھوٹے کانچ کے چوکھٹون سے ڈہانک کر گرمی پہنچائے تو قلمین بہت جلد تیار ہوتی ہین اور جلد جڑین آجاتی ہین۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ جلد جڑین لانے کی ضرورت سے کانچ کے گرم مکان مین یا کانچ کی چوکھٹونکے

شکل نمبر ۲۱



نہ ہو سکین۔ کپڑا باریک ہو ورنہ ہوا رک جائے گی۔

اس عرصہ مین قلمون کا زخم مندمل ہو جائے گا اور ان کے ضایع ہو جانے کا اندیشہ جاتا رہے گا۔ اب اگر ان کو فوراً گملے مین لگا دیا جائے تو جلد جڑین پیدا ہو جائین گی، تالاب کی گاد یا نارجیل کے جٹون مین یہ قلمین داب دی جائین۔ تو مثل پوتل مین لگانے کے مفید ہوتا ہے۔ مگر اس کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے۔ کہ ہوا برابر پہنچتی رہے اور پھپوند نہ لگنے پائے۔

قلمین کس قسم کی شاخ اور کیسی پرانی شاخ سے تراشی جائین؟ اس کا کوئی کلیہ قرار نہین دیا جا سکتا۔ بلکہ اس کا انحصار درخت جس سے قلم حاصل کیجائے اس کی نوعیت و جنس پر ہوتا ہے۔ اس خصوص مین سرجے پکیسٹن صاحب فرماتے ہین۔ بعض بآسانی جڑ پکڑ لیتے ہین۔

(۱) نازک و ملایم پودون کی قلمین۔ مثلاً

| | |
|---|---|
| "ملاس ٹوما" | *Melastoma.* |
| "بارلے ری یا" | *Barleria.* |
| "اس ٹراپیا" | *Astrapaea.* |
| "ان گا" | *Inga* |

وغیرہ۔

---

بقیہ نمبر ۸۰۔ نیچے قلمون کی کونڈیون کو رکھتے ہین قلم کے لگانے سے عموماً باغبان واقف ہوتے ہین اس لیے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین۔

(۲) نیم پختہ شاخون کی قلمین مثلاً۔

"اک سورا" *Ixsora.*

"باہی نیا" *Bauhinia*

"پاسی فلورا" *Passiflora.*

"روئی لیا" *Ruellia.* وغیرہ۔

(۳) خوب پختہ شاخون کی قلمین مثلاً

"گری وی لیا" *Grevillia.*

"وی ٹس" *Vitis.* اور گلاب وغیرہ۔

## قلمی[81] درختون کی کیفیت

سر جے پیکس ٹن" صاحب کی مفید معلومات ذیل مین درج کی جاتی ہین۔ پودون مین دو قسم کی شاخین ہوتی ہین ایک بیچ والی شاخ جو اوپر کو جاتی ہے اور دوسری وہ شاخ جو زمین کے اوپر برابر مثل آسٹرابیری کی بیلون کے پھیلتی ہین۔ اِن دونو قسم کی شاخون مین وہی فرق ہوتا ہے جو بڑی جڑ اور چھوٹی ریشہ دار جڑون مین ہوتا ہے۔

---

نوٹ نمبر ۸۱۔ درختان ثمردار پھولدار جن کی شاخین اوپر کو سیدھی بڑھتی ہون اور وہ جن کی شاخین نیچے زمین پر جھکتی ہون یہ کل شاخین پھل یا پھول دینے کی عادی ہون اور اُن کی قلم

نیچے کی پھیلنے والی شاخون سے اگر درخت بڑھائے جائین - تندرست زوردار اور خوب پھیلتے ہین اور درخت تیار ہوتے ہین - لیکن ان مین پھول نہین آتا - بالائی شاخون سے قلم لینے مین بہت جلد پھولنے والے درخت تیار ہو جاتے ہین - اور اگر ان کی بڑی شاخون کے سرے قلم کرکے لگائے جائین تو عمدہ قسم کے پودے تیار ہوتے ہین -

اصلی شاخ کے بالائی تنہ کے جس کسی حصہ سے قلم لی جائے گی اسی مناسبت سے تیار شدہ درخت جلد پھول لائے گا - اور پھلے گا -

شاخ کے کنارون کی قلمین جلد پھول لاتی ہین - لیکن درخت زیادہ اونچے نہین ہوتے جدید شاخون کی قلمون کے درخت بڑے ہوتے ہین - لیکن عرصہ کے بعد پھوتے ہین -

قلم لگانا اور مٹی | "ایگری ہارٹیکل چرل سوسائٹی" کے باغات مین بمقدار کثیر

بقیہ نمبر ۸۱ - یا ڈبہ یا پیوند بنا کر لگائے جائین تو یہ اپنے پورے سن وسال کو پہونچکر پھول اور پھل دین گے کیونکہ یہ جدید درخت اُن شاخون سے تیار کئے گئے ہین جو پیشتر سے پھول اور پھل دینے کے عادی ہوتے ہین یہ باتین تجربہ مین آچکی ہین -

نوٹ نمبر ۸۲ - ایگری ہارٹیکلچرل گارڈن لکھنو مین مین نے دیکھا ہے کہ کھلے ہوئے میدان مین سیکڑون کیاریان اونچی قبل بارش تیار کی جاتی ہین اور ان مین ریت اور مٹی و کھاد معمولی گوبر کی ملا کر کیاریون کو تیار کرتے ہین اور ہر قسم کے درخت کی قلمین جدا جدا ان مین لگاتے ہین جب اِن قلمون مین

پودے اور درخت لبغرض تقسیم رکھے جاتے ہین۔ بارش کے زمانہ مین قلمین لگاکر
ان کو تیار کیا جاتا ہے۔ باغات کی معمولی کھلی ہوئی کیاریون مین وہ لگائی جاتی ہین۔
بارش کے پانی اور آفتاب کی دہوپ سے ان کو بچانے کے لئے کوئی سایہ نہین ہوتا

بقیہ نمبر ۸۲۔ جڑین نکل آتی ہین تو ان کو کہود کر چہوٹی چہوٹی کونڈیون مین لگاکر چند روز تک بڑے درختون کے سایہ کے نیچے رکھتے ہین جب یہ تندرست ہوجاتے ہین تو ان کو ایسے مقام پر رکھتے ہین کہ جہان کونڈیون کو صبح کے اول پہر کی ہلکی دہوپ اور پچھلے پہر کی تمازت آفتاب سے محفوظ رہین۔ موسم سرما مین ان کو صرف ایک مرتبہ ۱۰-۱۱ بجے دن کے یا جب خنکی کم ہوتی ہے پانی دیا جاتا ہے اور موسم گرما مین علی الصباح اور اگر ضرورت ہو تو آخر دن مین بعد پانچ بجے کے پھر پانی دیتے ہین مصنف نے اس کے بیان مین مختلف ماہرین باغبان کے تجربون کا ذکر قلمون کی تیاری کے متعلق تحریر کیا ہے اور جابجا ریت کے استعمال کا بھی ذکر کیا ہے پس اس موقع پر اس قدر اور ظاہر کرنا کافی ہوگا کہ خواہ کسی طور پر قلم لگائی جائے مگر قلمون کی تیاری کے لئے حرارت کی ضرورت ہر حالت مین ہے خواہ وہ کہلے ہوئے میدان مین لگائی گئی ہون یا سایہ دار جگہہ یا گرین ہاؤس مین لگائی گئی ہون۔ جو کہلے ہوئے میدان مین ہوتی ہین۔ اون کو حرارت آفتاب کی پہونچتی ہے اور جو سایہ مین یا گرین ہاؤس مین ہوتی ہین اون کو کانچ کے چوکھٹے یعنی فریم اور بیل گلاس کے ذریعے سے گرمی پہونچائی جاتی ہے۔ قلمون کی تیاری کے لئے حرارت ہر صورت مین لازمی ہے۔ استعمال ریت سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اگر مٹی مین ریت ملی ہوئی ہے تو جلد ترشی پیدا نہ ہوگی اور اگر خالص ریت مین قلم لگائی گئی ہے تو بھی ترشی جلد پیدا نہ ہوگی

اور غالباً ایسی کھلی ہوئی جگھہ جس پر ہوا اور دہوپ ، سردی و گرمی کا اثر ہوتا رہتا ہی ان کے لئے زیادہ مفید ہوتی ہے - کیون کہ زمانہ بارش مین سایہ دار اور تاریک مقامات مین رکھنے سے مٹی مین ترشی پیدا ہوجاتی ہے جو پودون کے حق مین زیادہ مضر ہوتی ہے - مین نے پودے فروشون کو دیکھا ہے کہ تالابون کے نیچے کی گادیا نہ کی مٹی اچھی طرح بچھاکر قلمین لگاتے ہین - اس مٹی مین خاص طور پر عرصہ تک نمی قایم رکھنے کی قوت ہوتی ہے اور پہر بھی ترش نہین ہوتی -

عمدہ اور منتخب پودون کے بڑھانے مین زیادہ احتیاط اور ہوشیاری سے کام لیا جائے - ایسے پودون کی قلمون کو اگر کھلی جگھہ مین لگایا گیا تو بڑھینگی نہین - بلکہ بالو بچھاکر شیشی کے چوکھٹے سایہ مین لگائی جائین - بڑے پیمانہ پر اس ترکیب سے قلم لگانے کے طریقہ کو تفصیل کے ساتھ " ایگری ہارٹیکلچرل جرنل جلد دوم صفحہ ۳۸۴ مین مسٹر راس صاحب مہتمم باغات کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس نے لکھا ہے مختصر الفاظ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے -

بقیہ نمبر ۸ - دوسرا فائدہ یہ ہے کہ خالص ریت ہو یا ریت ملی ہوئی مٹی ہو ریت کی وجہ سے پانی جلد نتھر جاتا ہے اور قلمین بقدر ضرورت پانی چوس لیتی ہین اگر خالص ریت یا ریت ملی ہوئی مٹی مین پانی کے نکلنے کا راستہ نہوگا - اور پانی ٹھیرے گا تو ضرور ترشی پیدا ہوگی جو قلمون کو سڑا دینے کا باعث ہوگا کیاریون مین قلمین لگائی گئی ہون یا کونڈیون مین - ان مین پانی کو زیادہ ٹھیرنے نہ دے احتیاط رکھے -

کھلی ہوئی جگہہ مین ایک چھوٹی کیاری بناکر اس کے چارون طرف دو دو فٹ بلند دیواریں بنادی جائین، اور خوب صاف بالو سے ان کو بھر دیا جائے بالو مین قلمین لگاکر اچھی طرح پانی دیدیا جائے اور پھر ان کو کسی قدر دبا دیا جائے اور اوپر سے شیشہ کی چورس لالٹین نما چوکھٹے ڈھانک دئے جائین اور قریبًا دو فٹ بلندی پر چٹائی کا سایہ ان پر کردیا جائے۔

مسٹر راس صاحب فرماتے ہین کہ پانی دیتے اور سڑی گلی پتی صاف کرنے کی غرض سے ہفتہ مین ایک یا دو بار سے زائد چوکھٹو نکو نہ اتارنا چاہیے۔

"کلکتہ ٹوبانیکل کارڈنس" اور "ایگری ہارٹیکلچرل سوسائٹی" نے اس طریقہ مین ایک اصلاح کی ہے اور جس پر عمل درآمد بھی کیا جاتا ہے۔ چھوٹے گملون مین بالو بھر کر کنارے کنارے قلمین گاڑ کر گملون کو بالو کی زمین مین کنارون تک دبا دیتے ہین۔ اور اوپر سے شیشے کی چوکھٹے کو ڈہانک دیتے ہین جب قلمین جڑ پکڑ لیتی ہین تو گملون کو باہر نکال لیتے ہین اور دوسرے گملون مین قلمین لگاکر بجائے ان کے گاڑ دیتے ہین۔ اس طرح کرنے مین ایک فائدہ ہوتا ہے کہ بالو کی کیاریان درست رہتی ہین۔ اگر گملے نہ استعمال کئے گئے ہوتے تو یقینًا قلمون کے کھودنے کے بعد کیاریان ناہموار ہوجاتین۔ علاوہ اس کے ماہرین کا قول ہے کہ گملون سے ملاکر قلمین لگائی جاتی ہین تو جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔

بلا شیشے ایک زیادہ آسان تدبیر سے بھی وہی غرض حاصل ہوسکتی ہے۔

یا بالو یعنی گملون کو یا لو کی کیاریون مین نہ رکھا جائے بلکہ کسی مناسب مقام پر باغ مین زمین کھود کر اُس مین گملی گاڑدی جائین اور شیشہ کا چوکھٹہ رکھہ کر اوپر کسی چیز کا سایہ کر دیا جائے۔

مذکورہ بالا طریقے مین ایک اور آسان ترمیم کی جا سکتی ہے۔ کہ گملون کے نصف حصہ مین بالو بھرا جائے اور ان مین لانبی قلمین تراش کر لگا دی جائین کہ جو اُنچائی مین گملون کے کنارون کے برابر ہو جائین، بعد ازان ان کو زمین مین گاڑ دیا جائے اور ان پر شیشے کا چوکھٹہ ڈھانک دیا جائے۔ روزانہ صبح کے وقت شیشے کے اندرونی جانب نمی کی ایک تہ جمی ہوئی دکھائی دیگی شیشہ کو الٹ دینے کے سوا اور کسی کارروائی کی ضرورت نہین ہے۔ سر جے سیکسٹن صاحب فرماتے ہین کہ مسٹر میرنس صاحب نے مجھہ سے اس کی ایک بار تعریف کی تھی۔ اور یہ کہا تھا کہ ان کے تجربہ مین یہ اس قدر مفید اور کار آمد ثابت ہوا کہ جملہ اقسام کے ڈھکنون پر اس کو ترجیح دیتے ہین۔

گملون کو کنارون تک زمین یا بالو مین گاڑ دیا جانا مین بہت ضروری خیال کرتا ہون۔ اور قلمون کے جلد جڑ پکڑ لینے کے لئے بہت ضروری ہے کہ جس زمین مین وہ لگائی جائین اُس کی حرارت قرب وجوار کے ضرورت کے مقابلہ مین زیادہ ہونا چاہیئے۔ بخلاف اس کے زمین کے اوپر اگر کھلے رکھے جائین تو ان کے مسامات کے ذریعہ سے مٹی کی حرارت کسی قدر خارج ہوتی رہتی ہے۔

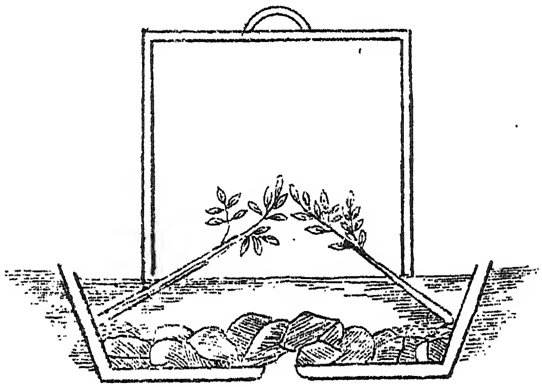
چنانچہ حرارت کم ہو جانے کی وجہ سے قلموں کو ضرر پہنچتا ہے۔

سر جے پیکسٹن صاحب فرماتے ہیں:۔

(۱) تمام ایسے پودوں کی قلمیں کہ جن کی لکڑی سخت ہوتی ہے، خالص ریت میں بہت جلد تیار ہو جاتے ہیں۔

(۲) جن کی لکڑی نرم ہوتی ہے ان کی قلموں کو ہلکی مٹی میں لگانا چاہیے "مسٹر ایرنگ ٹن" صاحب سابق مہتمم ایگری ہارٹیکلچرل سوسائٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک سال کی ہزار قلمیں خالص بالو میں میں نے لگائیں اور سب تیار ہو گئیں۔ دوسرے سال اسی ترکیب سے پھر قلمیں لگائیں لیکن قریب قریب سب ضائع ہو گئیں۔ بالآخر "بوٹانیکل گارڈنس" میں جس طریقے پر عمل کیا جاتا تھا اس کو میں نے اختیار کیا چنانچہ وہ طریقہ یکسان کارآمد ثابت ہوا یعنی قلمیں گاڑنے کے لئے تین حصہ باریک بالو میں ایک حصہ آنْ بجھے کوئلوں کا باریک چورہ ملوا دیا کرتا تھا۔ ہر قسم کی قلموں کے لئے بلا خوف نقصان یہ کھاد مرکب استعمال کی جاسکتی ہے۔ بایں ہمہ میرا خیال ہے کہ مسٹر ایرنگ ٹن صاحب کو دوسری بار جو ناکامیابی ہوئی تو اس کی وجہ بالو کی خرابی تھی۔ اگر دریا کے کنارہ سے تازہ بالو لایا جائے اور کوئی تغیر کسی قسم کا بالو میں نہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ نقصان پہونچائے۔ بالو کے خالص نہ ہونے اور اس میں کم یا زیادہ دیگر کثافتوں کے ملے ہونے کا اثر قلموں پر

شکل نمبر ۲۲



زیادہ ہوتا ہے۔ مین نے بارہا بالو کو خوب دھلوا کر استعمال کیا ہے۔ دُھلوانے سے اُسکی کثافت کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ جو صاف سمجھا جاتا تھا وہ کسقدر واقع مین کثیف تھا۔ لیکن بالو کا دھلوانا بہت تکلیف دہ کام ہے۔ اگر اس مین تھوڑا کوئلہ پیس کر ملا دیا جائے تو دھونے کی ضرورت باقی نہین رہتی۔ اور تمام کثافتون کو دور کر دیتا ہے۔

چند سال بیشتر قلمون پر ڈھانکنے کے مخصوص شیشے بآسانی دستیاب نہین ہوتے تھے، چنانچہ بجاے ان کے کم صرفہ مین اور انھین کے برابر کارآمد بلا پیندہ کی چورس شیشے کی لالٹینین۔ لالٹین فروشون سے بنوا کر استعمال کی جاتی ہین مثل لالٹین کے اس کی چھت ٹین کی نہین ہوتی بلکہ بجائے ٹین کے شیشہ جڑا ہوتا ہے۔ البتہ ان کی درازون کو احتیاط کے ساتھ پوٹین سے بند کر دینا چاہیئے۔

قلمون کے بڑھانے کے لئے ذیل کی ترکیب جسے تشکل نمبر ۲۲ مین دکھایا گیا ہے، تمام ترکیبون پر ترجیح ہے۔ اور تجربہ کے بعد بالآخر مین نے اس کو اختیار کیا ہے۔ چوڑا اور اُتھلا طشت لو اور اس مین گملے کے ٹکڑے ٹھیکرے وغیرہ پانی کے نکاس کے لئے رکھو، نکاس کے سوراخ کے اوپر دیوار کے قریب پتون کی کھاد اور موزون بالو کی تہ بچھا دو، اور پھر کنارون کے ڈیڑھ انچھ نیچے تک خالص بالو سے طشت کو بھر دو۔ قلمون کو اس طرح ترچھا رکھو کہ نیچے کا سرا

ٹھیک کھادر طشت سے ملا ہو ۔ اور اوپر کا حصہ اندر کی جانب دونوں طرف سے ملکر بطور ایک نصف دائرہ کے بنجائے اور پھر ایک شیشے کا چوکھٹہ اتنا بڑا رکھدو کہ قلموں کے پتے دار سروں کو ڈھانک لے ۔ کسی سایہ دار جگہہ میں طشت کو کنارہ تک زمین میں گاڑدو اور شیشے کے چوکھٹے کے اوپر سے روزانہ سیرابی کرتے رہو شب میں کسی چٹائی وغیرہ کا سایہ کردیا جائے تاکہ خشکی کے مضر اثر سے قلمیں محفوظ رہیں ۔

مذکورہ بالا ترکیب سے قلم لگانے میں حسب ذیل فوائد ہیں :۔

(۱) قلم کے سرے ٹھیک اپنی جگہہ ہوتے ہیں جہاں ان کو ہونا چاہیئے ۔ یعنی گملے یا طشت سے ملحق ۔

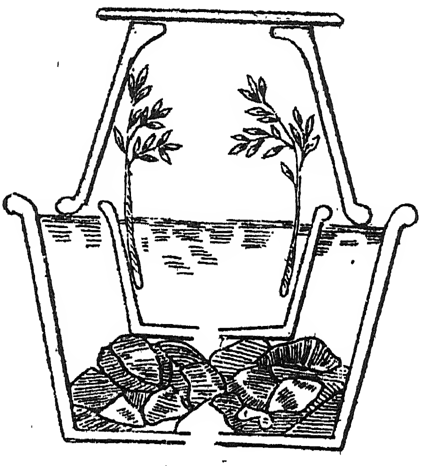
(۲) زیادہ کچے لگائے جانے کی وجہ سے ہوا سے پورے طور پر حفاظت ہونا چاہیئے ۔

(۳) شیشہ کا چوکھٹہ اُتارنے کی ضرورت اس وقت تک نہیں ہوتی جبتک کہ قلمیں جڑ نہ پکڑ لیں ۔

(۴) دبے ہوئے حصہ میں پانی کھنچتا ہے اور اسی کو سیراب بھی ہونا چاہیئے ۔ پتیاں اور شاخ پانی کے مضر اثر سے محفوظ رہتے ہیں ۔

(۵) چونکہ چوکھٹے سے باہر پانی دیا جاتا ہے اس لئے اس کے اندر کی مٹی درست حالت میں رہتی ہے ۔ اور قلموں کو کوئی نقصان مٹی کے بیٹھنے سے

شکل نمبر ۲۳



نہین ہوتا۔

(۶) طشت زمین مین گاڑدیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے مسامات سے نہ ابخرات خارج ہوتے، اور نہ حرارت کے گھٹ جانے سے کوئی نقصان قلمون کو پہنچتا ہے۔

اگر کسی قسم کا چوکھٹہ شیشے کا دستیاب نہ ہو سکے تو ذیل کی ترکیب سے جو شکل نمبر ۲۴ مین دکھائی گئی ہے عمل کرنا چاہیئے۔

ایک بڑا گملہ لے کر اور اُس کے اندر کنکر پتھر اس قدر بھر دو کہ چھوٹا گملہ جو اُس کے اندر رکھا جاے اُس کا کنارہ بڑے گملے کے کنارہ کے برابر ہو جائے اور ان دونون گملون کے درمیان خشک بالو یا مٹی بھر دو۔ چھوٹے گملے مین صاف بالو بھر کر قلمین لگاؤ، بعد ازان ایک تیسرا گملہ اتنا بڑا اُلٹ کر قلمون کے اوپر رکھو کہ جو دونون گملون کے درمیانی حصہ کو ڈھانک لے، اس گملے کے پیندے کو توڑ ڈالو، اور اس پر ایک شیشہ جو دروازون مین لگایا جاتا ہے، رکھ دو، حسب ضرورت قلمون کو نیم گرم پانی سے سیراب کرتے رہو۔ لیکن احتیاط رہے کہ گملون کے درمیان کی مٹی یا بالو پر پانی نہ پڑے۔

شیشے کے اوپر شبنم جمی دکھائی دے تو اسکو اُلٹ کر رکھ دینا کافی ہے گملون کے درمیان کی مٹی کو خشک رکھنے کی غرض یہ ہے کہ مسامات کے ذریعہ سے ابخرات خارج ہو کر مٹی کی حرارت کم نہ ہونے پائے۔

# قلموں کو پانی میں لگانا

ڈاکٹر لنڈے صاحب فرماتے ہین کہ قلموں کو پانی مین لگانے کا رواج قدیم ہے - اور رسالہ باغبانی مین اس کی ترکیب جو شایع ہوئی ہے اس کا حوالہ دیتے ہین وہ یہ ہے -

مین چھوٹی چھوٹی شیشیون مین صاف پانی بھرکر اور اون کی گردنون مین رسی باندھ کر اپنے چھوٹے گرین ہاوس کی کھڑکیون مین لٹکا دیتا ہون - سال دیا - Saltia.

کال سی اوے ری یا" Calceolaria

" می مولس" Mimulus مرٹل Myrtle. اور

نوٹ نمبر ۸۳ - پانی مین قلم لگانے کی ترکیب جو مصنف نے بیان کی ہے وہ درست ہے لیکن ہم اپنے تجربہ کو بھی ظاہر کرتے ہین کہ جس طرح پر ہم سیکڑون درخت پانی سے تیار کرکے اور بوتلون مین لگا کر آرایش کے کام مین لائے ہین ماہ نومبر مین درختان مندرجہ ذیل کی ۶ - انچ لانبی نیم پختہ شاخین کاٹ کر اس طریق سے پانی مین لگا کر تیار کین - سفید کانچ کی بوتلین قدرے چوڑے منہ والی جن مین چند شاخین آسکین اون کو بوتل کے ڈاٹ مین جو کارک کی ہوتے ہین + پہلے اون کے دو حصے کرکے ہر دو ٹکڑون مین اس قدر خلا کرتے ہین کہ دو یا تین یا چار قلم اوس مین سما سکین چنانچہ جتنی شاخین اوس مین آسکتی ہین اون کو

اس قسم کے پودے جن کو مین بڑہانا چاہتا ہون - ان کی قلمین ان مین ڈال دیتا ہون دو تین ہفتے یا ایک ماہ کے عرصہ مین چھوٹی سفید جڑین پھوٹ آتی ہین تو ہفتہ عشرہ کے بعد چھوٹے گملون مین خوب پانی دیکر لگا دیتا ہون - چنانچہ اس ترکیب سے نہ قلمین کملائین اور نہ نقل مکانی سے ان کو کوئی نقصان پہنچا - اور شاذونادر کوئی قلم ضائع ہوتی ہو -

علاوہ اس کے سرجی پیکس ٹن صاحب فرماتے ہین کہ :-

اگر قلمین ہری لکڑی کی شاخ سے اور اوسی زمانہ مین تراشی جائین کہ جو زمانہ ان کے بڑھنے کا ہوتا ہے - تو بہت جلد لگجاتی ہین - اور دھوپ کی گرمی کا کوئی اثر نہین ہوتا - جب ان مین ریشہ دار جڑین نمودار ہو جائین تو ملایم مٹی مین ان کو

بقیہ نمبر ۸۳ - کارک کے خلا مین رکہکر اور کارک کے ہر دو حصون کو ملا کر بوتل کے منہ مین کس دیتے ہین بوتلون مین پانی برسات کا اگر دیا جائے تو زیادہ مفید ہوتا ہے بارش کا پانی بزمانہ بارش ٹین کے پیپون مین بھر کر بحفاظت رکھے اور اس کام مین لائے ایک ہفتہ مین دو مرتبہ بوتل کے پانی کو پھینک دے اوس مین بو آجاتی ہے بوتل مین کنکر ڈالکر صاف کرے پہر صاف پانی بھر کر قلمونکو بدستور بوتل مین لگا دے اور ان بوتلون کو گرین ہاوس کے اندر یا کانچ کے فریم یعنی کانچ کے چوکھٹے کے نیچے رکھے جہان پر روشنی ہو - تاریکی بالکل نہ ہو - کنکنا پانی دینے کی چندان ضرورت نہین ہوتی - اسلئے کہ کنکنے پانی کے اثر کا معاوضہ کانچ کے چوکھٹے سے حاصل ہوتا ہے اس طریق پر ہمنے اریلیا - بیٹاکس - ایران تھی مم - کروٹن کے اقسام کی قلمین بہت تیار کی ہین

منتقل کر دینا چاہیے۔ "گل مہندی" اور "ڈھلیا" کی قلمیں اس طرح جلد جڑ پکڑ لیتی ہیں "خربوزی" کے قسم کے پودوں کی قلمیں بہت جلد بعض اوقات تین دن کے اندر ہو جاتی ہیں۔ اور اگر چھوٹے گملوں میں پتوں کی بوسیدہ کھاد بھر کر ان کو لگا دیا جائے تو ایک ہفتہ سے کم ہی زمانہ میں ان میں جڑیں نکل آتی ہیں۔

جاڑہ کے موسم میں، میں نے خود اسی ترکیب سے "وربناس" "سورج مکھی" اور "سالویا" اور "گلاب" کی قلمیں لگائی ہیں۔ میرے تجربہ میں اس سے زیادہ آسان، اور بہتر کوئی دوسری ترکیب ثابت نہیں ہوئی۔

جن امور کا لحاظ ہونا چاہیے ان کو درج ذیل کرتا ہوں۔

(۱) قلمیں پرانی اور کہنہ شاخوں کی نہ ہونا چاہیں۔ بلکہ نئی کونپلوں سے لی جائیں۔ اور جو موسم ان کی زیادہ سرسبزی اور شادابی کا ہو اس میں تراشی جائیں۔ نیچے یا وسط حصہ کی قلموں سے بہتر چوٹی کی قلمیں ہوتی ہیں۔

---

بقیہ نمبر ۸۳ - عرصہ تک یہ جڑدار قلمیں بوتل میں خوش نما حالت میں رہتی ہیں ان کی سفید سفید باریک باریک گول گول جڑیں بوتل میں سے نظر آتی ہوئی بھلی معلوم ہوتی ہیں بعد ایک سال کے ان تیار شدہ درختوں کی جڑوں پر سیاہی آجاتی ہے اسوقت خوشنمائی میں کمی ہوتی ہے ایسی حالت میں ان کو مٹی کی کونڈیوں میں جن میں معمولی مٹی وریت و پتی کی کھاد کا مرکب تیار کردہ جو پہلے سے کونڈیوں میں بھر رکھتے ہیں لگاتے ہیں اور کچھہ عرصہ تک ان کو دھوپ سے

(۲) بوتل چوڑے منہ کی اور بڑی ہوتا کہ زیادہ پانی آئے ۔ اگر بوتل چھوٹی ہو تو ممکن ہے کہ تھوڑا پانی قلموں کے ڈالنے کی وجہ سے سڑ جائے ۔

(۳) پانی کو اکثر بدلتے رہنا چاہیئے ۔ تاکہ ہمیشہ صاف بوتل میں رہے ۔

(۴) پانی بدلا جائے تو گرم پانی دیا جائے اس سے قلموں کو نیچے سے گرمی پہنچتی ہے ۔ اور چھوٹی جڑیں جلد پھوٹ آتی ہیں ۔

(۵) قلموں کو تیز دہوپ اور تیز ہوا سے بچانا ضروری ہے ۔ لیکن مناسب ہوا اور روشنی بھی پہنچانا چاہیئے ۔

(۶) شب میں کھلے میدان کی ٹھنڈی ہوا سے اُٹھا کر مکان کے اندر رکھ دینا چاہیئے ۔ اور اگر نیم گرم پانی میں نصف حصہ بوتل کا رکھا جائے تو اور زیادہ بہتر ہے ۔

## "بالو اور پانی میں قلم لگانا"[۸۴]

یہ کوئی جدید ترکیب لگانے کی نہیں ہے ، بلکہ جو ترکیب اوپر بیان کی گئی ہے

---

بقیہ نمبر ۸۳ ۔ بچاتے ہیں سرد و روشن مقام پر رکھتے ہیں جن کو رفتہ رفتہ دہوپ میں لاتے ہیں ۔

نوٹ نمبر ۸۴ ۔ ابتداء میں ہمنے بھی معمولی ریت میں قلمیں لگائی تھیں مگر سخت ناکامیابی ہوئی اوس کا سبب یہ تھا کہ اول تو ریت دریائی نہ تھی بلکہ کھاری ریت تھی دوم اوس میں خاک کا

اسی مین خفیف ترمیم کی گئی ہے ۔ بالو کے استعمال کی غرض یہ ہے کہ قلمین ادہر ادہر نہ جھکین بلکہ ایک طرز پر دبی رہین ۔ مین نے جاڑہ کے موسم مین اس ترکیب سے قلمین لگائی ہین اور اکثر کامیابی ہوتی ہے " مس ملنگ صاحبہ" نے جو کچھہ اس بارہ مین تحریر فرمایا ہے اس کو مختصر طور پر بیان کرون گا ۔ اور اس کے ساتھہ ہی یہ بھی عرض کرون گا کہ جن قلمون مین عرصہ کے بعد جڑین پھوٹتی ہین ان کے

بقیہ نمبر ۸۴ ۔ جز بہت زیادہ تھا جس نے ہماری قلمون کو سڑا دیا اور اُن مین لو پیدا ہو گئی اور ریت مین مٹی کا جزو کثیر ہونے کیوجہ سے ترشی آگئی تھی جس نے مضر اثر پیدا کیا قلمون کے سرے جو ریت کے اندر تھے ان کا پوست گل کر سیاہ ہو گیا تھا اور ایک یہ بھی سبب تھا کہ جس کونڈی مین ہمنے ریت بھر کر قلمین لگائی تھین اوس کا سوراخ بند ہو گیا تھا کونڈی مین پانی زیادہ ٹھہرتا تھا جس نے قلمون کو نقصان پہونچایا یہ بات بعد تلاش اور غور بسیار کے معلوم ہوئی کہ ریت جس مین مٹی کا جزو کثیر تھا اور کونڈی کا سوراخ بند ہونا اون کے نقصان کا اصلی سبب ہے ۔ تب ہمنے نربدا کی ریت منگوائی اور اوسکو ایک مٹی کے گھڑے مین ڈالکر خوب دہویا اور خشک کیا اور مٹی کی کونڈ کے تلی مین دو تین سوراخ کئے پھر اُس کونڈی کو نصف ٹھیکرے اور کوئلے سے بھر دیا اُس کے بعد نصف کونڈی کو نربدا کی صاف شدہ ریت سے بھرا اور ہاتھہ سے ریت کو اچھی طرح دبا دیا اور کونڈی کو اتنا پانی دیا کہ کونڈی کی تلی کے سوراخون سے پانی بآسانی خارج ہو گیا اوسوقت سالویا ۔ آلٹرنین تھرا ۔ اریلیا ۔ ہبیس کس نیم پختہ سبزی مائل شاخون کو کونڈی مین لگایا اور پانی دیا اور کونڈی کو گرین ہاؤس مین رکھا شب کے وقت اوسپر کانچ کا فریم ڈہانکا

لیئے صاف اور خالص بالو کا ہونا لابدی وضروری ہے - ورنہ پانی کے رنگ مین سبزی آجائے گی - اور سڑجاویگا - اور آخرکار قلمین سڑجائینگی -

| | |
|---|---|
| "ہل یوٹروپ" | *Heliotrope.* |
| "وربی ناس" | *Verbenas* |
| "لوبی لیاس" | *Lobelias* |
| "بی گونیا" | *Begonia* |

علاوہ ان کے اور بہت سے درختون کی نازک و ملایم شاخین طشتریون مین بالو بھرکر اور پانی لبریز کر کے لگائی جاتین تو عمدگی کے ساتھ جڑ پکڑ لیتی ہین - جو قلمین سخت شاخون سے تراشی جاتی ہین اور جن کی جڑین بھی عرصہ مین پھوٹتی ہین - اگر ان کو بھی اسی طریقہ سے لگایا جائے تو کامیابی ہوتی ہے -

بقیہ نمبر ۴۸ - اس ترکیب سے قلمون مین کم وبیش تین ہفتہ مین جڑین پیدا ہوگئین تاہم بعض بعض بلاجڑ کی رہ گئین تہین جو غور کرنے سے معلوم ہوا وہ سخت لکڑی کی تہین جسکو پھر بدستور لگادیا اور کامل نگرانی کی تو اون مین ایک ماہ سے زیادہ مین جڑین آئین - جب قلمون مین جڑین بخوبی آجاوین اُسوقت قلمون کو سلیقہ کے ساتھ نکالنا چاہیئے تاکہ جڑ نہ ٹوٹے اور چھوٹی چھوٹی مٹی کی کونڈیون مین پتی کا کہاد مٹی و ریت بھرکر اون قلمون کو ان کونڈیون مین ایک ایک علیحدہ علیحدہ لگانا چاہیئے جب یہ شاداب ہوجاوین - اور بعد کچھہ عرصہ کے نمو کا اظہار ہو اور موسم گرم نہ ہو تو اون کو چھوٹی کونڈیون سے نکال کر بڑی کونڈیون مین لگانا چاہیئے -

بھت چھوٹی اور تازی شاخین لے کر اور نیچے کی کونپلون کو زور دے کر بالو مین داب دینا چاہیئے - اور اگر کسی سایہ دار اور گرم مقام پر مثلاً گرین ہاؤس تنور پر رکھدے جائین تو جلد جڑین پھوٹ آتی ہین - اور ریشے دار جڑون کا زیادہ خوبصورت گچھا بن جاتا ہے - شیشیون مین بارش کا پانی بھر کر اگر ان قلمون کو لگا دیا جائے تو اکثر لگجاتی ہین - اس مین نفع یہ ہے کہ تھوڑی جگہہ مین کام چل جاتا ہے - قلمون کو اکھاڑنے کے قبل بالو کو پورے طور پر پانی سے تر کر دینا چاہیئے - تاکہ اکھاڑنے مین جڑون کو نقصان نہ پہونچے - جو قلمین بالو مین دبائی جاتی ہین ان کے اکھاڑنے کا قاعدہ یہ ہے کہ کچھہ بالو ان کی جڑون مین ضرور لپٹا ہوا رکھا جائے -

## "امریکہ کے طریقہ سے قلم لگانا" [۸۵]

امریکہ کے ایک ہوشیار باغبان نے قلم لگانے کا ایک طریقہ ایجاد کیا ہے -

---

بقیہ نمبر ۸۴ - اس طور سے قلم لگا کر درخت تیار کرنے کے طریقہ کو چھوٹے پیمانہ پر دیکھا ہے - جو زیادہ تر گرین ہاؤس کے نازک اور نفیس تر درختون کے ساتھ کیا جاتا ہے بڑے اور وسیع باغات مین قلمون کو اوسی طریقہ سے کیاریان بنا کر کھلے میدان مین لگاتے ہین جس کا ذکر پیشتر قلم لگانے کے بیان مین ظاہر کیا گیا ہے - اوسی کے مطابق عمل کرنا چاہیئے -

نوٹ نمبر ۸۵ - مصنف نے جو طریقہ امریکہ مین گلاب کی قلم لگانے کا اپنی کتاب مین بیان

چنانچہ گلاب کی قلموں کے لگانے مین وہ طریقہ زیادہ مفید ثابت ہوا ہے اس طریقے سے بہت سی قلمین ایک ساتھ لگائی جاسکتی ہین۔ ترکیب یہ ہے کہ معمولی طریقے سے، چھ چھ انچ لانبی قلمین بنالو۔ اور تراشتے وقت خیال رکھا جائے کہ پتیان نہ رہنے پائین، ان قلموں کو قسم وار علحدہ علحدہ بنڈلون مین باندہ لو۔ گوبرا اور پانی کو خوب حل کرکے مثل لئی کے کرلو، پھر اس مین ان قلموں کے

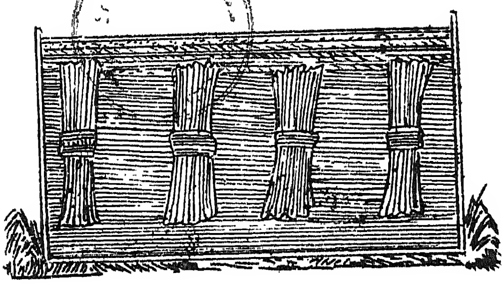
---

بقیہ نمبر ۸۵ — کیا ہے۔ اوس کا تجربہ یہان مین نے کبھی نہین کیا۔ البتہ ممالک متحدہ آگرہ مین جو معمولی مالی درختون کا ذخیرہ تیار کرکے دیگر ممالک ہند مین بغرض تجارت لیجاتے ہین۔ اون کے یہان دیکھا ہے کہ وہ لوگ آخر ماہ نومبر مین ایک گڈھا زمین مین چھ فیٹ لانبا اور چار فیٹ چوڑا اور ڈہائی فیٹ گہرا کھودتے ہین اور گڈھے کی تلی کو صاف اور ہموار کردیتے ہین اوسکے بعد اوس گڈھے کی سطح پر اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑون کو برابر تین انچہ بلند بچھاتے ہین اوس کے بعد تین انچہ معمولی مٹی ریت ملی ہوئی بچھاتے ہین اوس کے بعد سو سو قلمون کے بنڈل باندہکر اور بنڈلون کو اولٹا کرکے یعنی قلم کے نیچے کا سرا اوپر کی جانب رکھتے ہین جسکو اوندہا کرکے رکھنا چاہیئے اس طریق پر بہت سے بنڈلون کو قطار کی صورت مین رکھتے ہین اور ایک بنڈل سے دوسرے بنڈل کو دو انچہ کے فاصلہ پر رکھتے ہین۔ اِس صورت مین قلمون کے بنڈل گڈھے کے کنارے سے ایک یا دو انچہ نیچے رہتے ہین پھر معمولی مٹی بنڈلون کے درمیان مین اچھی طرح سے دبا کر بھرتے ہین اور اوس کے بعد ریتلی مٹی جس مین کچھہ کہاد ملا ہوا ہوتا ہے قلمون کے بنڈلون کے اوپر بچھا دیتے ہین اور اتنا اونچا کرتے ہین کہ یہ گڈھا دو انچہ اونچا چبوترہ بنجاتا ہے اوسوقت اوس کو

نیچے کے سرے کو ڈبا دیا جائے۔ اِس کے بعد ایک لکڑی کا صندوقچہ دو فٹ
بلند اور ڈیڑہ فٹ لانبا اور ایک فٹ چوڑا لیکر اس مین تین انچ معمولی باغیچہ
کی مٹی کی تہ بچہا دو، اِس مٹی پر قلمون کو اس طرح اُلٹا کہڑا کرا دو کہ نیچے کا سرا
اوپر رہے اور ان قلمون کے درمیان ایک ایک انچ موٹی مٹی بچہا کر قلمون کو

بقیہ نمبر ۸۵ ہاتہون سے اچھی طرح دبا دیتے ہین اور ہر روز صبح سات بجے یا آٹھ بجے تک
اوس گڈہے پر پانی ہزارہ سے چہڑکا جاتا ہے اور اس امر کا خیال رکھتے ہین کہ قلمون کے اوپر کا
سرا خشک نہ ہو جاوے اور اگر کسی وقت کچہہ پانی زیادہ ہو جاتا ہے تو وہ پانی مدفون قلمون کے
بنڈلون مین سے گذر کر اینٹون کے ٹکڑے جو تلی مین بچہائے جاتے ہین اون کے نیچے اوتر جاتا ہی
اِس قسم کا گڈہا کُہلی ہوئی جگہہ مین بنایا جاتا ہے جہان پر مکان یا درخت کا سایہ نہ ہو۔ تاکہ
دن کے وقت چبوترہ پر دہوپ کی گرمی اثر کرے شب کے وقت اس چبوترہ پر صرف ایک
چٹائی ڈال دیتے ہین جو ہر روز صبح کو آبپاشی کے وقت ہٹا دیجاتی ہے ایک ماہ کے اندر قلمون مین
جڑین آجاتی ہین بعض اوقات دیکہا گیا ہے کہ قلم کی ہر آنکہ کے پاس سے جڑین پہوٹ آتی
ہین ایسی صورت مین سرے کی جڑون کو رہنے دیتے ہین باقی کو نوچکر الگ کر دیتے ہین بیس
یا پچیس دن گذرنے پر گڈہے سے چبوترہ کو ذرا کرید کر دیکھنا چاہیئے کہ قلمون کے اوپر کے سرے
کے اطراف مین جڑین نکل آئین یا نہین اگر ناکافی ہوتی ہین تو پہر دس پانچ روز انتظار کرنا
ہوتا ہے یہ طریقہ گلاب کی قلمون کے ساتھ زیادہ کرتے ہین۔

شکل نمبر ۲۴



دبا دیا جائے بعد ازان تین حصہ معمولی باغیچہ کی مٹی اور ایک حصہ بالو کو خوب ملا کر صندوق کو اوپر تک اس طرح بہر دیا جائے کہ قلمین پورے طور پر ڈھک جائین صندوق کو کسی ایسی جگہہ رکہا جائے جہان دہوپ پہنچ سکے - اور پانی اس قدر دیا جائے کہ مٹی صرف تین چار انچ تک نم رہے - تر ہونے پائے - سات آٹھ ہفتہ کے بعد قریباً تمام قلمون مین جڑین پہوٹ آئین گی - ان کے نکالنے کی ترکیب یہ ہے کہ صندوق کو الٹا کر کے اٹھا لو تو مٹی خود بخود گر جائیگی - اور قلمین نکل آئین گی - بعد ازان جس قدر جلد ممکن ہو ان کو علحدہ علحدہ گملون مین لگا دیا جائے - اور کسی سایہ دار مقام مین رکہدیا جائے - اس ترکیب مین یہ خیال ملحوظ رکہا گیا ہے کہ دہوپ کی گرمی نیچے سے پہنچائی جائے - چنانچہ یہ ہی وجہ ہے کہ قلمون کو زمین مین اُلٹا دباتے ہین - نمبر ۴۲ سے یہ ترکیب سمجھہ مین آجاتی ہے -

"د" نیچے کی مٹی ہے -

الف و ب ہنڈون کے درمیان کی مٹی ہے - اور

"س" بالو ملی ہوئی اوپر کی مٹی ہے -

جس مین کہ قلمین جڑین نکالتی ہین - اس ترکیب سے مصنف نے ہزار ہا گلاب کی قلمین تیار کی ہین - اور شاید ایک یا دو قلمین ضائع ہوئی ہون گی - قلمین تراشنے مین خوب پختہ شاخ کو انتخاب کرنا چاہیئے اس طریقہ سے قلمون کے لگانے کا

بہترین موسم اکتوبر سے دسمبر تک ہوتا ہے۔

## کاشت[86] بذریعہ آنکھ

بہت قسم کے درختوں وپودوں کی کاشت بذریعہ آنکھ یا چشمہ کیجا سکتی ہے۔ اس کتاب میں کسی دوسرے موقع پر مین نے لکھا ہے کہ کہ لاہور کے انگور کے باغات مین اس طریق پر عمل کرنے مین بڑی کامیابی ہوئی اور کوئی معقول وجہ معلوم نہین ہوتی کہ ہندوستان مین اگر دوسرے پودے و درخت اس طرح پیدا کئے جائین توکیون نہ کامیابی ہو یہ طریقہ زیادہ آسان ہے

نوٹ نمبر ۸۶ - یہ ایک قسم کا گارڈننگ اسپورٹ ہے جسکو اکثر باغبان لوگ عمل مین لاتے ہین جن کے باغات زیادہ سرد ممالک مین واقع ہوتے ہین یا جہان پر برف اور کہرے سے زیادہ نقصان پہونچتا ہے اور اون کے نزدیک عمدہ گرم مکان اور معقول گرین ہاؤس ہاٹ بیڈس یعنی گرم کیاریان اور کانچ کے چوکھٹے اور یل گلاس موجود ہوتے ہین۔ وہ لوگ اکثر انگور - نارنگی - گلاب - چکوترہ - آڑو - ان چیزون کو آنکھ کے ذریعہ سے بڑہاتے ہین - درختانِ مذکورہ کے ترقی دینے کے لیئے یہ طریقہ اعلیٰ درجہ کا موزون نہین ہے عام طریقہ جو درختان مذکورہ بالا کے لئے مقرر ہے اوسکو عمل مین لانا چاہیئے وہ یہ ہے کہ درختان مذکورالصدر کو چشمہ کے ذریعہ سے تیار کرنا چاہیئے - نارنگی - چکوترہ - کا چشمہ ماہ فروری مین لگایا جاسکتا ہے - گلاب اور آڑو کا چشمہ ماہ جنوری مین باندھا جاسکتا ہے - انگور کی قلمین

ایک نئی دبیز اور کامل صحیح شاخ کو جس مین سر سبز اور شاداب پتے ہون مگر ان کے نیچے آنکھین ابھی کھولی نہ ہون - تراش لو - اس کے بعد ایک بند آنکھ کے نیچے آدہ انچ شاخ اوپر ترچھی کاٹ لی جائے اسی طرح اس بند آنکھ کے نیچے آدہ انچ شاخ رہنے دیجاے - اس ٹکڑے کو کسی طشتری مین بالو بہر کر اس طریقہ سے گاڑ دیا جائے کہ بند آنکھ سطح کے اوپر دکہائی دے - بالو کے اندر دبی ہوئی نہ رہے - یہ ضرور ہے کہ اس بند آنکھ کے اوپر پتی رہنا چاہیئے - طشتری کو چارون طرف سے دبا کر پانی سے خوب تر کردینا چاہیئے - اور اوپر شیشے کا چوکھٹہ یا محض شیشے کا ایک چورس ٹکڑا رکھدیا جائے ، انگلستان مین اس طریق سے اقسام نارنگی کی کاشت کی جاتی ہے اور خاص کر گلاب اور "کے مل لیاس" Carnellias کے درخت خوب پیدا کئے جاتے ہین -

## جڑ ودے [۸۷]

بہت قسم کے پست قامت پودے اور موسمی پھولون کے درخت

بقیہ نمبر ۸۶ - آخر ماہ نومبر مین لگائی جاتی ہین انگور کی بیلون مین ڈبے زمانہ بارش باندہے جاتے ہین - جو نہایت آسانی سے عمدہ طریق پر تیار ہو جاتے ہین -

نوٹ نمبر ۸۷ - درخت موگرہ - چمبیلی - کُند - جوہی - گل داؤدی - چینتی گلاب - فرنگی گنیا

مثلاً "گل داؤدی" کی جڑاون سے کئی پودے یعنی "جڑ دے" نکلتے ہین۔ اس قسم کے پودے جتنے چاہو جڑاون کے ذریعہ سے بڑھا سکتے ہو، ترکیب یہ ہے کہ زمین سے اکھاڑ کر جڑاون کو جن مین کسی قدر جڑ بھی لگی ہو، علیحدہ کر کے کیاری یا گملے مین لگا دیتے ہین۔ لگانے کے بعد ان کی جڑ مین بہت جلد زمین پکڑ لیتی ہے۔ اور جو جدا اگا نہ مستقل درخت ہو جاتے ہین اور جڑاون کے نکلنے کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اس مین کوئی شبہ نہین ہے کہ اس قبیل کے پودونکو اکثر ایک جگہہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہہ منتقل کرتے رہنا چاہیئے۔ اگر زیادہ بڑھانے کی غرض مدنظر نہ بھی ہو تو بھی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دوسری جگہہ منتقل کرنے مین جب وہ خوب بڑھتا اور پھولتا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ خود قدرت اسی بات کی مقتضی ہے۔

## "داب۸۸"

کئی قسم کے پھلون کی کاشت دابہ کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ طریقہ

---

بقیہ نمبر ۸۷ – ان درختون مین جڑ دے بہت جلد پیدا ہوتے ہین جو زمانہ بارش درختون کے اطراف سے بذریعہ کھرپی نکال کر کونڈیون مین یا بلند جگہہ پر لگائے جاتے ہین ان جڑون سے عمدہ درخت تیار ہوتے ہین یہی طریقہ یہان باغات مین جاری ہے اور درست ہے۔

نوٹ نمبر ۸۸ – مصنف نے گملے یا زمین مین دابہ لگانے کی جو ترکیب بیان کی درست ہے

بہ نسبت قلم لگانے کے دیر طلب ہوتا ہے مگر اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اگر درخت خوب سرسبز و شاداب ہوا تو شاید ہی ناکامیابی ہوتی ہو، ورنہ قریب قریب سب درخت "دابہ" کی ترکیب سے بڑھائے جاسکتے ہین - یہ ظاہر ہے کہ دابہ کے درخت زیادہ طویل مضبوط اور تندرست ہوتے ہین -

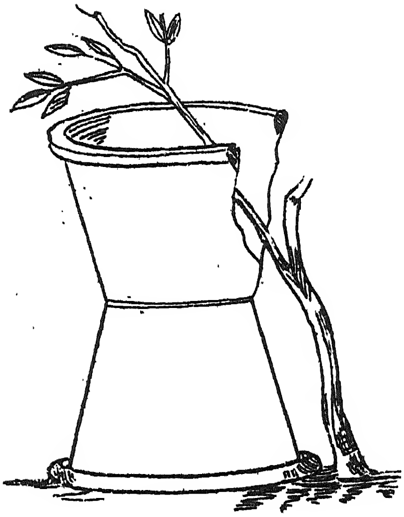
ترکیب یہ ہے کہ جس درخت مین "دابہ" کرنا ہو اُس کی ایک شاخ کو لیا جائے کہ جس کے اندر کی لکڑی پختہ ہو گئی ہو، اور شاخ تر و تازہ اور ایسی ہو کہ جو شاخ گملے یا زمین مین جھکائی جائے تو ٹوٹ یا چیخ نہ جائے پتوں کی آنکھہ کے

بقیہ نمبر ۸۸ - پہل و پہول ہر دو قسم کے درخت مثل آم - بہی - سرو - کتیرا ان کے ساتھ یہ عمل کیا جاتا ہے کہ ان درختون کی شاخین جو زمین سے قریب ہوتی ہین - یا زمین سے ملی ہوتی ہین حسب بیان مصنف دابہ کے ذریعہ سے اون کے درخت تیار کئے جاتے ہین اور یہ طریقہ یہان بھی جاری ہے اور یہان کے باغبان اس سے بخوبی واقف ہین - اگر شاخین اونچی ہوتی ہین تو مچانون پر گملے رکھکر ان مین شاخین دبا دیتے ہین اور درخت تیار کر لیتے ہین - درختان مذکور الصدر کی وہ پتلی شاخین کہ جن مین زبان بنائے جانے کی قابلیت نہ ہو - اون کو زیر آنکھہ آر پار تیز چاقو سے چیرے اور ایک کنکری رکھدیجاوے اور اوس شاخ کو مٹی مین دبا دیا جاوے تو اوس مین سے جڑین نمودار ہو جاوین گی -

نیچے ذرا ہٹا کر تیز چاقو سے شاخ کو نصف موٹائی تک اس طرح مثل قلم کے
تراش لیا جائے کہ ترشے ہوئے حصہ کی لمبائی ایک انچ سے کم نہ ہو۔ اور اس کا
خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ترشا ہوا حصہ جو بطور زبان کے ہوگا شاخ سے جدا
ہونے نہ پائے۔ اب اس ترشے ہوئے حصہ اور شاخ کے درمیان مین ایک
کنکری رکھدی جائے۔ بعد ازان جس مقام سے زبان تراشی گئی ہے اس کے نیچے
سیدھ مین دو تین انچ مٹی ہٹا دے یا ایک گملہ رکھدینا چاہیئے۔ اور احتیاط کے
ساتھ تراشی ہوئی شاخ کو اس طرح کہ ٹوٹ یا چٹخ نہ جائے گملے یا زمین مین دبا دیا جائے
دبے ہوئے حصہ پر مڑی ہوئی میخ بشکل ^ گاڑ دی جائے تاکہ
پھر اوپر کو نہ اُبھر آئے اور پھر مٹی سے ڈھانک کر پانی دیدینا چاہیے۔ اگر فروری یا
مارچ مین "دابہ" کیا جائے تو زمین کو اکثر پانی دیتے رہنا چاہیئے۔ اور خشک
یا سخت نہ ہونے دینا چاہیئے مسٹر "ری ورس" صاحب جو طریقہ گلاب کے
دابہ کرنے کا بتلاتے ہین۔ اسی طریقہ سے دوسرے درختون مین بھی دابہ کیا جا سکتا
ہے۔ ترشی ہوئی زبان کو اوپر رہنا چاہیئے۔ مٹی کے نیچے دبانا نہ چاہیئے۔ اور
سطح زمین سے دو انچ نیچے اس کا رکھا جانا ضروری ہے تاکہ آفتاب کی گرمی اس کو
پہنچتی رہے۔ اگر اس کے خلاف کیا گیا تو جڑین جلد نہ نکلین گی۔

بعض قسم کے گلاب اور دوسرے پودے جن کی شاخین جھکانے سے
چٹخ جاتی ہین ان کے "دابہ" کرنے مین کسی قدر مذکورہ بالا طریقہ مین ترمیم کی ضرورت

شکل نمبر ۲۵



ہے (ملاحظہ ہو شکل نمبر ۲۵)

مین نے خود بھی تجربہ کیا ہے۔ اور بہت کامیابی ہوئی ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ ایک گملے کو لیکر کے اس کے ایک جانب نیچے سے اوپر تک توڑ ڈالا جائے۔ اور پھر بطریق مذکورہ بالا شاخ مین شگاف دے کر زبان اور شاخ کے درمیان کنکری رکھی جائے۔ ٹوٹے گملہ کو اس قدر اونچا، مٹی سے بھر کر رکھا جائے کہ تراشے ہوئے حصہ کے برابر اس کی سطح ہو جائے اور گملی کو تپائی یا اُلٹے گملی پر رکھکر ایک جگہہ مستقل طور پر قایم کر دینا چاہئیے گملے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے کو پھر جوڑ کر رسی سے چارون طرف باندہ دیتے ہین تاکہ مٹی نہ گرنے پائے۔ اور پھر باغیچہ کی ملایم مٹی مین بالو اور پتون کی بوسیدہ کھاد خوب ملاکر گملے مین بھر دیتے ہین۔ اور پانی دیتے رہتے ہین۔ تاکہ خشک نہ ہونے پائے۔

"کتاب" بے بان جارڈنیز" مین پتون دار پودون کے "دابہ" کرنے کی عمدہ ترکیب دی ہوئی ہے۔ جس شاخ کو دابہ کرنا مقصود ہو اُس پر روغن دار کاغذ کا ایک خول چڑھا دو، اور دو تین آلپین لگا دو تاکہ کھُلنے نہ پائے۔ اور پھر اس خول مین مٹی اور تالاب کے نیچے کی گاد بھر کر ہمیشہ اس کو نم رکھا جائے۔

ایک دوسری عمدہ ترکیب یہ ہے کہ چار انچی گملون کا پیندہ نکال لیا جائے اور دو ٹکڑے نلوے کے ایسے کر لئے جائین جس شاخ کو دابہ کرنا ہو اس کو ان دونون ٹکڑون کے اندر رکھکر عمدہ مٹی بھر کر ایک رسی سے مضبوط باندہ دیا جائے۔ اور

باقاعدہ پانی دیا جائے تو چھہ ہفتہ یا دو ماہ کے اندر عمدہ پودا تیار ہو جاتا ہے۔

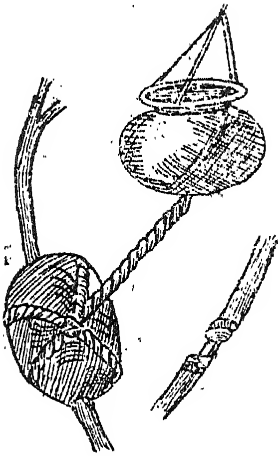
## "گوٹی" [۸۹]

مسٹر ماسٹرس صاحب مہتمم باغات کلکتہ "بوٹانیکل گارڈنس" نے گوٹی کے ذریعہ سے درخت پیدا کرنے کا طریقہ جو بیان کیا ہے اس کو ذیل مین درج کیا جاتا ہے

"جس درخت پر گوٹی کرنی مدنظر ہو اسکی پختہ اور ہر طرح تندرست شاخون کو انتخاب کر لینا چاہیے۔ اِن شاخون کو ترم اور خوب پختہ ہونا چاہیے۔ قریباً ایک انچ چھلکا پتے کے نیچے آنکھ بچا کر چاقو سے اوتار لیا جائے اور اندر کی سفید لکڑی کے اوپر سے فضول ریشہ اور چھال چاقو سے کھرچ لی جائے۔ تاکہ چھلکے کا کوئی جزو یا ریشہ اس پر باقی نہ رہے۔ اِس مقام پر چارون طرف سے عمدہ مرکب تیار شدہ مٹی کا گوندہ چڑھا دین۔ اور پھر چڑھی ہوئی مٹی کو کسی ملایم رسی سے چارون طرف سے مضبوط باندہ دین۔ اور رسی کا آخری سرا ایک بڑی ہانڈی کے پیندے کے سوراخ مین پھنسا دیا جائے اسطرح کہ ہاتھ کے جھٹکے یا تیز ہوا کے جھونکے سے نکل نہ سکے اس ہانڈی کی گردن مین رسیان باندھ کر کسی شاخ یا ٹٹیا سے ٹھیک گوٹی کے اوپر لٹکا دین اور روزانہ اس مین پانی بھر دیا کرین، تاکہ رسی کے ذریعہ سے مٹی کا گولہ ہر وقت تر

نوٹ نمبر ۸۹ ۔ ڈبہ کے ذریعہ سے درخت لیمو ترش و لیمو شیرین ۔ مدہو کامنا ۔ سرو ۔ مور پنکھی۔

شکل نمبر ۲۶



رھا کرے۔ چند ماہ کے اندر جڑین پھوٹ آئین گی۔ اور ایک عمدہ درخت تیار ہو جائے گا۔ جہان سے چھلا اوتارا گیا ہے وہان بہت باریک باریک جڑون کا جال پھیلنا شروع ہو جائے گا۔ یہ باریک جڑین مٹی کے اندر سیدھی آتی ہین۔ مگر اوپر آکر مٹی کے گولہ کے چارون طرف لپٹ جاتی ہین۔ جب ایسا دکھائی دے تو جڑ دار شاخ کو بڑے درخت سے جدا کر لیا جائے۔ اور جس مقام پر نصب کرنا ہو وہان لگا دیا جائے۔ بادی النظر مین مضبوط جڑ دار درخت حاصل کرنے کا یہ عمدہ طریقہ ہے اور اس مین کامیابی بہت ہے۔ "جونیسیا اسوکا" Jonesia Asoca کے درخت مین جو نسٹھ گوٹیان جون مین باندہی گئین، ان مین سے سبھون مین اکتوبر تک خوب جڑین پھوٹ آئین، اور اسی درخت مین اسی زمانہ مین پینتالیس (۴۵) وابے لگائے گئے، لیکن ان مین اچھی طرح جڑین کچھہ کچھہ پھوٹنا شروع ہوئین نیچے کی گوٹی چار ماہ مین تیار ہوتی ہے۔

تاوقتیکہ احتیاط نہ کی جائے۔ گوٹی کے اوپر یا تو ہانڈی سے پانی گرتا ہے یا بالکل گرتا ہی نہین۔ اس کی تدبیر شکل نمبر ۲۶ مین دکھائی جاتی ہے عموماً گوٹیون مین پانی اسی طرح پہنچایا جاتا ہے۔

ہانڈی کے پیندے مین سوراخ کرکے ایک رسی کا سرا ڈال کر اس مین ایک موٹی گرہ لگا دی جائے کہ وہ سوراخ سے نکل نہ سکے۔ اور دوسرے سرے کو مٹی کے

بقیہ نمبر ۸۹۔ بوگین۔ دل لیا۔ بونٹیا کے درخت بزمانہ بارش حسب بیان مصنف تیار کئے

گولہ پر چارون طرف جیسا کہ شکل ہذا مین دکھایا گیا ہے۔ لپیٹ دیا جائے۔ اس ترکیب سے ہانڈی کا پانی تہوڑا تہوڑا رس رس کر رسی کے ذریعہ سے گولہ پر ٹپکتا رہیگا اور وہان سے چارون طرف پہنچ جائے گا اور گولہ کے نم ہونے سے اندر بھی تراوٹ پھنچتی رہے گی۔ گوٹی باندہنے مین گملون کے دو ٹکڑون کو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے عموماً استعمال کیا جاتا ہے۔

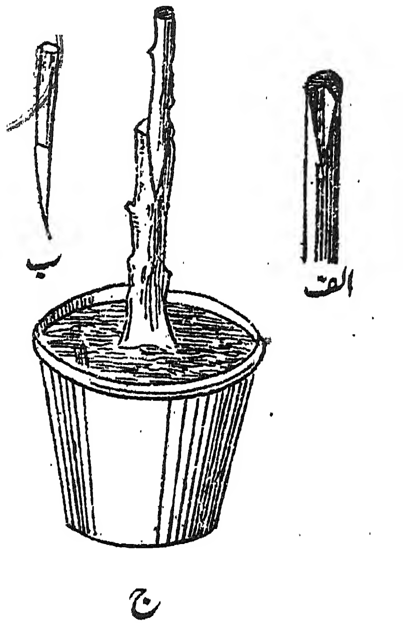
## پیوند (یعنی گرافٹنگ) Inarching

حقیقت مین جسے پیوند کرنا کہتے ہین اسکا رواج ہندوستان مین بہت کم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ملک مین لوگ اس سے ٹھیک طور پر واقف ہی نہین ہین اگر پیوند لگانا مالیون پر چھوڑ دیا جائے تو اس عمل کو زیادہ مختصر کر دیتے ہین۔ مین نے آڑو۔ نارنگی۔ گلاب کے پیوند باندھے ہین، اور اُمید سے زائد کامیابی ہوئی ہے۔

" مسٹر چارلس مے ریز" مشہور بوٹانیکل کلکٹر جو عرصہ تک مہاراجہ دربھنگہ کے باغات کے مہتمم رہ چکے ہین مجھسے کہا تھا کہ آم کے درختون مین بھی پیوند کامیابی کے ساتھ باندھا جاسکتا ہے۔ وہ ذیل کی ترکیب سے

بقیہ نمبر ۸۹ ۔ جاتے ہین۔ اور یہ طریقہ یہان جاری ہے۔ ہر سال اسی طریق پر درخت تیار کئے جاتے ہین۔

شکل نمبر ۲۷ - الف = ب = ج



پیوند باندھتے تھے۔

**وِپ گرافٹنگ**۹۰ یعنی پیوند ذریعہ پچڑ "اسٹاک" (جس پودے پر آنکھہ باندہی جاتی ہے) اور سی ان" (جس شاخ کی آنکھ باندہی جاتی ہے) دونون کی عمر و موٹائی قریب قریب یکسان ہونا چاہیے - ایک صحتور "اسٹاک" کو انتخاب کر کے چھہ سے آٹھ انچ تک لانبا ٹکڑہ تیز چاقو سے کاٹ کر اس کا سرا بموجب شکل نمبر ۲۷ - الف کے چورس کر لینا چاہیے - بعدازان "سی ان" کی آنکھ باندہی جائے گی - اس کو لیکر بموجب شکل (ب) تیار کر لو اور اسٹاک کے وسط مین لطور پچڑ کے داخل کر دو - اگر صرف ایک ہی جانب پورے طور پر وصل ہو جاوے گی تو کافی ہے - لیکن اسقدر احتیاط لازمی ہے کہ پچڑ کے داخل کرنے کے بعد اسے ہرگز باہر نکالا یا ہلایا نہ جائے - ورنہ پیوند مین کامیابی حاصل نہ ہوگی - مین اسکی کوئی وجہ نہین بتلا سکتا لیکن مسٹر میریٹر" صاحب یقین دلاتے ہین کہ ایسا ہی ہوتا ہے -

"اسٹاک" مین "سی ان" کو داخل کرنے کے بعد پیوند کے چارون طرف مصالحہ لگا دینا چاہیئے تاکہ اندر پانی اور ہوا کا گذر نہ ہو سکے - مصالحہ کا نسخہ آیندہ چلکر آئے گا - پیوند کرنے کے کچھہ دنون تک سایہ کر دیا جائے

---

نوٹ نمبر ۹۰ - وِپ گرافٹنگ کا جو طریقہ مصنف نے بیان کیا ہے اوس کی پریکٹیس اس ملک مین بہت کم ہے یہان یہ کام ان ارچنگ سے لیا جاتا ہے -

تو زیادہ اچھا ہے قریبًا چھہ ہفتہ مین پیوند وصل ہوکر پائدار پودا تیار ہو جائیگا۔

## "سائڈ گرافٹنگ"[۹۱] یا نرسری مینس گرافٹ" بغلی

پیوند اس عمل کے کرنے مین "اسٹاک" اور "سی ان" کو یکسان موٹے ہونیکی ضرورت نہین ہے۔ بلکہ بہ نسبت "اسٹاک" کے "سی ان" کو پتلا ہونا ضروری ہے "اسٹاک" کے سرے کو چورس کرنے کی بھی ضرورت نہین ہے۔ ایک صحیح و تر و تازہ اور شاداب "اسٹاک" مین قریبًا نصف انچ گہرا شگاف ایک جانب تیز چاقو سے دو بعد ازان شگاف دادہ "اسٹاک" سے ڈیڑہ انچ لانبا ایک ٹکڑہ لکڑی کا مع چھلکے کے اوتار لو اس طرح پر تمنے گاؤدم شگاف تیار کیا "سی ان" یعنی "پچر" داخل کرنے کے لئے اسٹاک تیار ہو گیا "سی ان" کو ہمیشہ مطابق شگاف

نوٹ نمبر ۹۱ ۔ مصنف نے جو طریقہ سائڈ گرافٹنگ کا اپنی کتاب مین ظاہر کیا ہے اوس سے زیادہ آسان طریقہ ان آرچنگ کا ہے اور اس طریقہ سے آم۔ آڑو۔ نارنگی۔ گلاب۔ گلاب جامن کے درخت تیار کئے جاتے ہین اور اوس کے پیوند لگانیکا قاعدہ یہ ہے کہ جس درخت پر پیوند لگانا اور جس درخت کا پیوند لینا مقصود ہو دو نونکی شاخین موٹائی مین یکسان نیم پختہ دو ڈھائی انچ لمبائی مین ہر دو شاخون کو برابر تراشے کہ کچھہ حصہ ہڈی کا کہیا تج مین نکلجا ہے پہر ہر دو کٹاؤ کو تیز چاقو سے صاف کرکے دونون کو ملا کر دیکھے کہ اچھی طرح سے ملگئے یا نہین۔ اگر درمیان مین جھری ہو تو اونکو تراش کے صاف کردے۔

کے سے پھل اس طرح بنایا جائے کہ دو جانب تراش کر ایک جانب مع اپنے چھلکے کے قایم رکھا جائے اب اس "سی ان" کو چھلکے والا پھل باہر رکھکر اسٹاک مین وصل کر دیا جائے - اور سُتلی سے باندہ کر اوپر مصالحہ لگا دیا جائے - اِس ترکیب سے آسانی اور کامیابی کے ساتھ پیوند لگجاتا ہے -

بقیہ نمبر ۹۱ - رال پکی ہوئی جو چیچپی ہوتی ہے دونون پر لگا کر ملا دے اور اسپر سُتلی خوب کس کر باندہے اور ہر روز پانی سے تر کرتا رہے اکثر مالی بجائے چیچپی رال لگانے کے سیاہ مٹی لسدار لگا کر باندہ دیتے ہین زیادہ تر مینے دیکھا ہے کہ چیچپی رال اور مٹی بھی نہین لگاتے ہین صرف دونون کٹاؤ کو ملا کر باندھ دیتے ہین اور اس طریق پر بھی ہر دو شاخین آپس مین وصل ہوجاتی ہین اور درخت تیار ہوجاتا ہے مین نے بھی ایسا کیا ہے - لیکن مین چیچپی رال کا استعمال مفید سمجھتا ہون - یہ عمل موسم بارش و سرما مین بخوبی ہو سکتا ہے - بارش مین پانی دینے کی ضرورت نہین ہوتی اگر بارش رُک جائے تو اوس کو پانی سے تر کرتے رہتے ہین - اور موسم سرما مین چونکہ بارش نہین ہوتی ہے دن مین تین بار تر کرتے رہین اگر پانی کی کمی ہوگی تو درخت جلد تیار نہ ہوگا - اِس عمل کے کرنے مین اِس قدر احتیاط رکھنا چاہیئے کہ ہر دو کٹاؤ آپس مین خوب ملجائین اس کی تیاری بندش کے کساؤ و آبیاشی اور ہر دو کٹاؤ کے خوب ملجانے پر منحصر ہے - اسی طریق سے یہان درخت پیوندی مالی لوگ تیار کرتے ہین اور یہ طریقہ مناسب ہے -

ممالک متحدہ آگرہ و اودہ مین ہزارہا قلم صرف دونون شاخون کے کٹاؤ کو ملا کر سخت بندش کرکے اوسپر سن لپیٹ دیتے ہین اور سن پر چکنی معمولی مٹی لگا دیتے ہین - تین ماہ کی مدت مین سب قلم تیار

## ۹۲ شگافی پیوند — کلیفٹ گرافٹنگ

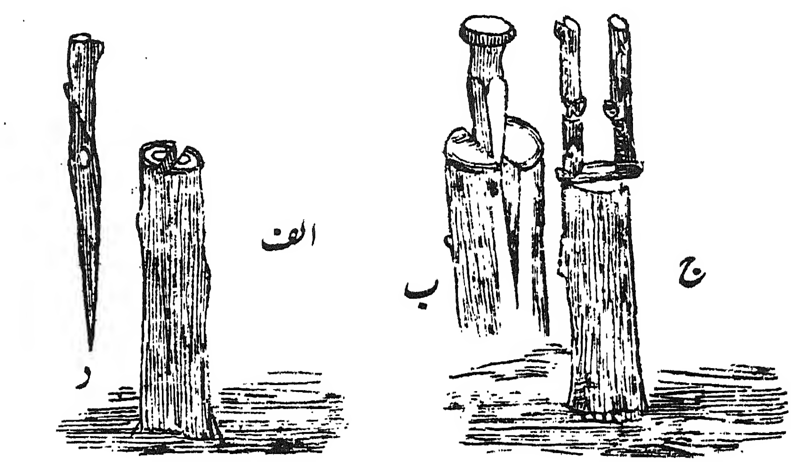
بغلی پیوند" کی طرح "شگافی پیوند" مین بھی "سی ان" اور "اسٹاک" کی موٹائی یکسان ہونے کی ضرورت نہین ہے - بلکہ "اسٹاک" کو "سی ان" سے دو گنا سہ گنا موٹا ہونا لازمی ہے - جڑ سے آٹھ نو انچ اوپر "اسٹاک" کے سرے کو اس طرح تراش لیا جائے کہ اس کی سطح بالکل ہموار ہو جائے - "اسٹاک" مین شگاف کرنے کے لئے تخم کو ایک باریک دانون کی آری کی ضرورت ہوگی - بموجب شکل نمبر ۲۸ (الف) کے شگاف کرو - اور اس کو کھلا رکھو - اور بموجب شکل (ب) کے اس مین ایک لکڑی کی پچّر ٹھونک دو - بعد ازان "سی ان" کو بموجب شکل "س" کے تیار کرو - اور بموجب شکل (د) کے "اسٹاک" مین اس طرح کرو کہ دونون کامل وصل ہو جائین اس طریقہ کے پیوند عموماً ایسے تیار شدہ چند سالہ درخت مین لگائے جاتے ہین جو بیکار سمجھے جاتے ہین - اور ایسے درختون مین دو پیوند لگائے جاتے ہین - اس قسم کے پیوند کو اول موسم

---

بقیہ نمبر ۹۱ - ہو جاتے ہین - پھر اون کو کاٹ کر چند روز تک اُسی مقام پر رکھتے ہین - اوس کے بعد جہان چاہتے ہین لگا دیتے ہین فیصدی پانچ سے زیادہ کو خراب ہوتے نہین دیکھا -

نوٹ نمبر ۹۲ - شگافی پیوند کا جو طریقہ مصنف نے بیان کیا ہے - اس مین بھی اُتنا ہی طول عمل ہے جتنا کہ (ویج گرافٹنگ) مین ہوتا ہے - یہ طریقہ یہان بہت کم رائج ہے -

شکل نمبر ۲۸ الف۔ب۔ج۔د



سے لپیٹ کر بعدہٗ سُتلی سے باندھ دینا چاہیئے۔ اور اوپر سے مصالحہ لگا دینا چاہیئے مجھے اس قسم کے پیوند مین بجز آڑو کے، دوسرے درختون مین کامیابی نہین ہوئی ہے۔

## ۹۳
## پیوند لگانے کا مصالحہ

پیوند کے لئے ذیل کا مصالحہ بہت عمدہ سمجھا جاتا ہے۔ اور میرے تجربہ مین بھی زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔

| | |
|---|---|
| معمولی زرد رال | ایک پونڈ |
| چربی (گائے) | ایک اونس |
| اسپرٹ ٹرپن ٹائن | ایک چمچہ (چاء) بھر |
| الکوہل | چھہ اونس |

نوٹ نمبر ۹۳۔ مصنف نے پیوند لگانے کے مصالحہ کا جو نسخہ بیان کیا ہے اور اپنے تجربہ مین مفید ہونا تحریر کیا ہی ہوگا۔

لیکن ہمارے تجربہ مین چیپی رال کا استعمال کیا جانا کافی اور مفید ثابت ہوا ہے۔ جو اون کے نسخہ کا ایک جزو ہے سیاہ سن دار مٹی بھی لگا کر کام نکالتے ہین لیکن مین اس کے خلاف ہون اس لئے کہ اُس مین کامیابی بہت کم ہوتی ہے اور ناقص ہوتی ہے، ممالک متحدہ کے دیسی باغ کے مالی کوئی مصالحہ نہین لگاتے صرف ہر دو کٹاؤ کو ملا کر باندہ کے اوس کے اوپر سن

ہلکی آنچ مین رال کو گلاؤ، اگر آنچ تیز ہوئی تو ابخرات بن کر اڑ جائے گی۔ اور
پھر چربی ڈال کر اچھی طرح چلاتے رہو خفیف ٹھنڈی ہونے پر تھوڑی تھوڑی
"اسپرٹ ٹرپن ٹائن" ڈالو۔ اور خوب ہلاتے رہو، جب اسقدر ٹھنڈا ہو جائے
کہ انگلی سے مس کیا جا سکے، تو اس مین الکوہل ملا دو۔ اس کے ملانے کے بعد جب
ٹھنڈا ہو کر گوندھے آٹے کی طرح بستہ ہو جائے تو خفیف گرم کر لو۔ جب اسمین کچھہ گرمی
باقی رہے بوتلون مین بھر کر مضبوط کاگ لگا کر رکھدو، یہ عرصہ تک نہین بگڑتا، اگر
کچھہ عرصہ کے بعد بوتل مین لپٹ جائے تو بوتل کھولتے پانی مین تھوڑی دیر کیلئے ڈال دو۔
اسکی گرمی سے پگھل جائیگا، اور قدرے الکوھل ملا دو، برش سے بھت ہلکا اسکو لگانا چاہیئے
کیونکہ سطح، بہت جلد سخت ہو جاتی ہے۔ اور الکوھل ابخرات بن کر اڑنے نہین پاتا۔

## ان آرچنگ[۹۴] (دو شاخون کا پیوند)

دو شاخون کے باہم پیوند کرنے کو عموماً پیوند کرنا کہا جاتا ہے۔ اور چونکہ اس مین
بہ نسبت دوسرے اقسام کے پیوند کے کامیابی زیادہ ہوتی ہے اس لیئے
ہمیشہ اسی سے کام چلایا جاتا ہے۔ لیکن "آم" اور "سپوٹا" اور بنگال مین "بڑھل"
کے درختون کے سوا دوسرے درختون مین اس قسم کا پیوند نہین لگاتے

بقیہ نمبر ۹۳۔ لپیٹ دیتے ہین اور اوپر چکنی مٹی لگا دیتے ہین۔

نوٹ نمبر ۹۴۔ اس طریقہ ان آرچ کو یہان پیوند کرنا کہتے ہین اس کے مطابق یہان پیوندی درخت تیار
کرتے ہین۔

یہ سچ ہے کہ بعض منتخب اور چند اقسام کے گلابون کے پیوند اس طرح اکثر لگائے جاتے ہین - لیکن اگر احتیاط اور ہوشیاری سے کام لیا جائے تو دوسرے صحتور اور شاداب درخت والے یا قلمون کے ذریعے سے بڑھائے جا سکتے ہین - ترکیب دوشاخہ پیوند کی یہ ہے کہ ایک یا دو سال کا پورانا تخمی درخت لیا جائے - اگر ایسا درخت دستیاب نہ ہو سکے تو اتنے ہی زمانے کا پورانا قلمی پودا لیا جائے - پودے کو مٹی کے گملے مین لگا دو اور جب نقل مکانی کے بعد خوب تروتازہ اور شگاف کے برداشت کے قابل ہو جائے اُس وقت شاداب اور ہمہ جہت صحتور شاخ کے چھلکے کو لمبائی مین دو انچ ایک طرف تیز چاقو سے اِس طرح تراش لو کہ خفیف باریک حصہ لکڑی کا بھی اِس مین آجائے اور اسی طرح بڑے درخت کی شاخ یعنی "سی ان" کو جھکا کر پیوند کے عین موقع پر اسی طرح چھیلنا چاہیئے - ان دونون چھلے ہوئے مقامات کو اس خوبی کے ساتھ باہم ملایا جائے کہ دیکھنے مین ایک معلوم ہون - بعد ازان اس پیوند کو سوت کی ڈوری سے باندھ دینا چاہیئے کچھ عرصہ بعد جب پیوند خوب وصل ہو جائے تو "اسٹاک" کے اوپر کا سر اکاٹ دینا چاہیئے - اور اس کے بعد بندش کے نیچے وصل شدہ شاخ کو بڑے درخت سے کاٹ کر جدا کر لینا چاہیئے، اس علیحدگی کے بعد گملون کو کچھ دنون کے لئے کسی سایہ دار مقام پر رکھنا چاہیئے، تاکہ تیز دھوپ انھین نقصان نہ پہونچا سکے، اور گملون سے

اس وقت تک اِن درختون کو نکالنا نہ چاہیئے تاوقتیکہ یقین نہ ہو جائے کہ خوب بڑھنے لگے ہین - اور ان کے جوڑ پورے طور پر وصل ہو گئے ہین، اگر جوڑ ذرا بھی ڈھیلا رہا تو درخت کے ضایع ہو جانے مین شک نہین ہو سکتا -

## ۹۵ "چشمہ باندھنا" (بڈنگ)

سرجے پیکسٹن صاحب فرماتے ہین کہ آنکھ باندہ کر جو پودے یا درخت تیار کئے جاتے ہین وہ بہت جلد سرسبز اور تیار ہو جاتے ہین - لیکن یہ ضرور ہے کہ عرصہ کے بعد پھل لاتے ہین - ہندوستان مین بدیر پھل لانے کا بھی اعتراض نہین ہے - کیونکہ اس ملک مین ایسے درخت علاوہ جلد بڑھنے کے پیوندی درختون کی طرح جلد پھلنے لگتے ہین - فیروزپور مین مین نے ایک بہت چھوٹے سے شہتوت کے درخت پر ایک اعلیٰ درجہ کے شہتوت کی آنکھ ماہ فروری مین چڑھائی تھی، آٹھ ماہ کے بعد اسی آنکھ کی اس قدر مضبوط شاخین ہو گیئن کہ اِن مین ایک آدمی بآسانی لٹک سکتا ہے - اور ممکن نہین

نوٹ نمبر ۹۵ - چشمہ چڑھانے کے کام سے باغبان تعلیم یافتہ و غیر تعلیم یافتہ تمام ہندوستان مین واقف ہین چشمہ نارنگی - بیر - آڑو - گلاب پر چڑھایا جاتا ہے اس طریقہ سے درخت جلد تیار ہوتے ہین - اور جلد بہوتے اور پھلتے ہین - نارنگی کے چشمے کو لیمو شیرین کی شاخ پر باندھا جائے تو بہتر ہو گا -

تھاکہ وہ ٹوٹ جائین، اسی طرح آنکھ کے ذریعہ سے آڑو کے درخت سرعت کے ساتھ تیار ہو جاتے ہین۔ ضرورت کے وقت ہر صحتور درخت کی شاخ کی آنکھ چڑھائی جاسکتی ہے۔ البتہ جن شاخون مین آنکھین ہون، ان کو چھوڑ کر بقیہ شاخون کو کاٹ دینا چاہیئے لیکن اصول یہ ہے کہ اس قسم کی کاشت کے لئے تخم بوکر پودے تیار کئے جاتے ہین، اگر گلاب بذریعہ چشمہ پیدا کرنا ہے توخاص طور پر قلمین اس کام کے لئے تیار کرنی ہوتی ہین۔ تخم لگانے کے بعد تقریبًا بارہ ماہ کے اندر اس قابل درخت تیار ہو جاتے ہین کہ ان مین چشمہ باندھا جائے، قبل چشمہ باندھنے کے، ان کو ایک جگہہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہہ نصب کر دیا جائے تو بہتر ہوتا ہے، لیکن اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ قبل اس کے کہ یہ عمل ان پر کیا جائے ان کو منتقل شدہ مقام پر پورے طور پر قایم ہو جانے دینا چاہیئے۔

بالائی ہندوستان مین چشمہ باندھنے کے دو زمانے زیادہ موزون ہوتے ہین موسم بہار اور وسط موسم سرما، درختون کے نمو کا یہی زمانہ ہوتا ہی جہاں بہت آسانی سے

---

بقیہ نمبر ۹۵ - آڑو کو تخمی آڑو کی شاخ پر باندھنا چاہیئے - چکوترے کو لیمون شیرین پر باندھنا چاہیئے - گلاب ولایتی کو گلاب چینی اور گلاب بارہ ماسی کی شاخ پر باندھنا چاہیئے -

اسی طریقہ سے ہزارہا درخت جلد تیار ہوتے ہین۔

جدا ہوجاتی ہے اور یہ عمل کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے - وجہ مین نہین بتلا سکتا لیکن واقعہ یہ ہے کہ کلکتہ کے قرب وجوار مین اس کے خلاف مجھے تجربہ ہوا ہے اور وہان چشمہ باندھنے مین اسقدر زیادہ مایوسی اور ناکامی ہوتی ہے کہ بجائے اس کے لوگ پیوند لگاتے ہین - اور یہی وجہ ہے کہ اس کا رواج بہی شاذونادر وہان ہے -

اس عمل کے لئے چند اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے - یعنی تیز چاقو سن یا سوت کے مضبوط تاگے، کیلے کا ریشہ، اور آنکھ چڑھانے کا چاقو - آخرالذکر مین ایک پتلا ہاتی دانت کا پھل نشتر کی شکل کا ہوتا ہے - اور لکڑی کا دستہ ہوتا ہے اگر یہ موجود نہ ہو تو بہ آسانی اسی طرز کا بنا لیا جا سکتا ہے -

جس درخت یا پودے پر چشمہ باندھنا منظور ہو تو سب سے پہلے دیکھنا چاہیے کہ وہ اس عمل کی کامیابی کے ساتھ ہوجانے کے قابل ہوگیا ہے یا نہین اس کے دریافت کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ہاتی دانت کے تیز چاقو کی پتلی سی نوک چھال کے اندر داخل کیجائے - اور دیکھا جائے کہ نوک اندر لکڑی تک آسانی سے گھستی چلی جاتی ہے یا نہین - اگر چھال لکڑی سے چپکی رہے اور بغیر چھیڑنے چھاڑنے، یا نوچنے کھسوٹنے کے اس سے جدا نہ ہو سکے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ ابھی چشمہ باندھنے کے قابل نہین ہوئی ہے - لیکن اگر چھال آسانی سے جدا ہوجائے تو یہ عمل بلاخوف شروع کیا جا سکتا ہے -

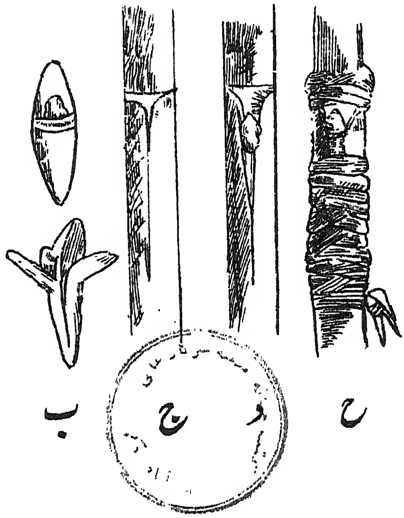
جس شاخ پر چشمہ باندھنا ہو اس کی چھال مین چاقو کی نوک سے ایک سیدھا شگاف کردو اور اس شگاف کے وسط سے قریباً ڈیڑھ - انچہ لانبا نیچے کی جانب دوسرا شگاف بناؤ دیکھو (شکل نمبر ۲۹ ب)

بعد ازان جو آنکھ پیوست کیجائے گی، اس کو شاخ درخت سے جدا کرلو، اس کام کے لئے نئی اور زوردار آنکھ کا انتخاب کرو - اور اگر اس آنکھ کے نیچے پتیان ہون جیسا کہ عموماً ہوتا ہے ان کو کاٹ دو، آنکھ کو اس طرح علیحدہ کرو کہ اس کے نیچے قریب چوتھائی انچ کے چھال لگی رہے - بعد ازان آنکھ کو قریباً ڈیڑھ انچ چھوڑ کر اوپر کی جانب چھال مین چاقو کو داخل کرو - اور نیچے کی طرف چیر کر ایک پتلا ٹکڑا چھال کا اس طرح اوتار لو کہ آنکھ اور چھلکا اس مین اُتر آئے اصطلاحاً آنکھ کو مع چھال کے شیلڈ یعنی ڈھال کہتے ہین - دیکھو شکل نمبر ۲۹ - الف) قبل وصل کرنے کے لکڑی کا جو حصہ اس مین لپٹا ہوا ہو اس کو جدا کر لینا چاہیئے - اور چھال سے اس کو جدا کرنے مین ذرا دستکاری کی ضرورت ہو گی - اس کی ترکیب یہ ہے کہ بائین ہاتھ مین شیلڈ یعنی آنکھ دار چھال کو مضبوط اور سیدھی کھڑی پکڑو - اور داہنے انگوٹھے کے ناخون کو آنکھ کے بالائی جانب سے لکڑی اور چھال کے درمیان داخل کرو - بعد ازان نیچے کی طرف لکڑی کو پکڑ کر کھینچو - دیکھو شکل نمبر ۲۹ (ب) ممکن ہے کہ خفیف حصہ لکڑی کا چھال مین لپٹا رہے - لیکن اگر لگا رہنے دیا جائے تو اس سے کوئی نقصان نہین ہوتا

جن لوگون کو اس لکڑی کے چھوڑانے مین دقت ہوتی ہے ان کے خیال سے یہ بتلا دینا مناسب سمجھتا ہون کہ یہ کوئی لازمی امر نہین ہے کہ لکڑی چھوڑا ہی لی جائے۔ امریکہ والے لکڑی کو جدا نہین کرتے، بلکہ جدا کرنے پر اعتراض کرتے ہین۔ ان کا قول ہے کہ لکڑی کے لگے رہنے سے آنکھ کو تراوٹ پہنچتی ہے۔ اور گرمی کے اثر سے پیوند ضایع نہین ہونے پاتے۔ اور علاوہ اس کے لکڑی کے نکالنے کی طوالت بھی نہین ہوتی ۔ اور پیوند باسانی و بہ عجلت ہوجاتا ہے۔ اور لکڑی خواہ نکالی جائے یا نہ نکالی جائے، دونون صورتون مین یکسان کامیابی ہوتی ہے۔

شیلڈ۔ یعنی آنکھ تیار ہوجانے کے بعد فوراً ہاتی دانت کے چاقو سے شگاف کو کشادہ کرکے اس کے اندر آنکھ کو مطابق شکل نمبر ۲۹ (د) چسپان کردینا چاہیے۔ بعد ازان آنکھ کے اوپر بشکل صلیب شگاف دینا چاہیے تاکہ آنکھ کا بالائی سرا شاخ کے شگاف مین بالکل وصل ہوجائے بعدہٗ سوت کی ڈوری یا کیلے کے ریشہ سے مضبوط باندھ دینا چاہیے۔ اس طرح پر کہ بندش سے صرف آنکھ ہی باہر رہے۔ اور تمام حصہ بندش کے اندر آجائے دیکھو شکل نمبر ۲۹ (ای) آنکھ کے کامل وصل ہوکر نشو ونما ہونے کے آثار یہ ہوا کرتے ہین کہ اس کے نیچے جو چھوٹی سی ڈنڈی لگی ہوتی ہے وہ خود بخود مرجھا کر گرجاتی ہے۔ جب آنکھ کھل کر چوتھائی انچ بڑھ جائے تو لپٹے ہوئے سوت کو

شکل نمبر ۲۹ — الف — ب — ج — د — ہ



کھول ڈالنا چاہیئے، مگر آنکھ کی شاخ کو اُسوقت تک آنکھ کے برابر کاٹنا نہ چاہیئے تاوقتیکہ اس آنکھ کی شاخین بڑھ کر تناور نہ ہو جائین۔

ڈاکٹر بوناویا" صاحب ہندوستانی طریقہ پر نارنگی مین آنکھ باندھنے کے اصول کی تائید کرتے ہین اسٹاک " پر شکل صلیب شگاف نہین دیا جاتا بلکہ ایک سیدھا شگاف دیا جاتا ہے۔ اُن کی رائے ہے کہ آنکھ کو جانب شمال باندھنا چاہیئے، اس لئے کہ اس جانب سایہ زیادہ رہتا ہے۔ جس پودے پر چشمہ چڑھانا مقصود ہو اُسکو اپنی طرف جھکاؤ۔ تاکہ شگاف خم یعنی اندر کی جانب پڑے اور چاقو کی نوک سے چھال شگاف کو اُبھار کر کشادہ کرو جب چھال کھل جائے تو چشمے کو اُس مین داخل کر دو۔ زیادہ بندش وغیرہ کی اس مین ضرورت اس لئے نہین ہوتی کہ جس شاخ پر آنکھ چڑھائی جاتی ہے اُس کی چھال اُسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتی ہے یہ آنکھ کے اوپر اور نیچے کیلے کے خشک پتے کو نم کر کے لپیٹ دینا کافی ہے۔

تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ اگر چشمہ باندھنے کے لئے تالاب کی گاد مین ہوشیاری کے ساتھ آنکھ دار شاخ رکھکر دور دراز مقامات پر بھیجی جائین تو مثل تازہ آنکھ کے کارآمد ہوتی ہین۔ اس ترکیب سے ہندوستان کے دور دراز مقامات سے گلاب کی آنکھین طلب کیجاتی ہین۔

مسٹر الیس جیننگس صاحب " مجھ سے فرماتے تھے کہ اُنھون نے ولایت

تک سے چشمے باندھنے کے لئے شاخین بھیجی ہین، اوراس طرح بہت سے جدید قسم کے گلاب جو اُس ملک مین نایاب تھے۔ پیدا کئے ہین۔

ایسی شاخین اور نازک پودے جن پر چشمہ چڑھایا جاتا ہے، بعض اوقات تیز ہوا کے جھونکون سے ٹوٹ جاتے ہین۔ اگر اس کا احتمال ہو تو ٹیکین لگا دینا سود مند ہوگا۔

## شاخون کو کاٹنا چھانٹنا

### پھلون کے درخت

باستثناء آڑو، انگور، انجیر، بیل، بیر، امرود اور شریفہ کے دوسرے درختانِ ثمر دار کو اس ملک مین نہین چھانٹتے۔ اگر عقلمندی کے ساتھ کاٹے چھانٹے جائین تو یہ امر غور طلب ہی کہ علاوہ ان کے دوسرے درختون کو بھی فائدہ پہنچتا ہے یا نہین، سیب اور ناسپاتی کے درختونکو وقتاً فوقتاً اگر تھوڑا تھوڑا تراش دیا جایا کرے تو خوب پھلتے ہین۔ ہندوستان مین ان درختون کی شاخون کو تراشتے نہین ہین۔ بلکہ صرف پتیان توڑ ڈالتے ہین۔ اور یہ بھی اُسیقدر مفید اور موثر ہوتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ درختون و بیلون کو عین موقع پر اس طرح قلم یا بقدر مناسب کم کیا جائے کہ اُن کی اعتدال سے زیادہ افزونی اور زور رک جائے کہ وہ زور جو فضول پتون اور شاخون کی

ساخت پر پڑتا تھا وہ پھلوں کے پیدا کرنے پر پڑے۔

۹۶

# پھولدار درخت

قریبًا تمام اقسام کے پھول کے درخت اور جھاڑون کو پھولون کی فصل ختم ہو جانے کے بعد زیادہ چھانٹ دینا چاہیئے۔ تو بہت مفید ہوتا ہے۔ جب اپنی بہار پر آتے ہین تو نئی شاخین اور کونپلین اِن مین پھوٹتی ہین اور خوبصورت اور گٹھا ہوا درخت تیار ہوتا ہے، دیکھنے مین بھی ایسا درخت خوشنما اور بھلا معلوم

نوٹ نمبر ۹۶ مصنف نے بیان کیا ہے کہ تمام پھولدار درختون کو زیادہ چھانٹ دینا چاہیئے میرے تجربہ کے مطابق ایسا نہین ہونا چاہیئے کم از کم شربس اور بوشنیز کو زمین سے دو فٹ یا ڈہائی فٹ چھوڑ کر تراشنا چاہیئے اگر زیادہ چھانٹ دیا جاویگا تو سال آئندہ مین پھول نہین آوین گے اس لئے کہ بجائے پھول آنے کے درختون کو اپنی جسامت پورا کرنے کی ضرورت ہوگی جب تک جسامت پوری نہ ہوگی پھول نہین آسکتا دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بیلیا گلاب اور اسٹانڈرڈ گلاب اور بُش گلاب کو زیادہ کاٹ ڈالے تو پھول بالکل نہ آئینگے اُسوقت تک جبتک وہ اپنی جسامت کو پورا نکرلین گے اگر کوئی شخص مختلف اقسام کی پھولدار بیلون کو زیادہ کاٹ ڈالیگا تو وہ بیلین اُسوقت تک ہرگز نہ پھولین گی جبتک کہ وہ اپنی شاخون کو دراز نکرلین گی۔

تمام درختون کے کاٹنے کے واسطے ایک قرینہ مقرر نہین ہو سکتا اس لئے شربس

ہوتا ہے - اور زمین سے کچھہ اوپر تنہ کو چھوڑ کر تمام شاخون اور پتیون کو تراش دیا جائے تو آیندہ موسم مین بکثرت عمدہ پھول کی بہار دکھاتے ہین -

اس موقع پر چند اقسام کے پھول دار جھاڑون کے تراشنے کی ترکیب بیان کرتا ہون کہ جس پر عمل کرنے سے زیادہ پھول لاتے ہین، اور دوسرے پھولدار درختون کے ساتھہ بھی اگر ایسا ہی کیا جائے تو امید ہے کہ وہ بھی خوب پھول دینے لگین گے - ترکیب یہ ہے کہ -

جھاڑ کی تمام شاخون اور پتون کو چھانٹ دیا جائے اور صرف تنہ قایم رکھا جائے تا کہ جو زور پہلے فضول شاخون اور پتون کے شاخ پر پڑتا تھا وہ جانب اعلی بڑھنے مین تنہ پر پڑے - مثال اوس کی یہ ہے کہ کتاب ہذا مین کسی موقع پر مین نے بیان کیا ہے کہ "دہل پوٹروپ" کو اگر اسی طرح تراش دیا جائے تو کس قدر جلد پھول دینے لگتا ہے - گل قدوس جو شاذونادر کلکتہ مین پھولتا ہے اس کی نسبت "وڈل ہوزی گارڈونس" کے مالی نے مجھہ سے بیان کیا کہ

---

بقیہ نمبر ۹۶ - اور بوشینز کے متعلق اوپر قرینہ بیان کر دیا گیا ہے بیلون کے کاٹنے کے واسطے یہ طریقہ ہے کہ اسکی دراز شاخون کو سرے کی جانب سے دو یا تین ہاتھہ کاٹ ڈالنا چاہیئے اور اگر بہت گھنی ہون تو چند بیلیا شاخون کو بالکل کاٹکر علیحدہ کر دینا چاہیئے -

اسی طرح پر بیلیا گلاب کے ساتھہ کرنا چاہیئے اسٹینڈرڈ کا تنہ جو ہوتا ہے اُس کے اوپر کی شاخون کو دو فٹ یا ڈیڑہ فٹ چھوڑ کر کاٹنا چاہیئے بوشینز گلاب کو جنہون نے اچھی ترقی

اس نے اسی ترکیب کو کر کے جون کے مہینہ میں اُس سے پھول حاصل کیا اور اسی غرض سے ناریل کے درختون کے نیچے کی برگ دار شاخیں تراش دی جاتی ہیں "لوکا" بھی اسی ترکیب سے پھولنے لگتا ہے اور کبھی پھول بند ہوئے پیدا کرنا ہو تو اسی پر عمل کرنا چاہیے۔

## ۹۷ جڑون کی قطع برید

آم - آڑو - اور انگورون کی جڑون کی قطع برید کا طریقہ ہندوستان میں زمانہ قدیم سے جاری ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جس اصول پر کیا جاتا ہے اسکو ٹھیک ٹھیک سمجھا نہین گیا۔

---

بقیہ نمبر ۹۶ - کی ہو یعنی بڑے بڑے درخت ہون دو تین فٹ زمین سے چھوڑ کر کاٹنا چاہیے۔

نوٹ نمبر ۹۷ - مصنف نے جڑون کی قطع برید کے متعلقہ فوائد کی بابت جو لکھا ہے درست ہے۔ لیکن میرے نزدیک بیان پر کسی قدر تشریح کی ضرورت ہے اول یہ کہ قطع برید کیون کیجاتی ہے وہ درختان ثمردار مثل انگور - آڑو - امرود - نارنگی - لوکاٹ کی اس لئے کیجاتی ہے کہ درختان مذکور کی جڑون کے نیچے اور اطراف کی مٹی درختان کو غذا پہونچاتے پہونچاتے کمزور و بے اثر ہو جاتی ہے لہذا جڑون کو کھول کر کھاد مٹی بھر دیتے ہین جڑین قطع کرنے سے یہ مراد ہے کہ وہ باریک باریک جڑین جنکو جالا کہتے ہین اون کے

ہندوستان کا طریقہ یورپ کے بالکل متضاد ہے - یورپ مین درختون کے تنہ سے دور فاصلہ پر کہودنا شروع کرتے ہین - جو گرد جسقدر موٹی جڑین پھیلی ہوئی ہوتی ہین اُن کے سرے کاٹ دیتے ہین - اس کے برعکس ہندوستان مین ہوتا ہے - درختون کے تنون کے گرد تھالے کہود کر پورانی مٹی باہر نکال دیتے ہین کہدائی درختون کی حیثیت کے لحاظ سے گہری کی جاتی ہے - جڑون کے ریشے

---

بقیہ نمبر ۹۹ - ذریعہ سے درختون کو کچہہ غذا نہین پہونچتی ہے بلکہ اون کے جدا کر دینے سے درخت کو قوت پہونچتی ہے علاوہ ازین ایک فائدہ یہ بہی ہے کہ درختان ثمر دار مذکور الصدر اپنے پتون اور شاخون و جڑون کی ترقی دینے کی جانب متوجہ رہتے ہین - بار آوری لے انتہا کم ہو جاتی ہے یعنی درخت کا زور پتون یا شاخون و جڑون کی طرف زیادہ رہتا ہے یہی باعث بار آوری کے کم ہونے کا ہوتا ہے اگر جڑین کچہہ تراش دیجاتی ہین تو درختون کا زور پتون - شاخون اور جڑون کیجانب سے کم ہو کر پہل کیجانب پہونچتا ہے یعنی جو طاقت پتون جڑون - شاخون مین زیادہ ہوتی ہے اس ترکیب سے وہ منتقل ہو کر بار آوری کے لئے موجب ترقی کا ہوتی ہے جڑون کو اس ترکیب سے کھودنا چاہیئے کہ جڑین چہل اور کُچل نہ جائین اور بیجا زخم آلودہ نہ ہون اسکے بعد چند روز گڈہے کو کہلا رہنے دے تاکہ تمازت آفتاب سے رطوبت کم ہو - اوس کے بعد عمدہ کہاد و سمین دیکر تھالے بنائین اور دو روز کے بعد سے خوب پانی دین پہل اور پہول دونون بڑہ جائینگے ناظرین کے سمجہنے کے لئے اس قدر بیان کافی ہے -

اور جالا جو سطح زمین کے قریب ہوتا ہے۔ دور کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک یا دو ہفتے تک جڑون کو کھلا رکھنے کے بعد نئی مٹی اور کھاد سے تھالے بھر دیئے جاتے ہین اور بادی النظر مین اگرچہ یہ طریقہ اصول کے خلاف معلوم ہوتا ہے، لیکن درختون کے حق مین نہایت مفید ہوتا ہے۔

مسٹر "ریورس" صاحب فرماتے ہین کہ اگر جڑین سطح زمین کے قریب رکھی جایئن تو اشجار مثمرہ زیادہ تندرست رہتے اور پھل لاتے ہین۔ ہر وقت جڑون کی قطع برید اور سال مین دو بار مٹی کو نکال کر بدل دینا اس غرض کے حصول کے لیئے کافی ہے۔ درختون کی جڑون کو ہوا اور دھوپ کے فوائد سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے۔ سال مین ایک یا دو بار باغات کی زمینون کی گوڑائی کرا دی جائے۔ جیسا کہ عموماً دستور بھی ہے۔ تو ریشہ دار پتلی جڑین اور جالے کٹ جاتے ہین اور موٹی جڑین زمین کے اندر چلی جاتی ہین تنے کے قریب سالانہ مٹی کھودنے کے وقت ایک سال کے اندر اندر ریشہ دار جڑین سطح زمین کے قریب جو جالا بنا لیتی ہین اُسے دیکھہ کر اکثر تعجب ہوتا ہے ثمردار درختون کی کاشت مین مدعا یہ ہونا چاہیئے کہ سطح زمین کے قریب ریشے دار چھوٹی جڑین زیادہ پیدا ہون۔ اور زیادہ موٹی ہو کر زمین کے اندر بہت نیچے تک نفوذ نہ کرنے پایئن۔

## "طریقہ ارسال درختان"[۹۸] (کن وہیں)

بعض اوقات دور و دراز مقامات سے درختون و پودون کے بھیجنے مین دشواریان پیش آتی ہین، اور خرچ بھی کچھ کم نہین پڑتا - جب خرچ کا کچھ خیال نہین کیا جاتا تو بلاشبہ "واڈین بکس" اس کے لئے زیادہ موزون ہوتے ہین -

"وارڈین بکس" ایک معمولی مگر مضبوط بکس لکڑی کا ہوتا ہے - دیوارین اُس کی بلند ہوتی ہین - اُس کی چھت چھوٹے چھوٹے شیشون کی بنائی جاتی ہے - اور ان کے اوپر آہنی تارون کی سلاخین لگا دی جاتی ہین تاکہ ٹوٹنے پھوٹنے سے شیشے محفوظ رہین - درختون کے رکھنے اور نکالنے کی آسانی کے خیال سے چھت کا ایک حصہ ایک جانب پر کسا ہوتا ہے - صندوق کے پیندے مین مٹی بھر دیجاتی ہے - جس مین پودے جگھہ کی کفایت کے خیال سے نزدیک نزدیک گاڑ دئے جاتے ہین - جب وہ کامل طور پر قایم ہوجاتے ہین تو اِس درمیان مین اُن کو تھوڑا تھوڑا پانی دیا جاتا ہے - بعد ازان چھت پیچون سے جڑ کر صندوق روانگی کے قابل تیار کردیا جاتا ہے -

پہلے یہ خیال کیا گیا تھا کہ ان صندوقون کو اس طرح بند کردیا جائے کہ ہوا کا کسی طرح اُن کے اندر گذر نہ ہوسکے - لیکن زمانہ حال نے اس خیال کو غلط ثابت کردیا ہے - اتفاقی درزون و سوراخون سے جو ہوا اندر آجاتی

نوٹ نمبر ۹۸ - درختون کے درآمد و برآمد مقام انگلستان کا کوئی تعلق مجھسے نہین رہا اس لئے

ہے وہ پودون کے حق مین سوائے مفید ہونے کے مضر نہین ہوتی مسٹر ڈبلیو بل صاحب
چلسی کے مشہور تاجر درختان نے جس قسم کا وارڈین بکس "سپینٹ" کرایا ہے
وہ اس طرز کا بنا ہوتا ہے کہ نیچے سے نمی جب انجرات بن کر اڑتی ہے اور چھت
مین جا کر جم جاتی ہے تو پھر وہ پودون پر نہین گرتی۔ اس مین کوئی شک نہین ہے کہ
اس سے بہتر کسی دوسرے قسم کے صندوق دستیاب نہین ہو سکتے۔ اور اب
اس کا رواج بہت زیادہ ہے۔

انگلستان سے گلاب کے درخت بھیجنے کا جو طریقہ چند سالون سے
زیر عمل ہے اور جس مین خفیف کامیابی بھی ہوئی ہے وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے
انگلستان کے کسی تاجر اشجار کو جب آرڈر ہندوستان مین بھیجنے کا دیا
جاتا ہے تو نومبر کے مہینہ مین جب درخت حالت سکون یا نوم مین ہوتے ہین
تو اُن کو مع جڑ کے اکھاڑ لیتے ہین۔ اور مٹی سے صاف کر کے لکڑی کے صندوق
مین خشک چوبی رکھ کر پودون کو پیک کر کے روانہ کر دیتے ہین۔

بقیہ نمبر ۹۸ اس بارے مین میرا کوئی خاص تجربہ نہین ہے امپرس گارڈن واقع پونا مین بہت
مرتبہ دیکھا تھا کہ انگلستان سے جو درختان مختلف اقسام کے باغ مذکور مین آئے تھے وہ وارڈین
کیسز مین تھے درختون کی جڑون کے اطراف مین مٹی کم تھی اور اوپر چوبی جمی ہوئی تھی جو خشک معلوم
ہوتی تھی اور وارڈین کیسز مین زیادہ دریائی ہوا داخل نہین ہو سکتی ہے جو مضر ہوتی ہے البتہ ان
وارڈین کیسز مین دروازے ایسے ہوتے ہین جن کے ذریعے سے بقدر ضرورت درختون کو پانی پہونچا

ہندوستان مین پہنچنے کے بعد ہی صندوق سے نکال کر گملون مین لگا دینا چاہیئے - اور جس چوبی کی کھادمین وہ رکھ کر آئے تھے اُس کو اُن کے تنون پر لپیٹ دینا چاہیئے - بعد ازان اُن کو کسی سایہ دار جگہہ مین جہان ہوا کے جھونکے نہ آتے ہون رکھدینا چاہیئے اور اکثر پانی دیتے رہنا چاہیئے لیکن باین ہمہ یہ کوئی عمدہ طریقہ نہین ہے اکثر درخت ضائع ہو جاتے ہین اس طریقے مین کسی قدر ترمیم کر کے جو طریقہ مسٹر مکایور صاحب نے بمقام "اوٹاکمانڈ" ہر قسم کے درختون کے بھیجنے کا اختیار کیا تھا اور جس مین یکسان عرصے تک کامیابی ہوتی رہی ہے وہ ذیل مین بیان کیا جاتا ہے -

کچھہ عرصہ پہلے سے وہ انگلستان کے کسی تاجر درختان کو لکھدیا کرتے تھے کہ فلان فلان پودے اُن کے لئے ہندوستان بھیجدو، چنانچہ تاجر چھوٹے چھوٹے گملون مین اول اُن کی کاشت کر دیتے ہین - اور تھوڑے دنون کے بعد اُن کو اس طرح اکھاڑ کر کہ ان کی جڑون مین بہت ہی خفیف مٹی لگی رہے خشک چوبی مین لپیٹ کر برابر برابر ایک جگہہ رکھدیتے ہین - اس طرح پر پودے خوب بڑھنے لگتے ہین - اور جب چوبی مین اُن کی جڑین بھر جاتی ہین تو جاڑا شروع ہونے پر جب وہ حالتِ سکون مین ہو جاتے ہین تو اُس وقت پانی کا دینا بالکل بند کر کے اُن کو خشک ہونے دیا جاتا ہے - کیونکہ آیندہ کامیابی کے لئے یہ اُلٹا

بقیہ نمبر ۹۸ - دیا جاتا ہے اور بعد اوس کے وہ بند کردئے جاتے ہین -

خشک ہونا ہی بہت ضروری ہے - اس کے بعد اُن کے سرون کو کاٹ کر لکڑی کے صندوق مین ہوشیاری کے ساتھ بھر دیتے ہین " اوٹا کمانڈ" کے سرکاری باغات مین جسقدر غیر ملکی خوبصورت پودے و درخت ہین وہ سب اسی ترکیب سے ولایت سے منگائے گئے ہین -

مجھے شبہ ہی کہ کوئی انگریزی تاجر کسی ایک آرڈر کی تعمیل مین اسقدر تکلیف گوارا کرنا پسند کرے اس بارے مین مسٹر" ایف ہالسی" صاحب نے امرت سر سے حسب ذیل تحریر اگری ہارٹیکلچرل سوسائٹی کو بھیجی تھی -

" اِس سال تین صندوق پودون کے انگلستان سے میرے پاس آئے ایک صندوق میرا ہے جس مین چودہ درخت گلاب - کمی لیاس اور بہت سے دوسرے درختون کے پودے جن مین سے پہنچنے پر چار بالکل مرجھائے ہوئے نیم مردہ پائے گئے - لیکن اب سب درست اور زندہ معلوم ہوتے ہین - اور بقیہ وہ دو صندوق میرے دوستون کے لئے تھے جن مین سے ایک مین تو چالیس گلاب اور دوسرے مین ننانوے تھے اور یہ سب پہنچنے کے وقت زندہ معلوم ہوتے تھے - یورپ سے بھیجنے کے وقت لحاظ ہونا چاہیئے کہ پودون مین مضبوط جڑین پھوٹ آئین یا نہین اور دسمبر کے اول ہفتے کے قبل ہرگز نہ روانہ کرنا چاہیئے - ذیل کی لکڑی کی صندوقون مین ان کو پیک کرنا چاہیئے اور کئی تختون کو پیچ سے خوب کس دیا جائے تاکہ زیادہ ہوا کا گذر اندر نہ ہو سکے اور جب تختے پر جڑین ہوتی ہین اُس پر جست کی چادر

بچھا دی جائے اور بقیہ اندرونی اطراف مین موٹا نمدا لگا دیا جائے۔ صندوق کے اندر پتلے پتلے تختے لگا کر خانے بنا دئے جائین جن مین گلاب کے درخت قطارون مین رکھدئے جائین، اور جڑون کو چونٹی آمیز مٹی مین رکھدیا جائے۔

ہندوستان مین پہنچنے پر ان صندوقون کو کسی تاریک اور مرطوب کمرہ مین کھولا جائے۔ اور جدا جدا ہر ایک پودے کو گملون مین لگا دیا جائے جڑون کے نزدیک جو مٹی دی جائے وہ ہلکی ہو۔ اور ایک ہفتے تک اُن کو پانی نہ دیا جائے دن مین دو یا تین بار ان کے تنے کو نیچے سے اوپر تک پچکاری کردی جائے۔ لیکن جڑون تک پانی نہ پہنچنے پائے۔ پچکاری کرتے وقت اگر گملے ایک جانب لٹا دئے جائین تو مناسب ہے۔ اس ترکیب سے پانی جڑون تک نفوذ نکر سکے گا اور کمرہ کی ہوا نم رکھی جائے۔ تو زیادہ بہتر ہے۔ اول ہفتے کے بعد ان کو تاریک کمرہ سے باہر لایا جائے۔ اور تاوقتیکہ نمو کی علامات ظاہر نہ ہون خفیف پانی دیا جائے۔ جب ابتداءً درخت بڑھنا شروع ہون تو اون کو اوپر سے تین چار آنکھ چھوڑکر قلم کردیا جائے لیکن گملون کو کسی مرطوب مقام پر رکھا جائے۔ اور تاوقتیکہ سفر کی تکان پر غالب نہ آجائین پچکاری کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ اس ملک مین ایسے دور دراز مقامات کے نو وارد پودون کی مقدم احتیاط یہ ہے کہ اول ہفتے مین ان کو قطعی طور سے پانی نہ دیا جائے۔ اور جب تک مضبوطی کے ساتھ جم نہ جائین آفتاب کی سیدھی کرنون سے اُن کی حفاظت کی جائے۔

اِن ہدایات کی نسبت مسٹر ''ہال سی'' صاحب فرماتے ہین کہ ابتدائً میشرس بار اینڈ سوگ ڈن کمپنی لندن Messrs Barr & Sugden of London نے ان کو بتلائی تھین - اور بعد مین مسٹر '' ایس جیننگس S. Jennings صاحب نے لکھا تھا، اُن کو بھی کمپنی مذکور نے وہی ہدایات بتلائین -

اگرچہ مٹی اور جست کی چادر کی وجہ سے صندوق کا وزن بہت بڑھ جاتا ہے اور کرایہ بھی زیادہ دینا پڑتا ہے لیکن کسی دوسرے طریقے پر بھیجنے مین یقیناً زیادہ درخت ضائع ہوجاتے ہین - اس لئے صرفہ کا کچھہ خیال نہ ہونا چاہیئے پودون کی قیمت کے مقابلہ مین مزید صرفہ جو کرایہ وغیرہ مین پڑتا ہے اُس کی کچھہ پروا نہ ہونا چاہیے - پودون کی قیمت کے مقابلہ مین مزید صرفہ جو کرایہ وغیرہ مین پڑتا ہے اُس کی کچھہ وقعت نہ کرنی چاہیئے -

مسٹر '' آر لینڈسے Mr. R. Lindsay صاحب'' کیورے ٹرائل بوٹانیکل گارڈن ایڈن برگ'' اپنے بوٹانیکل میگزین مین ایک دوسرا عمدہ طریقہ درختون و پودون کے بھیجنے کا بتلاتے ہین - یہ طریقہ کوئی جدید نہین ہے - بلکہ وارڈین بکس'' مین خفیف ترمیم کردی ہے - یعنی بجائے شیشے کے کپڑے کا منڈھا جانا تجویز کرتے ہین جو کیلون کے ذریعہ سے جڑ دیا جاتا ہے - یا صندوق مین ہرطرف لپیٹ دیا جاتا ہے اسمین

فائدہ یہ ہے کہ پودون کو کافی روشنی اور ہوا اُن کو زندہ رکھنے کے لیئے اندر پہنچتی رہتی ہے - کپڑے کے باریک سوراخون کی وجہ سے آفتاب کی تیز کرنین نہین پڑتی ہین اور زیادہ ہوا بھی داخل نہین ہوسکتی کہ جس سے چھوٹے پودے بالکل خشک ہوجائین - اس طریقے پر عمل ورآمد بیرن وان موئی لر صاحب نے کیا تھا جس مین بہت کامیابی ہوئی تھی - پہلا پارسل جو پودون کا اس طریقے سے پیک ہوکر روانہ کیا گیا تہا - اگرچہ اُسکو سفر مین تین ماہ گذرے لیکن ایک بہی درخت ضایع نہ ہوا -

ہندوستان کے تاجر، پودون کو عرصے تک زمین سے اُکھاڑ کر دو دو تین تین ماہ تک فروخت کرنے کے لیئے لے کر گھوما کرتے ہین - چنانچہ ان کی جڑون مین چکنی مٹی کا لوندہ باندہ دیتے ہین اور اِس کے اندر جڑون کا ایک بڑا گُچھا بن جاتا ہے -

پھل کے درختون اور جھاڑون کو جاڑے کے موسم مین گاڑیون مین لاد کر اگر دُور بھیجے جائین اور وقتاً فوقتاً پانی پاتے رہین تو زیادہ نقصان نہین ہوتا "سہارنپور" کے بوٹانیکل گارڈنس سے سالانہ زیادہ قسم کے پھل دار درخت ممالک مغربی شمالی مین اسی طرح بھیجے جاتے ہین - عرصے کے اُکھاڑے ہوئے درخت اگر کسی قدر خشک ہوچلے ہون تو قبل نصب کرنے کے اُن کی جڑون کو پانی مین گوبر گھول کر ڈوبا دیا جائے تو اُن مین تازگی اور رجان آجاتی ہے -

مسٹر "ایم لیسابیو" Mr. M. Ysabeau صاحب
فرماتے ہین کہ پست قامت پودے مثلاً گلاب کے پودے جو بوجوہ مذکورہ
خشک ہو گئے ہون اُن کے تنون اور اصلی شاخون پر پانی اور گوبر کا
پلاسٹر کر دینا چاہیئے۔ اس سے اُن کی نمی قایم رہتی ہے اور ہوا سے حفاظت
ہو جاتی ہے۔ جب درخت جڑ پکڑ لیتے ہین تو کچھ دنون کے بعد پلاسٹر خود بخود
چھوٹ کر گر جاتا ہے۔

## ۹۹ طریقہ ارسال قلم

طریقۂ ارسال درختان کے سلسلہ مین مجھے اس امر کے بیان کرنے سے باز
نہ رہنا چاہیئے کہ ڈاک کے ذریعہ سے خشک چوبی بکس مین رکھ کر قلمون کے
بھیجنے مین بہی زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ پچاس قلمین جو کلکتہ سے اندور
بھیجی گئی تہین اُن کے پانے والے نے لکھا تھا کہ پہنچنے پر ان مین سے ٹین

نوٹ نمبر ۹۹۔ ہمنے قلمون کو حسب ذیل طریقہ سے منگایا اور ارسال کیا ہے کہ درختون کی
قلمین چھہ یا سات انچ لانبی کاٹین اور ایک ایک درجن قلمونکے بنڈل بنائے اور اُن
بنڈلون کے ہر دو سرے پر روئی لپیٹ کر تر کر دی اور بعد اس کے کیلے کے پتون کو قلمون سے
بنڈل کے برابر کاٹ لئے اور ان مین قلمون کے بنڈلون کو جنمین روئی لگی ہے اچھی طرح
لپیٹ کر اوس کے ہر چہار طرف بلاٹنگ پیپر (جاذب) لپیٹ دئے اور اوسپر مضبوط چھوڑ

پھوٹی ہوئی دکھائی دی تھین - مسٹر ایس جیننگس، صاحب، الہ آباد سے تحریر فرماتے ہین کہ ڈاک کے پارسل سے اُن کے پاس بھی پچاس قلمین بھیجی گئی تھین سات ”کروٹن“ Croton پانچ ڈرے سی ناز Dracoenus. اور تین اکسوراسس کی قریب قریب تازی اور سرسبز پہنچین - ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی“ نے ایک فہرست شایع کی ہے کہ کون کون پودے و درخت قلم کے ذریعے سے بڑھائے جا سکتے ہین - اور جو ممبر جسقدر طلب کرے اس کے پاس قلمین بھیجتے ہین، ان قلمون کے لگانے اور نگہداشت کا وہی طریقہ ہی جو اس سے پہلے دوسری قلمون کے لئے عام خیال کیا گیا ہی -

ہندوستان مین ریلوے کا محصول مقابلتہً کسی قدر پودون و درختون پر زیادہ ہے - اسلئے جہان تک ہو سکے - چھوٹے اور ہلکے پارسل بنائے جائین جنوبی ہندوستان مین بانس کی ہلکی ٹوکریان استعمال کی جاتی ہین جو اس کام کے لئے بہت موزون ہوتی ہین - لیکن جب ٹوکری وغیرہ مین رکھہ کر پودون اور درختون کو بھیجتا ہو تو اُن کو کئی ماہ پہلے سے گملون مین نصب کر دینا چاہیے اس مین نفع یہ ہے کہ گملون مین اگر کچھہ دنون تک رکھے جائین گے تو اُن کی

بقیہ نمبر ۹۹ - کاغذ یا کپڑا چڑھا کے بذریعہ پارسل ارسال کئے یہان سے قلمین اس طریق پر بنا کر کوہ شملہ یا پشاور یا بمبئی یا مدراس روانہ کیجائین تو اچھی طرح سے پہونچتی ہین مگر یہ کام موسم بارش اور موسم سرما مین کرنا چاہیے - موسم گرما مین نقصان کا احتمال ہی اور علاوہ

جڑین گچھے کی طرح ہوجائین گی اوران کے چارون طرف کسیقدر گھانس لپیٹ دینا کافی ہوگا - جب باسکٹ تیار ہوجائے تو بید کا ڈہانچہ اُس کے اوپر باندہ دینا چاہیے تاکہ دہوپ سے حفاظت کے لئے کپڑا تان دیا جائے - یا اُس پر پتیان بچھادی جائین، اگر اس ترکیب سے پارسل بنایا جائے تو قریبًا پچاس چھوٹے چھوٹے پودے اُس مین رکھے جاسکتے ہین جن کا مجموعی وزن پچاس پونڈ سے زائد نہ ہوگا جسے ایک معمولی قلی بخوبی اُٹھا سکتا ہے - دس روز تک ایسے پودونکو بالکل پانی کی ضرورت نہ ہوگی، اور "راس کماری" سے "کوہ ہمالیہ" تک بحفاظت چلے جاتے ہین - اگر پودے بڑے ہون تو اُن کی جڑون مین تھوڑی مٹی رکھی جاسکتی ہے -

چھوٹے چھوٹے پودے اور قلمین ڈاک کے ذریعہ سے یورپ تک بھیجی جاسکتی ہین - بہترین تدبیر بھیجنے کی یہ ہے کہ کیلے کے تنے کے چھلکے بموجب قواعد "دوربینڈ پوسٹ"، حسب ضرورت چھوٹے یا بڑے کاٹ لئے جائین - اگر اندر کا چھلکا لیا جائے تو زیادہ موزون ہوتا ہے اور دو چھلکون کے درمیان قلم رکھکر اوپر سے موم جامہ یا بادامی کاغذ لپیٹ دیا جائے ہر قسم کی "بلب" اور "ٹیوبرس" (پوٹیان) بہت آسانی کے ساتھ ڈاک کے ذریعہ سے بھیجی جاتی ہین -

بقیہ نمبر ۹۹ - اس کے موسم گرما مین عام طور قلم لگانے کا قاعدہ ہی نہین ہے -

# شمالی و سنٹرل انڈیا کے میدانی ممالک کے باغات مین بارہ ماہ کا کام

## ماہ جنوری کی ترکاریان

اس ماہ مین ہر قسم کی ترکاریون کو ہمیشہ پانی دیتے رہنا چاہیے - اگر ہفتے مین ایک یا دو بار رقیق کھاد دی جاوے تو زیادہ بہتر ہے -

ولایتی کدو کو روزانہ سیراب کرتے رہنا چاہیے -

گاجر، رائی، کرس، پالک، اور کاہو کی کاشت مسلسل فصل ہونے کی غرض سے کی جاوے -

بالائی صوبہ جات مین اس ماہ مین مٹر کی تخم ریزی کی جاتی ہے - لیکن بنگال مین نہین کیجاتی - اگر مناسب خیال کیا جاوے تو کرس کی کاشت کردیجاوے تاکہ تمام جاڑے کے موسم مین ملایم اور عمدہ کرس حاصل ہوتے رہین -

---

نوٹ نمبر ۱ - یہان ماہ جنوری مین گاجر - مولی - پھول گوبھی - کرم کلا - شلجم - چقندر پیاز - سلاد - پارسلی - سلیری - لیک - سویا - پالک - میتھی - مٹر - ٹماٹو - بیگن وغیرہ - یہ کل چیزین تیار ہوتی ہین ان کو برابر ہفتے وار پانی دیا جاتا ہے - رقیق کھاد یہان استعمال نہین کیا جاتا البتہ اگر رقیق کھاد دیا جائے تو مفید ہوگا - ماہ جنوری مین شلجم - چقندر کو مکرر بھی بوتے

کیاریون مین خالی جگہہ پر کرم کلا اور گانٹھ گوبھی کے پودے نصب کردئے جائین۔ اور کرس کے پودے بھی مسلسل ترکاری حاصل ہونے کی غرض سے لگا دئے جائین۔

گذشتہ کاشت کے اس ماہ مین "کرس" کے پودے کھودنے کے لایق ہوجاتے ہین۔

"کاہو" "رائی" اور کرس کے چند پودے تخم کے لئے چھوڑ دئے جائین "ہاتی چک" کے ایک یا دو درخت جن مین پھل آگئے ہون اُن کو تخم کے لئے دنبگال مین چھوڑ دینا چاہیئے۔ بالائی ہندوستان مین ضرورت نہین ہے "اراروٹ" اور "ٹےپی اوکا" بنانے کے لئے پودون کو اُکھاڑنا چاہیئے۔

## پھل(۱۰۱)

"اسٹرابیری" مین پھل آجاتے ہین اس لئے روزانہ معقول سیرابی کرنا چاہیئے جال لگاکر یا کسی دوسری تدبیر سے پرندون سے بچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

"لوکاٹ" مین خوب پانی دینا چاہیئے۔

---

بقیہ نمبر ۱ ۔ ہین۔ جو آخر ماہ مارچ تک کام دیتا ہے۔ اسٹرابیری کے پودے اس ماہ مین سرسبز اور پھیلتے ہوئے ہوتے ہین جن مین کہین کہین پھول نمودار ہوجاتے ہین۔

نوٹ نمبر ۱۰۱ ۔ اس ماہ مین امرود۔ شریفہ۔ بیر۔ کاغذی لیموں۔ لیموں شیرین۔ کی فصل

انجیر، ناسپاتی - بیر، انگور کے درختون کی قطع برید کرنا چاہیئے -

## ۱۰۲
## آرائیشی پودے

گلاب کی کیاریون مین گوبر کی تازی کھاد بطور ہلکی تہ کے ڈالنا شروع کی جائے۔

"گل داؤدی" کی بہار ختم ہوجاتے ہی گملون سے نکال کر ان کی جڑون کو ذخیرہ مین نصب کر دیا جائے۔

ذیل کے پودون کو اگر اس موسم مین تراش دیا جائے تو زیادہ مفید ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| "اللے منڈاس" | Allamandas. |
| "بی گونیاس" | Bigonias. |
| "ہمی لیاس" | Hamelias. |
| "ہی بس کس میوٹابلس | Hibiscus mutablis. |
| "ہی بس کس روزاسائی نن سس" | Hibiscus rosa sinensis. |
| " " " سیریاکس " | Hibiscus syriacus. |

بقیہ نمبر ۱۰۱ - ہوتی ہے نارنگی - کولا - سنترا - اس ماہ مین ترش ہوتا ہے - گنے کی فصل شروع ہوجاتی ہے - کیلے بھی پال لگانے کی قابل ہوتے ہین -

۱۰۲ آرائیشی پودے - اس ماہ مین گلاب اور گل داؤدی کانڈی ٹفٹ اسٹر خوب بہار پر ہوتے ہین -

جسمینم" Jasminium.

"جٹروفا پان ڈورے فولیا Jatropha panduraefolia

" لے جرس ٹرومیاس" Lagerstromias.

"لین ٹیناس" Lantanas.

" مے اسے نیاس"

" ما ووے وسکس آربوری اس" Malvaviscus Arboreus.

" اکسوراس" Ixoras.

" کوئس کوالس"

" ٹکوماس" Tecomas

" برن فل سی آس" Brunsfelsias

## ماہ فروری[۱۰۳] کی ترکاریان

ولایتی ترکاریون کی کاشت اس ماہ مین بہت کم کی جاتی ہے - البتہ جو

نوٹ نمبر ۱۰۳ - ماہ فروری مین جملہ اقسام کی ترکاریان جنکے نام کا ذکر ماہ جنوری مین کیا گیا ہے اس ماہ مین بھی بدستور بھار پر ہوتی ہین - آسٹرابیری مین پھل شروع ہو جاتے ہین - جملہ موجودہ ترکاریون کی آبپاشی جلد جلد کرنا چاہیئے تاکہ خراب نہ ہون اس ماہ مین زیادہ گرمی نہین ہوتی ہے تاہم

کیاریون مین پہلے سے موجود ہوتی ہین اُن کی معقول سیرابی کی ضرورت ہوتی ہے۔

"کاہو" "رائی" اور "کرس" کی کاشت اس ماہ مین بھی کیجا سکتی ہے جو مٹر کے درخت تخم کے لیے چھوڑ دئے گئے ہون اُن مین پانی کی ضرورت نہین ہے بیج پختہ ہو چلین تو خفیف سیرابی کر دینا چاہیے۔

## "پھل" ۱۰۳

"لوکاٹ" "ناسپاتی" "بیر" "آم" کے درختون مین پھل آ جانے پر معقول سیرابی کی جائے۔

"اننناس" کی گوڑائی کی جائے، اور پانی دیا جائے۔

"وے نیلا" کے پھولون کے اندر کی جھلی کو کسی چمٹی سے اتار لینا چاہیے تاکہ پھل لانے کے قابل ہو جائین۔

تربوز کی تخم ریزی کی جائے۔

---

بقیہ نمبر ۱۰۳ - گرمی کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اسلئے جلد جلد پانی دینا لازمی ہو جاتا ہے۔ اس ماہ مین جدید کیاریان تیار کر کے کھاد مٹی سے ٹھیک کر کے کدو گول - لوکی - بھنڈی - کریلا - تربوز - پلول بو دیتے ہین ہفتہ وار پانی دیتے ہین - جو ماہ مئی اور جون مین اچھی طرح سے تیار ہو کر کار آمد ہوتے ہین۔

نوٹ نمبر ۱۰۴ - اِس ماہ مین امرود - نارنگی - لیمو - بیر - شریفہ - کیلا پہلے سے تیار رہتا ہے۔

## ۱۰۵
## آرائشی پودے

"آرکڈ" کے پودے جن کو جدید گملون اور باسکٹون مین منتقل کرنا ضروری ہو اسکے انتظام کا یہ بہترین زمانہ ہوتا ہے۔

"ہویا مس" بڑھنا شروع ہو جاتے ہین۔ پورانے گملونکی کچھ مٹی بدل دی جاتی ہے۔ یا اُن کو جدید گملون مین رکھا جائے۔ اُن مین جڑ دو سے نکلنا شروع ہوتے ہین اور ایک درخت کے متعدد درخت ہوجاتے ہین ذیل کے پودون کے گملے بدل دئے جائین۔

| | |
|---|---|
| Caladiums. | "کلے ڈی مس" |
| Arum pictum. | "اے رم پک ٹم" |
| Manettia cordifolia. | "مے نٹ ٹیا کارڈی فولیا" |
| Cyrtopera flava. | "سر ٹوپیرا فلے وا" |

---

بقیہ نمبر ۱۰۴۔ انجیر مین چھوٹے چھوٹے پھل آجاتے ہین۔ انگور مین پھول آنے شروع ہوجاتے ہین پانی اچھی طرح دینا چاہیئے۔

نوٹ نمبر ۱۰۵۔ ماہ فروری مین فصلی پھول مثل آسٹر۔ پٹونیا۔ فلاکس۔ انٹرہینم۔ وائیلٹ خوب بہار پر ہوتے ہین۔ چوتھے دن ضرور آبپاشی ہونا چاہیئے اور کونڈیون مین اگر ہون تو روزانہ آبپاشی ہونا چاہیئے۔ گانٹھہ دار جڑین مثل نرگس ہیاسنتھس گلی ڈی اولس

| | |
|---|---|
| ہائی بس کس جرّل ڈی اے نس" | Hibiscus Jerroldianus |
| "گلوری اوسا شو پریا" | Gloriosa superba |
| "کری نم" | Crinum |
| "گل اّبا" | Globba |
| "پنکریٹی ام" | Pancratium |
| "ال پی نیا" | Alpinia |
| "ہی ڈی کی ام" | Hedychium |
| ہپ پی اس ٹرم" | Hippeastrum |
| کم فی ر یا" | Kœmferia |

کیاریون کے حاشیون پر

| | |
|---|---|
| "پٹونیا" | Petunia |
| "فلاکس" | Phlox |
| سال پی گلو سس" | Salpiglossis |

کے پودے نصب کئے جائین۔

"پوئن سیانا" Poinciana اور

"ٹکوما" Tecoma وغیرہ کے تخم پودے

بقیہ نمبر ۱۰۵ سے بہار رہوتے ہین۔

جائین - چند اقسام کے گلاب جن مین قلمین نومبر مین لگائی گئی ہین اُن کو گملون
مین نصب کر کے سایہ مین رکھا جائے - اور معقول سیرابی کی جائے -
گلاب کے درختون کا اِس زمانہ مین دابہ کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے

## ماہ مارچ کی ترکاریان [۱۰۶]

اس ماہ کے وسط مین مرچون کی کیاریون سے پورانی مٹی نکال کر جدید مٹی
مین پورانی کھاد ملا کر ڈال دینا چاہیئے - اور خوب پانی دیتے رہنا چاہیئے -
گاجر اور چقندر کو اُکھاڑ کر خشک مٹی گملون مین بھر کر آئندہ استعمال
کے لئے رکھا جائے -

پیاز اُکھاڑ کر جمع کر لی جائے

بالائی صوبہ جات مین اس ماہ کے آغاز مین ولایتی کدو کی کاشت کر دینی چاہیئے
گوبھی توڑ لینے کے بعد اِن کے ٹھونٹھ کو کھیت مین چھوڑ دینا چاہیئے -

---

[۱۰۶] ماہ مارچ کی ترکاریان - اس ماہ مین جملہ انگریزی ترکاریون کے خاتمہ کا وقت آجاتا ہے سخت
اور بدمزہ ہو جاتی ہین - تاہم اُن کو تر رکھنا چاہیئے زیادہ خشک نہونے دے گرملی - بھنڈی -
خرفہ بو دیا جاتا ہے - دیسی بیگن بھی کام دیتے ہین - ٹماٹو - بھی کارآمد ہوتے ہین - اس ماہ مین
اقسام ککڑی گول و دراز کی کاشت کرنی چاہیئے -

اور برابر پانی دیتے رہنا چاہیئے تاکہ آیندہ چیل کر چھوٹے چھوٹے تھوڑے بہت پھول آجائیں جو کہ کچھہ دنوں تک کام مین لائے جا سکتے ہین۔

ولایتی "سیج" Sage کافوری اور "تائم"
"اریا"، کے خشک پتے جمع کر کے بوتلون مین بھر لیئے جائین۔
سایہ دار جگھہ مین اجواین خراسانی کی کاشت کی جائے۔

# پھل

لیچی پختگی پر آئے گی - پرندون سے بچانے کے لئے درختون پر جال ڈالنے کی ضرورت ہوگی۔

ماہ مارچ کے پہل - اس ماہ مین آم مین بہت چھوٹی چھوٹی کیریان پیدا ہو جاتی ہین ارنڈ ککڑی پکنا شروع ہوتی ہے - نارنگی شیرین ہو جاتی ہے - چکوترہ قابل صرف کے تیار ہو جاتا ہے کیلے بہی وقتاً فوقتاً تیار ہوتے رہتے ہین - انجیر درختون مین بہت چھوٹے چھوٹے نمودار ہوتے ہین انگور مین پھل آجاتے ہین فالسے مین پہول آکر چھوٹے چھوٹے پہل موجود ہوتے ہین - لیچی مین چھوٹے چھوٹے پہل نمودار ہو جاتے ہین - آڑو مین بہی پہل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین لیمو شیرین عمدہ حالت مین ہوتا ہے - لیمو ترش ختم ہو کر جدید چھوٹے چھوٹے پہل نمودار ہوتے ہین - گنّے کی فصل بالکل ختم ہو جاتی ہے - اور آیندہ سال کے واسطے اسکی کاشت کر دیجاتی ہے رس بہری خام ہوتی ہے -

آڑو - ناسپاتی، آم، انگور کی معقول سیرابی کی جائے "وے نیلا" Vanilla کے پھولوں کے اندر کی جھلّی کو کسی چھٹی سے اُتار لینا چاہیئے تاکہ پھل لانے کے قابل ہوجائیں۔

بیل کے درختوں سے پُرانی شاخیں تراش دی جائیں۔

عمدہ قسم کے خربوزوں کے بونے کا زمانہ بنگال اور بالائی ہندوستان میں یہی ہوتا ہے۔

کیلے کے درختوں سے پُرانے چھلکے اُتار لیئے جائیں، اور جڑوں سے پورانی مٹی نکال کر کھاد آمیز نئی مٹی ڈال دی جائے اور پانی خوب دیا جائے۔

## آرائشی پودے

"ڈہلیاس" کی سیرابی بند کردیجائے۔ اور جب ان کے ڈنٹھل خشک ہوکر گرجائیں تو پوٹیوں کو اُکھاڑ کر خشک مٹی یا بالو میں دبا کر کسی غیر مرطوب گودام میں رکھدی جائیں۔

ماہ مارچ کے آرائشی پودے - اس ماہ میں تمامی فصل بہار پر ضعف غالب ہوتا ہی انکی خزان شروع ہوجاتی ہے ان پھولوں کے تخم کو خشک کرکے اسٹور میں رکھنا چاہیئے گانٹھ دار درخت مثل نرگس - ہیاسنتھس۔ اے نی مون - رانن کیولس - ٹیولپ کی بہار ختم ہوجاتی ہے

دیگر اقسام کے "آکسے لیس" *Oxalis* پودون کے
ساتھ بھی وہی عمل کیا جائے۔

"گلاک سی نیا مے کیولیٹا۔ *Gloxinia maculata*

"لی لی ام انگی فولیم *Lilium longifoliam* اور

رچی چارڈیا ای تھی اوپی کا" *Richardia Ethiopica* کی
سیرابی بند کردی جائے۔ اور جب اُن کے ڈنٹھل خشک ہوجائین تو گملون
کو مع "بلب" کے بلا کسی دست اندازی کے اسی طرح اُٹھا کر اکتوبر تک کسی
غیر مرطوب مقام مین رکھدو۔ دیگر اقسام کے "بلب" دار پوٹی دار پودون کے
ساتھ بھی یہی عمل کرنا چاہیئے۔

آرائشی جھاڑ مثلاً:۔

| | |
|---|---|
| "بوئن سٹیا" | *Poinsettia* |
| "ہولمس کی اول ڈیا" | *Holmskioldia* |
| "ہے مل ٹونیا" | *Hamiltonia.* |
| "فلوگے کن تھس" | *Phologacanthus* |
| "ایفی لن ڈرا" | *Aphelandra.* |

بقیہ نمبر ۱۸۰ ۔ انکی آبپاشی کو آہستہ آہستہ بند کرنا چاہیئے۔ کلیڈیم کی گانٹھون کو اسٹور سے نکالکر
کونڈیو مین کھاد مٹی بھر کر لگانا چاہیئے۔ کروٹن اریلیا پناکس۔ ایران تھی مم مین جدید پتیونکی آمد کے لئے
کونپلین نکلنے کا آغاز ہوتا ہے۔

"بڈلیا" Buddlea

"تھن برجیا" Thunburgea

"کیشیا ایلےٹا" Cassia alata

جو پھل دے چکے ہون اُن کی پورانی شاخون اور ڈنٹھلون کو خوب تراش دینا چاہیئے۔

"ایوفوربیا جیک کیوای نی فلورا" Euphorbia Jacquiniflora کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ کیا جائے۔ اور گملے مین بالو بھر کر اُن کی قلمون کو اسمین دبا کر کسی سایہ دار جگہہ مین رکھدیا جائے۔ اور معقول سیرابی کی جائے ان سے نفیس پودے نکلین گے۔ "وربی ناس" Verbenas کے عمدہ پودون کو گملے مین بھر کر بارش مین سایہ دار جگہہ مین رکھے جائین۔

## ۱۰۹
## ماہ۔ اپریل کی ترکاریان

ترکاریون کی اس ماہ مین کاشت نہین کی جاتی۔

۱۰۹ ماہ۔ اپریل کی ترکاریان ماہ اپریل کی ابتدا مین بھی کدو۔ گرٹلی۔ ککڑی۔ کھیرا۔ بویا جاتا ہے پیٹ کی مکا بھی بوئی جاتی ہے۔ اس ماہ مین رس بھری تیار ہو جاتی ہے۔ اسٹرابیری سے بھی پھل حاصل ہوتے رہتے ہین جو اس ماہ کے آخر ہونے پر ختم ہو جاتے ہین۔ خرفہ بھی بویا جاتا ہے پودینہ سبھا ریہ

مرچون کی خوب آبپاشی کرتے رہو۔
پیاز کے تخم جمع کرو۔

## پھل

تربوزون کی خوب سیرابی کرو۔
"اسٹرابیری" کی آبپاشی گرمی کے موسم مین کرتے رہو۔

## آرایشی پودے

"گلے ڈی اولس" Gladiolus اور دیگر بلب دار

بقیہ نمبر ۱۰۹ ۔ ہوتا ہے اور ماہ فروری کی بوئی ہوئی ترکاری مثل گرابلی - خرفہ شروع ہوجاتی ہے ان کی آبپاشی جلد جلد ہونا چاہیئے۔

ماہ اپریل کی پہل — اس ماہ مین آم کی کیریان بڑی بڑی ہوجاتی ہین ارنڈ ککڑی خوب پکتی ہے۔ انجیر کا پھل پختہ ہونا شروع ہوجاتا ہے انگور کے دانہ بڑے ہوتے ہین لیکن خام رہتے ہین - آڑو بھی خام رہتا ہے مگر پھلون پر رنگ آجاتا ہے - لوکاٹ کی فصل ہوتی ہے - فالسہ شروع ہوجاتا ہے تربوز خام ہوتے ہین - ان سب کی آبپاشی جلدی جلدی ہونی چاہیے - تاکہ پھلے پھولے اور بڑا ہو۔

آرایشی پودے - آرایشی درختان متعلقہ فرن گھر کو دن مین چند بار خوب پانی دینا چاہیئے اور مپب سے غسل دینا چاہیئے اور جن گرین ہاؤسون پر سایہ نہو اُن پر چق یا کھجور کے پتے یا نرسل

پودون کی پتیان مرجھانے لگین گی - جن گملون مین وہ ہون اُن کو اُٹھا کر
کسی سایہ دار مقام پر رکھدیا جائے - اور اُس وقت تک وہان رکھے
رہین کہ جدید گملون مین بھرنے کا زمانہ آجائے -

"اے کی مے نیز" Achimenes مین نمو شروع ہوجائے
تو گملون مین بھر دو - اور گملون کے اوپر آجائین تو پانی خوب دینا چاہیئے

## ۱۱۲
## ماہ مئی کی ترکاریان

"مرچوبہ" اپنی بہار پر ہوتا ہے اِس کی کیاریون مین خوب پانی دینا چاہیئے -

بقیہ نمبر ۱۱۱ - یا کپڑے سے سایہ کرنا چاہیئے ورنہ درختان گرم ہوا سے جُھلس جائین گے کلیڈیم
مین خوشنما ورنگا برنگ کے پتے نکل آتے ہین -

جس قدر بلبیس ہون اُن کو سایہ مین خشک کرنے کے بعد بحفاظت اسٹور مین رکھنا چاہیئے
نونیان کے پھول کی بہار دوپہر کے وقت خوب ہوتی ہے اس ماہ مین یہان گرمی زیادہ ہوتی ہے لانون
پر خشکی آجاتی ہے - سبزی کم ہوجاتی ہے اس لئے اگر تیسرے یا چوتھے روز اون کو تر کرے تو خوب
سبز رہین گے ورنہ گرم موسم کے اثر سے پیلا اور بھورا پن آجاتا ہے اور باغ کے تمامی درختون کی کونڈیان
مثل کروٹن - اریلیا - بگونیا - ایران تھی مم - اور پام کی اقسام کو دھوپ سے ہٹا کر درختون کے سایہ مین رکھنا چاہیئے
رقبہ باغ مین جسقدر درختان پھلدار بار آور وغیر بار آور ہون آب پاشی کرنی چاہیئے - ورنہ خشک ہونگے -

ماہ مئی کی ترکاریان - ماہ مئی مین بھی دیسی ترکاریون کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے گرڈلی - کدو - کھیرا

ہندوستان کے پیدا شدہ "کاہو" کی تخم ریزی کی جائے۔

آخر ماہ مین ہندوستانی ترکاریان مثلاً مختلف قسم کی سیم، کھیرا، ککڑی، کدو، ٹِھنڈا۔ بھنڈی۔ اور بیگن وغیرہ کے بیج بوئے جائین۔

ادرک۔ ارارُوٹ۔ ہاتی چاک، گھیان۔ شکرقند۔ ٹی پی اوکا کے پودون کو نصب کیا جائے۔

## پھل ۱۱۳

اناناس کی سیرابی کرتے رہو۔

---

بقیہ نمبر ۱۱۲۔ بھنڈی۔ اور سیت کی مکا کے بونے کا سلسلہ جاری رکھتے ہین۔ ماہ مارچ مین بوئی ہوئی گرڈلی اس ماہ مین کام دینے لگتی ہے۔ خرفہ بھی برابر کام دیتا ہے رس بھری بھی پھل دیتی ہے۔ اسٹرابیری کا پھل بہت کم ہوجاتا ہے۔ جولائی کی بہاجی شروع ہوجاتی ہے۔ جاڑے کے بوئے ہوئے بیگن اسوقت تک برابر پھل دیتے رہتے ہین۔ یہان پر اس ماہ مین کسی انگریزی ترکاری کی کاشت نہین ہوتی۔

ماہ مئی کے پھل ۱۱۳۔ اس ماہ کے آخر مین خال خال تخمی آمون کی شاخ۔ کاگرنا شروع ہوتا ہے جو ودخام رہتا ہے رام پھل گدرا جاتا ہے۔ گلاب جامن بھی خام رہتی ہے۔ انگور بھی خام رہتے ہین۔ آڑو اس ماہ کے آخر تک گدرائے ہوئے رہتے ہین۔ لوکاٹ کی فصل کم پڑجاتی ہے لیمو ترش سبز اور قدرے رس دار ہوتے ہین۔ ارنڈ ککڑی پکتی رہتی ہے۔ انجیر کے پھل زیادتی کے ساتھ پکنے شروع ہوجاتے ہین

ہر قسم کے پہلدار درختون مین "بغلی پیوند" "گوٹی" اور دابہ کرنے کے لئیے یہ زمانہ زیادہ موزون ہوتا ہے۔

۱۱۴

# آرایشی درخت

چھوٹے اور منتخب قسم کے جو پودے موجود ہون انکی سیرابی خوب کرتے رہو۔

بقیہ نمبر ۱۱۳۔ اس ماہ مین کیلون کی پال گھاس مین نہین لگانا چاہیئے اوبل جاتے ہین کیلے کی گھر درخت سے اوسوقت تراشئے جب چند پہل اوس کے درخت مین پیلے ہوجاین اور گھر ٹھنڈ کور کو مکان مین لٹکا دے چار پانچ روز کے اندر بلا پال پک کر زرد ہوجاتی ہین ہرفاریوڑی مین چھوٹے چھوٹے پہل آجاتے ہین اٹرالینی گلگل جو بہت ترش ہوتا ہے اوسکو تراش کراوسکے بیج نکال کر ذخیرہ کرنا چاہیئے۔ اس ماہ مین یہان اس درجہ گرمی پڑتی ہے کہ گوٹی اور پیوند کا کام ہرگز نہین ہوسکتا جہانتک ممکن ہوسکے درختان ثمردار و شرس بو شیزکی خوب آبپاشی کرتا رہے اس ماہ کی گرمی اور دھوپ نقصان پہونچاتی ہے اس ماہ مین کیلے کے درختون کو ضرور پانی دے ورنہ خراب ہوجاتے ہین گنے کے کہیت مین برابر پانی دیتے رہنا چاہیئے۔

**ماہ جون کی ترکاریان**۔ اس ماہ مین بیجے ہوئے فلاکس، اور پانزی اور وربینیا کو خوب پانی دینا چاہیئے یہ آبپاشی ساڑہے آٹھ بجے صبح تک ہونا چاہیئے اور اخیر دن مین بعد پانچ بجے کے دو مرتبہ آبپاشی ہونی چاہیئے۔

# ماہ[115] جون کی ترکاریان

بھٹا اور معمولی ہندوستانی ترکاریون کی کاشت اس ماہ مین بھی کی جاسکتی ہے ولایتی ترکاریون مین کسی کام کی ضرورت نہین ہوتی۔

## "پھل"[116]

آم کی گٹھلیان پیوند کرنے کے لئے بودی جائین، گوٹی "دابہ" اور پیوند اس ماہ مین بھی کیا جاسکتا ہے۔ اور قلمین لگائی جاسکتی ہین۔

## آرائشی[117] درخت

گل داؤدی کے جڑ بوٹے جو جنوری مین لگائے گئے ہین وہ اب بڑھ کر پودے

---

بقیہ نمبر[114] ۔ گرین ہاؤس مین برابر درختون کو غسل دینا چاہیئے اور سیرابی کا زیادہ خیال رکھے

ماہ[115] جون کی ترکاریان ۔ ماہ جون مین بھی دیسی ترکاری و بیاجی جن کا ذکر ماہ مئی مین کیا گیا ہے کاشت کیجاتی ہے۔ شکر قند اور ادرک کے لگانے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

پھل[116] جون ۔ اس ماہ مین آم کی فصل شروع ہوجاتی ہے۔ جرود۔ آڑو۔ رام پھل پختہ ہوجاتے ہین۔ انگور بھی پختہ ہوجاتے ہین۔

آرائشی[117] درخت جون ۔ اس ماہ مین بدستور گرین ہاؤس کی آبپاشی اور غسل دینا درختون کو

ہوجاتے ہین - ذخیرہ سے اُکھاڑ کر ان کی جڑون کو علیحدہ علیحدہ کر کے گملون ہین نصب کر دینا چاہیئے - اور تاوقتیکہ بارش نہ ہوجائے ، عمدہ اور چیدہ پودون کو سایہ ہین رکھا جائے -

گملون کو زمین سے بلندی پر رکھدینا چاہیئے ، تاکہ اِن کے سوراخون ہین سے کیڑے نہ داخل ہوسکین -

گرم ملک کے پودون کی قلمین لگائی جائین -

بارش شروع ہوجانے کے بعد فوراً ہر ایک کیاری کو دیکھ لینا چاہیئے - کہ پانی ٹھیرتا تو نہین ہے - اور فوری نکاس کی تدابیر کرنا چاہیئے -

## جولائی

اِس ماہ ہین زیادہ قسم کی ہندوستانی ترکاریان مثلاً بیگن ، پرول - کھیرا - ککڑی - اور مختلف قسم کی بیلدار سیم اور کدو کے بیج بوئے جاتے ہین -

---

بقیہ آرائشی درخت جون - جاری رکھنا چاہیئے - گل مہندی - اور گل گیندی کا ذخیرہ کرنا چاہیئے ڈہلیا کی گانٹھین اور کنیا کو بھی لگانا چاہیئے - یہان پر بعد ۱۵ جون کے بارش کا آغاز سمجھا جاتا ہے - اسلیئے اس ماہ ہین گل داؤدی کے لگانے اور کیاریون کی نالیون کو درست اور صاف کرنا چاہیئے تاکہ جو بارش آنے والی ہے اوسکا پانی اون نالیون ہین ٹھہرنے نہ پاوے خارج ہوتا رہے ماہ جولائی کی ترکاریان - اس ماہ ہین مرچ - السی کی پود لگائے اروی (گھیان) اور سیم بونا

"ارا روٹ"، اورک"، ہلدی، ہاتی چک کی گوڑائی کر دینا چاہیئے۔

# پھل

عمدہ قسم کے انناس کے درختون کے بالائی حصہ کو جو قلم کیے جائین، ان کو ضایع نہ کر دیا جائے۔ بلکہ گملون مین بالو بہر کر نصب کر کے سایہ مین رکھدیا جائے۔ اگر ٹھیک طور پر ان کی آبپاشی ہوتی رہے تو عمدہ پودے ان سے تیار ہو جائین گے۔

آڑو۔ بیر۔ نارنگی۔ لیمو کے درختون مین چشمہ باندھنے کے لئے یہ موسم زیادہ مناسب ہوتا ہے۔

ہندوستانی ترش پالک اور گوزبیری" کے بیج بوئے جاتے ہین۔

---

بقیہ ماہ جولائی کی ترکاریان۔ چاہیے۔ بارش کی مکا دیسی شلجم دیسی مولی اونچی زمینون پر کھیرا۔ پھوٹ اور بانس پتی کی بھاجی ہموار سطح پر بوئی جاتی ہے۔ اور بیٹھاری باغات مین ٹماٹو کی پود تیار کرتے ہین۔ پودینہ کی کیاری مین پانی نہ ٹھہرنے دینا چاہیے ورنہ وہ گل جائے گا اس ماہ مین رجگرہ سرخ وسفید کی بھاجی تیار ہوتی ہے۔

**پھل**۔ جولائی مین آم کی فصل آخر ہوتی ہے۔ بارش کی فصل کے امرود اور کمرکھ خام ہوتی ہے۔ ہرفار یوڑی کی فصل ختم ہوتی ہے اس ماہ مین آم کے پیوند اور ڈلے باندھنا چاہیئے اور جڑ ودے نکال کر لگانا چاہیے۔

# آرائشی پودے

| | |
|---|---|
| ''امارانتھس'' | Amaranthus |
| ''گل مہندی'' | |
| ''مرغ کیس'' | |
| ''کسم'' | |
| ''ڈیلیا'' | Dahlia |
| ''دھتورا'' | |

آرائشی پودے - اس ماہ مین گل داودی کے درخت کیاریون سے نکال کر کونڈیون مین لگاتے ہین اور یہی زمانہ یہان گل داودی کے جڑوے نکالنے کا ہوتا ہے اس ماہ مین شریس اور بوشینز کی قلمین کھلے ہوئے میدان مین اونچی کیاریان بناکر لگاتے ہین - سرو اور شمشاد کے ڈبلے بھی تیار کئے جاتے ہین - آسٹر کی پودا اونچے مقام پر بوکر اوسپر سایہ کرکے تیار کرنا چاہیئے - ورنہ بارش کے پانی سے گلجائے گا تو رینیا بونا چاہیئے - ورینیا کے جڑوے نکال کر کونڈیون مین لگائے اور بارش کے پانی سے اوسے بچائے فرن گھر کے درختون کے غسل کو بند کردینا چاہیئے درستان گرین ہاوس جنکی شاخین آڑی ٹیڑھی ہون اونکی کاٹ چھانٹ کرنی چاہیئے - بارش کا پانی گرین ہاوس کے اندر بھرنے نہ پائے سب سے بڑا کام یہ ہوتا ہے کہ اس ماہ مین تمامی آرائشی ونمائشی درختون کو جو کونڈیون مین لگے ہوئے ہوتے ہین - اون کی کھاد اور مٹی کو تبدیل

"دی آن تھس" Dianthus

"آئی پومیا ربرو کی ریولیا" Ipomœ rubro-cœrulea

"مارٹی نیا ڈی ان ڈرا" Martynia diandra

"نکنڈرا فائی سالو آئے ڈس" Nicandra physaloides

"تماکو"

"گل دوپہریا"

"کیوامے ماک لٹ" Quamoclic

"تل"

"فلاکس ڈرم منڈ ڈی آئی" Phlox Drummondii

"سورج مکھی"

"گل گیندی"

ان درختون کے تخم بوئے جاتے ہین۔

"ڈہلیا" کی بوٹیان جو گملون مین مٹی یا بالو رکھہ کر گاڑدی گئی ہین اگر جڑین پہوٹنا شروع ہو گئی ہون توان کو فوراً دوسرے جدید گملون مین نصب کر دیا جائے۔

"گلاکس ای نا" Gloxinia کو دوسرے گملہ مین نصب کرنے کی ضرورت ہوگی۔

نشیبی بنگال ہین گلاب ہین چشمہ باندھا جاسکتا ہے۔

اِس موسم ہین ہر قسم کے ملایم اور سخت لکڑی والے گرم ملک کی پودون کی قلمین لگائی جاسکتی ہین مثلاً

"کولی یس" Coleus

"ڈی فن بے کی آس" Diffenbachias.

"گل عجائب" Habiscus وغیرہ

مختلف قسم کے گلاب کی قلمین بخوبی اس موسم ہین لگائی جاسکتی ہین۔

## اگست

"کرس" کے بیج گملون ہین بوکر کسی سایہ دار جگھہ ہین رکھنا چاہیے بیج دیر سے اوگین گے۔ لیکن ضروری ہے کہ تا اختتام بارش اکتوبر تک ان کو سایہ ہین رکھنا چاہیے۔ لبعد ازان باہر لایا جائے۔

نارنگی کی قلمین اس زمانہ ہین جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔

"مرچوبہ" کی تخم ریزی کردی جائے تاکہ اکتوبر تک کیاری ہین پودے تیار

---

ماہ اگست - ماہ اگست ہین مکا کے کھیتون اور کپہ اور پھوٹ کے کھیتون کو سیم کے برہون کو بارش کے کچرے سے صاف کرنا چاہیے تاکہ کیاریون اور کھیتون ہین بارش کا پانی ٹھہر نہ سکے ورنہ جو کاشت اوسمین ہوگی وہ گل سڑ جاویگی اس ماہ ہین کوئی ترکاری نہین بوئی جاتی۔

ہو کر نصب کیئے جا سکیں۔ چھوٹے قسم کے "ٹماٹو" کے بیج بوئے جائیں۔

## پھل

آڑو، بیر، ناسپاتی۔ نارنگی۔ لیموں، کے درختوں میں کامیابی کے ساتھ نشیبی بنگال میں چشمہ باندھا جا سکتا ہے۔

امرود۔ شریفہ اور انار کے پھلوں میں باریک ململ کی تھیلیاں پرندوں اور کیڑوں سے حفاظت کے لیئے باندہ دی جائیں۔

اننناس کے پودے یا پھوٹ یا جڑوں لگانیکا یہ موسم زیادہ موزوں ہوتا ہے۔

## آرائشی درخت

اس ماہ میں گلاب کے درختوں میں چشمہ لگایا جا سکتا ہے بیلدار گلاب اور دیگر گرم ممالک کے پودوں کی قلمیں شیشے کے چوکھٹے کے سایہ میں نصب کیجائیں۔

---

پھل ماہ اگست۔ نارنگی اور لیمو شیریں بڑے بڑے ہو جاتے ہیں اونکو برساتی کیڑے ڈنک مارتے ہیں جس کے اثر سے پھل گل کر گر جاتے ہیں۔ محفوظ رکھنے کے لیئے مہوہ کے پتے کے دونے بنا کر پھلوں پر چڑھاتے ہیں۔ بارشی امرود تیار ہو جاتا ہے مگر پھیکا اور بدمزہ ہوتا ہے۔ شریفہ میں پھل آجاتے ہیں مگر کہیں ابھی سبز ہوتی ہیں چونکہ یہ کامل بارش کا مہینہ ہے اس لئے اس مہینے میں یہاں پیوند کا کام کیا جاتا ہے
آرائشی درخت۔ اس ماہ میں گل مہندی۔ گل گیندی۔ ٹورنیا۔ اماران تھس۔ گل شبو۔

# ستمبر

مٹر کی تخم ریزی کی جائے۔

گوبھی - کرم کلاّ - گانٹھہ گوبھی، اور ہاتی چاک، گملون مین کاشت کر کے سایہ مین رکھدے جائین۔ تاکہ بارش ختم ہوتے ہوئے کھلی کیاریون مین نصب کرنے کے لائق پودے تیار ہو جائین۔

بقیہ پھل گشت - کنیا بہار پر ہوتے ہین ڈھلیا مین بھی پھول آجاتے ہین - کنول ویویس - الیومیا - اور عشق پیچا کے بیج بوئے جاتے ہین جو ماہ نومبر و دسمبر مین خوب بہار پر ہوتے ہین - انکی کیاریون مین پانی ٹھہرنے نہ پاوے - ورنہ خراب ہو جاوینگے - انکی جو گونڈیون مین لگائی جاتی ہے اس ماہ مین خوب پھولتی ہے - گلاب کے درخت ذریعہ ڈبہ تیار ہو سکتے ہین - اس ماہ مین گلاب پر چشمہ نہین چڑھایا جا سکتا - بارش کیوجہ سے سڑ جاتے ہین وہ آرکڈ جو یہان بھوپال کے جنگلات مین پایا گیا ہے - اور یہان کے باغات مین اوسکو لاکر لگایا ہے - اسی مہینہ مین خوب پھولتا ہے اوس کا ہلکا گلابی پھول جو مثل گلہری کے دُم کے ہوتا ہے نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

ماہ ستمبر - یہان ماہ ستمبر مین خوب بارش ہوتی ہے اسلئے ہر قسم کی انگریزی ترکاریون کی عام طور پر کاشت نہین ہو سکتی ہے - البتہ کرم کلاّ - گانٹھ گوبھی - پھول گوبھی کی پود تیار کیجاتی ہے جسکی بیحد حفاظت کرنا پڑتی ہے - بارش مین پود بہت گلتی ہے جو کچھ بچ جاتی

# پھل

"آڑو" کے بیج جو اس ماہ مین بودے جائین گے تو ماہ فروری مین پھوٹ آئین گے اور چشمے باندھنے کے لئے اگست مین تیار ہو جاینگے۔

ناریل کے درخت کے نیچے کی سب پتیان تراش دی جائین۔

# آرائشی درخت

"آس ٹر" Aster

"ہارٹ سیز" Heartsease

بقیہ ماہ ستمبر۔ جاتی ہے اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ماہ نومبر کے آخر مین ترکاری کام کے لایق تیار ہوتی ہی پہاڑی باغیچہ مین جہان بیر بارش ہونے کے بعد پانی بالکل نہین ٹھہرتا ہی ان مقامات پر شلجم۔ مولی۔ گاجر۔ ٹماٹو۔ دیسی بیگن۔ مٹر قریب قریب مین مین بوئی جا سکتی ہین۔ جنکو کوئی نقصان نہین ہوتا۔ اور کرم کلا۔ گانٹھ گوبھی و گوبھی کے پود کو قرینہ پر لگا دیتے ہین جو آغاز نومبر تک تیار ہو جاتے ہین۔

پھل۔ اس ماہ مین نارنگی۔ لیمو شیرین۔ کے پھلون پر قدرے زردی آجاتی ہے۔ نارنگی ترش اور لیمو شیرین۔ پھیکا ہوتا ہی۔ کاغذی لیمون سبز رنگ خوب رسیلے ہوتے ہین امرود کی درختون مین چھوٹے چھوٹے پھل نمودار ہو جاتے ہین جو آیندہ موسم سرما مین پختہ ہونے والے ہوتے ہین۔

آرائشی درخت۔ اس ماہ مین بھی گل مہندی۔ ٹورنیا۔ امران تھس۔ ڈہلیا خوب پھولتے رہتے ہین

سینی ریریا" Cineraria کے بیج بوئے جائیں
کلی نکالنے میں ان درختوں کو بہت عرصہ درکار ہوتا ہے۔

بنگال میں گل مہندی کے بیج اس ماہ کے شروع میں بوئے جائیں۔

"گل سوسن" اور دیگر اقسام کے "آکس لس"
میں بالیدگی شروع ہو جاتی ہے۔ ان کو گملوں میں لگا دینا چاہیئے۔ اور جب
زمین کے اوپر آجائیں تو ان کو باہر کھلی جگہہ میں رکھا جائے۔

بقیہ آرائشی درخت۔ رہتے ہیں۔ گل داؤدی کی شاخوں کو کم کرنا چاہیئے۔ اس عمل سے
پھول بڑے ہوتے ہیں۔ بگونیا کے پختہ پتوں کو ریت میں لگا کر بیل گلاس کے نیچے۔ یا گلاس
ہاؤس میں رکھنا چاہیئے اس طرح سے بہت سے درخت بگونیا کے تیار ہو جاتے ہیں۔

کلیڈیم خزاں پر ہوتی ہے۔

گرین ہاؤس کے اندر کی پہاڑیاں جنگی مٹی اور کھاد۔ بے اثر ہو جاتا ہے اسکو تبدیل کر دینا
چاہیئے۔

اس ماہ میں درختوں کی کونڈیوں کے اندر کیچوے اور سیاہ رنگ کی الیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔
جن سے درختوں کو بہت بڑا نقصان پہونچتا ہے۔ یہ کیچوے اور الیاں کونڈیوں کی مٹی کو
کھا کر اتنا بول و براز کرتے ہیں جس سے مٹی میں کوئی اثر باقی نہیں رہتا آخر کار درخت ضایع
ہو جاتے ہیں اس لئے بعد معائنہ کونڈیوں میں ہرتال یا سنکھیا یا دھتورے کا جوش دیا ہوا پانی دینا
چاہیئے تاکہ یہ مہلک کیڑے ضایع ہو جائیں۔

## اکتوبر

بارش ختم ہونے کے بعد ہی زمین کو تیار کر کے شلجم، گاجر، مٹر، سیم، ولایتی سیم، کاہو، چقندر، پالک، انگریزی پیاز، کو بو دینا چاہیئے۔

بنگال میں ولایتی کھیرے کے بیج اور امریکہ کے کدو کے بیج بوئے جائیں کھلی ہوئی کیاریوں میں پھول گوبھی۔ کرم کلّا۔ گانٹھ گوبھی، ہاتی چاک اور مرچوں کے چھوٹے پودے لگا دینا چاہیئے۔

## پھل

آسٹرابیری ” کے لئے کیاریاں تیار کرنی چاہیں۔ اور ان میں اس کے

---

ماہ اکتوبر۔ اس ماہ میں بارش کم کم ہوتی ہے۔ اس لئے پھول گوبھی۔ کرم کلّا۔ گانٹھ گوبھی شلجم کا ذخیرہ اونچی اونچی کیاریاں کھاد اور مٹی کی بنا کر تیار کرنا چاہیئے اور کچھ واڑہ کی زمین میں مولی۔ گاجر۔ دہنیا۔ سویا۔ پالک۔ بونا چاہیئے۔ جو فصل سے اول دسترخوان پر آوے کیونکہ اسوقت موسم بارش کی ترکاریاں خزاں پر ہوتی ہیں تاہم کچھہ کچھہ کام کے لائق ہوتی ہیں جو آیندہ دو ہفتہ بعد اکھاڑ کر پھینکدی جاتی ہیں اور دوسری از سرنو کیاریاں تیار کر کے بیگن۔ ٹماٹو فرنچ بین۔ سلاد۔ لگایا جاتا ہے۔

پھل اکتوبر۔ اس ماہ میں امرود خام ہوتے ہیں۔ نارنگی گو زرد ہوتی ہے تاہم ترش ہوتی ہے۔ لیمو شیریں قدرے زرد ہو جاتے ہیں۔ کاغذی لیمو بھی زردی مائل ہوتے ہیں۔ کمرکھ کا پکنا

پودے لگادئے جائین۔

بالائی صوبہ جات مین سن تیار ہو جاتا ہے۔ کاٹ کر جمع کرلیا جائے ورنہ سردی سے نقصان پہونچ جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل بیج بودئے جائین۔

بادام۔ ناسپاتی۔ دیسی اخروٹ۔ بیر۔ اسٹرابیری، ٹری ٹماٹو، بیر۔ چکوترہ دام پی۔ شریفہ، امرود، اٹرا، کھرنی، لیچی۔ آڑو، کوامن گس ٹین" Cowa- Mangosteen

## آرایشی درخت

نصف ماہ کے بعد قریبًا تمام قسم کے موسمی ولایتی پھولون، بیجون کو گملون مین یا سایہ دار اونچی کیاریون مین بو دینا چاہیئے۔

جن گملون مین لی لی ام، Lilium کے "بلب" ہون ان کو پانی سے نم کرکے قریبًا بارہ گھنٹہ کے بعد جب مٹی پورے طور پر ڈھیلی پڑ جائے تو بلب کو ہوشیاری کے ساتھ نکال کر دوسرے گملے مین لگا دینا چاہیئے۔

---

بقیہ پھل۔ شروع ہو جاتا ہے۔ ان درختون کے چمنون کی زمین تر ہوتی ہے اسکو اپنی حالت پر رہنے دے۔ خشک ہونے پر گوڑنا چاہیئے اور تھالے بناکر پانی دے۔

آرایشی درخت۔ اس ماہ مین آسٹر کو ذخیرہ سے نکالکر بدلتے ہین گل داؤدی کی کونڈیون مین گوڑا دیکر تازی کھاد دیتے ہین فرن ہاوس کے درختون کی کونڈیون مین تھوڑی تازی

بالائی ہندوستان مین عموماً گلاب کے پودون کو تراش دینا چاہیئے -

Hyacinth

ہے یاسنتھ -

Anemone

اُنے نی مون "

Ranunculas. اور مختلف

رانن کیولس "

Narcissus.

اقسام کے "نارسسس "

Iris.

"آئی رس "

Ixia

اکسیا

کے بلب جو ولایت وغیرہ سے روانہ کئے جاتے ہین وہ اس موسم مین یہان پہونچتے ہین - اور گملون مین بھرنے کا ان کے یہی زمانہ ہے -

ذیل کے پودون کو از سر نو گملون مین نصب کرنا چاہیئے -

" الائی ساسٹاری روڈورا "

Antirrhinum

"ان ٹرہی نم -

Carnation.

" کارنے شن "

Centradenia

" سن ٹراڈی نیا "

Columbine

" کولم بائن "

Pansy

" پن زی

بقیہ آرائشی درخت - کھاد دینا چاہیئے تاکہ درختون کو قوت پہونچے -

| | |
|---|---|
| Franciscea. | "فرن سسس سیا" |
| Geranium. | "جی رانی ام" |
| Geum. | "جی یم" |
| Habrothamnus. | "ہب رو تھم نس" |
| Heliotrope. | "ہیو ٹروپ" |
| Hydrangea | "ہائی ڈرن جیا" |
| Iris. | "آئی رس" |
| Linum. | "لی نم" |
| Lophospermum. | "لوفس پرمم" |
| Pink | "پنک" |
| Plumbago rosea | "پلم بیگو روزیا" |
| Scabious | "اس کبے بی اس" |
| Sweetwilliam | "سویٹ ولیم" |
| Verbenas. | "ور بناسس" |

بالائی والی لیسٹ ہندوستان مین روشون اور راستون کی مرمت کرادیجائے
violet

# نومبر

## ترکاریان

مٹر - ولایتی سیم - شلجم - گاجر - مولی - کاہو - چقندر - رائی - کرس - کے تخم دوبارہ ترکاریان حاصل کرنیکے لئے بودے جائین -

کبھی کبھی شلجم - گاجر، اور چقندر کے زائد پتون کو توڑ دیا جائے -

پھول گوبھی کرم کلا، گانٹھ گوبھی، کاہو، اور کرس، کے پودے نصب کردئے جائین -

مٹر کے پودون مین قبل گرنے کے ٹیکے لگادے جائین -

آلو کی گوڑائی کرادی جائے -

رتالو استعمال کے قابل تیار ہوجاتے ہین -

---

ترکاریان ماہ نومبر - اس ماہ مین پچھواڑہ کی زمین کو خوب ہل بکھر سے جوت کر چھوڑ دے اور ایک ہفتہ بعد پھر ہل بکھر لگا کر کیاریان بنادے اور کھاد اچھی طرح دیکر گانٹھ گوبھی - کرم کلا - پھول گوبھی کی پود کو قرینہ پر لگادے - گاجر - مولی - فرنج - بین - مٹر دیسی بیگن - چقندر - کی تخم ریزی کرے سویا - پالک - میتھی - بودے لوسن کی کاشت بھی اس ماہ مین ہوتی ہے رس بھری کے بیج کا ذخیرہ اور پودینہ کی کیاریون کو درست کرے - اس ماہ مین وہ ترکاری کام آتی ہے جسکی کاشت ماہ اکتوبر دسمبر مین کیگئی تھی -

پیاز کی گانٹھیں گاڑ دی جائیں تاکہ اپریل تک بیج تیار ہو جائیں پودینہ کی پودھ اُکھاڑ کر دوسری تازی مٹی میں خوب کھاد دیکر نصب کی جائے۔

## پھل

اِس ماہ کے آخر تک آم، آڑو۔ ناسپاتی اور انگور کی جڑون کی مٹی کو کھود دیا جائے اور پانی بالکل بند کر دیا جائے۔ تاکہ پتے جلد گر جائیں، اور پھلنے والی شاخون کی لکڑی پختہ ہو جائے۔

## آرایشی درخت

ہر قسم کے گلاب کی قلمیں لگانے کا یہ بہت عمدہ موسم ہوتا ہے۔ اور خاص کر ٹھنڈے ملک کے گلاب کی قلمیں ضرور لگا دینا چاہیئے۔

---

**پھل** ۔ اس ماہ میں امرود تیاری پر ہوتا ہے۔ نارنگی ۔لیموشیرین استعمال میں آنے لگتا ہے۔ لیمو ترش بھی زرد ہو جاتا ہے ۔چمنون میں آٹھویں دن پانی دے۔

**آرایشی درخت** ۔ ۱۵۔ نومبر کے بعد سے گلاب کی جڑون کی مٹی کھود کر اونکو کھول دینا چاہیئے اور دو تین ہفتہ تک کھلا رہنے دے۔ تاکہ آفتاب کی تمازت جڑون کو گرمی پہونچاے اور رطوبت دور ہو۔ بیکار جڑون کو مناسب طور پر کاٹے بعدہٗ کھاد دیکر گلابون کو قلم کرے اور پانی دے گل داؤدی کے درختون میں کلیان پھٹنے لگتی ہین۔ وایلٹ کی کھاد مٹی تبدیل کر کے درست کرے۔

"عقیق البز"، کے اقسام کو کھود کر اور اُن کی جڑون کو علیحدہ علیحدہ کر کے
دوسری جگہہ لگا دیئے جائین -

## دسمبر

مولی - رائی - ہالون - کاہو - مٹر اور سیم کو دوسری فصل کے لئے بو دیا جائے

بقیہ آرائشی درخت - گیسنیرا - اکمنی - کلیڈیم - کے پانی کو بند کردے ڈہلیا کا پھول خشک ہو چلتا ہے
اسلئے اوسے تراش کر اوسکی قلمین لگا دے اس ماہ مین تمامی موسم سرما کی پھلوار بوئی جاتی ہے -
اور جن پھلوارونکا اول ذخیرہ کرنا ہوتا ہے اونکا ذخیرہ کیا جاتا ہے -
باغبان اپنے تجربہ کے مطابق ان چیزون کو بوتے ہین - فرن ہاوس کے درخت سکون
مین ہوتے ہین اون کی نشو ونما رک جاتی ہے - اس لئے اونکو زیادہ پانی نہ دے -
مشاہدہ پر پانی دینے کی ضرورت معلوم ہو تو دیا جائے بارش کا پانی کہا کر مختلف اقسام
کے فرنون کے پتے میلے اور بدنما ہو جاتے ہین ان کی شاخون کو قینچی سے تراش دے سردیکا
آغاز ہوجاتا ہے اسلئے گرین ہاوس پر کچھہ کپڑے سے سایہ کرنی چاہیئے - تاکہ سردی کا اثر درختون
پر نہ پڑے اگر گرین ہاوس کے درختون مین پانی دینے کی ضرورت محسوس ہو تو بجائے باسی
اور سرد پانی کے تازہ پانی کم مقدار مین دے - بیگونیا - فٹونیا - آرکڈ - سینیٹ پالیا سیکسی
فریگا ان ایسی چیزون کو گلاس ہوس مین رکھکر گرمی پہنچائے میرے نزدیک اس ماہ مین بیس مختلف
اقسام کی کونڈیون مین لگا دے تو مناسب ہے - گل شبو کو کھود کر اسکی گانٹھون کو اسٹور مین رکھے -
ماہ دسمبر - اس ماہ مین انگریزی ترکاریان قریب قریب سب قسم کی تیار ہو جاتی ہین لیکن سلسلہ قایم

گانٹھ گوبھی، کرم کلا۔ پھول گوبھی، اور کرس کے پودے لگائے جائین۔
پہلے کے بوئے ہوئے کرس زمین سے استعمال کے لئے اکھاڑنے کے
قابل ہوجاتے ہین۔ کرس، کدو، مولی اور مرچوبہ کے پودون کی آبپاشی خوب کیجائے
سابق کے بوئے ہوئے مرچوبہ کے درختون کو پانی نہ دینا چاہیئے۔ تاکہ
خشک ہوجائین۔

## پھل

ٹٹوہ کو جمع کرلیا جائے۔
گوزبیری کی خوب آبپاشی کیجائے۔

---

بقیہ ماہ دسمبر۔ رکھنے کے لئے مکرر تخم ریزی بھی ولایتی ترکاریون کی کرتے ہین۔ اس ماہ مین یہان میدانی اور پہاڑی باغات مین ترکاریان تیار ہوجاتی ہین۔ صرف اسقدر اختلاف ہوتا ہے کہ پہاڑی باغیچہ جات اول تیار ہوتے ہین اور میدانی باغات مین بعد کو ترکاری کی فصل شروع ہوتی ہے۔ اوران ولایتی ترکاریون کا سلسلہ آئندہ مارچ تک قایم رہتا ہے۔

پھل۔ یہان پر پھلون کے درختون مین آٹھوین دن آبپاشی کرنی چاہیئے تاکہ فصل امرود نارنگی۔ لیمون شیرین۔ کرکھ۔ لیموترش شاداب ہون اور چکوترہ گداز ہو۔ یہان پر برف باری نہین ہوتی اسلیئے ہفتہ وار آبپاشی کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔

ممالک متحدہ مین شب کے وقت درختون کو چھپا دینا چاہیئے، ورنہ سردی
سے ان کو نقصان پہنچے گا۔ اور پھل پختہ نہ ہونگے۔

Bilimbis کے چھوٹے پودون کو سایہ مین گرم مقام پر شب
کے وقت رکھا جائے۔

انجیر، اور انگور کے درختون کو تراش دیا جائے۔

اِس ماہ کے آخر مین جن پھلدار درختون کی جڑین کھول دی گئی ہون ان
مین تازی مٹی اور کھاد دیکر بند کر دیا جائے۔

## آرائشی درخت

"الائے سیا سائی ٹری او ڈورا" Aloysia Citriodora

آرائشی درخت۔ اس ماہ مین گل داؤدی خوب شباب پر ہوتی ہے موسمی پھلوار مثل اسٹر۔
فلاکس۔ کانڈی ٹفٹ۔ نس ٹرٹیم۔ لینم۔ ملیانیٹ۔ اسٹاک۔ فرینچ مری۔ گولڈ۔ وائیٹ پھاک
پر ہوتے ہین۔ لارکس پر کے درخت ایک ایک فٹ کے ہو جاتے ہین۔ پاپی بھی کلیان دیتا ہے۔
جرانیم مین بھی کچھ کچھ پھول آجاتے ہین۔ انگریزی اقسام کے گلاب کا پھولنا شروع ہو جاتا ہے
کوری آپ سس۔ خوب پھولتا ہے۔ سالویا کی بھی بہار ہوتی ہے۔ پنک اور پیٹونیا بھی کچھ
کچھ پھول دیتے ہین۔ بہر حال اس ماہ مین بہت اقسام کی پھلوار بہار دیتی ہے۔ پینزی کے
چھوٹے چھوٹے پودے ہوتے ہین۔ جو آیندہ ماہ مین جا کر پھولین گے۔ اسی ماہ مین مختلف

| | |
|---|---|
| " ہلیوٹروپ " | Hiliotrope |
| " جے رے نی یم " | Geranium. |
| " کارے شم " | |
| " پنک " | Pink |
| " ہبرو تھم نس " | Habrothamnus |
| " ور نباس Verbenas. کی قلمین لگائی جائین - اور | |
| " ایرم پک ٹم " | Arum Pictum. |
| " گس نرا ٹیو بی فلورا " | Gesnera tubiflora |
| " اسپنری کی لیا " | Sprekelia |

کلے ڈی ام Caladium. اور دیگر اقسام کے بلب دار پودون کو خشک ہونے دیا جائے۔

مما لک متحدہ مین شب کے وقت:-

| | |
|---|---|
| " ہلیوٹروپ " | Heliotrope. |

بقیہ پھل - اقسام کے بلبس کو لگاتے ہین میرے نزدیک بلبس کو نومبر مین لگائے تو بہتر ہے لیکن اکثر دسمبر مین بھی لگاتے ہین درختان گرین ہاؤس سکون مین ہوتے ہین اون کی نشوونما مین سردی کیوجہ سے رکاوٹ ہوتی ہے - اسلئے آبپاشی بعد غور کرنا چاہیئے - پانی تازہ دس گیارہ بجے دن کو دے۔

Tropoêolum. "ٹروپی اوئم"

"کینری کری پر" Canary Creeper. اور منہدی وغیرہ کے چھوٹے پودون کو کسی چیز سے ڈھک دیا جائے۔

Ixora Javanica. "اک سورا جاوانی کا"

Plumbago "پلم بے گو"

Hoyas. "ہویاس"

"وے نیلا" Vanilla کے پودے جو گملون مین رکھے ہون ان کو برآمدے مین رکھدیا جائے۔

جلد بڑھنے والے پودے مثلاً:-

Browallia "بُرِدولّیا"

Lenaria "لناریا"

Cuphea "کیوفیا"

Mignonette "منیایٹ"

French marigold اور "فرینچ میری گولڈ"

Convolvutus major "کان ول ویوس میجر"

بیج بودیے جائین۔

German Aster. "جرمن اسٹر"

"کانی سی نی راریا" *Cinerarias.* اور

"پینزی" *Pansy* کو عمدہ کھاد دیکر

گملے بدل دیے جائیں۔

# (شمالی ہندوستان کے کوہستانی باغات کے دوازدہ ماھی کام)

## ماہ جنوری کی ترکاریان

ترکاریون مین کبھی کام کی ضرورت نہین ہوتی - برف سے تمام زمین ڈھکی رہتی ہے - ایسی حالت مین کوئی ترکاری زندہ نہین رہ سکتی اس لئے ترکاریون کے باغیچہ مین سب کام بند رہتا ہے -

## پھل

یہی کیفیت پھلون کے باغ کی ہوتی ہے - مین واقف نہین ہون کہ کوہی مقامات پر شیشے کے مکانات مین پھل پیدا کئے جاتے ہون لیکن اگر فرض بھی کرلیا جائے کہ پیدا کئے جاتے ہین تو پچاس سے ساٹھ درجہ تک یکسان ٹمپریچر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہوگی -

## پھول

پھول کے باغات مین جو حصہ کھلا ہوا ہوتا ہے وہ برف سے ڈھکا ہوتا ہے

اس مین کوئی درخت نصب نہین کیا جا سکتا - یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ جو درخت "گرین ہاؤس" یا ہاٹ ہاؤس مین ہو سکتے ہین ان کے لئے یہ دونون اسباب موجود ہین، دوسرے درخت مثلاً گلاب وغیرہ جو کھُلے ہوئے حصہ باغ مین ہوتے ہین انپر معقول سایہ ہونا چاہیئے، احتیاط رکھنی چاہیئے کہ شب کے وقت پچاس درجہ سے کم کی گرمی نہونے پائے۔ اس زمانہ مین کیڑے مکوڑون کو دیکھتے رہنا ضرور ہے - اگر پیدا ہو گئے ہون تو ان کو ضائع کر دینا چاہیئے، ورنہ موسم تبدیل ہونے پر وہ نقصان پہنچانے لگین گے۔

## ماہ فروری کی ترکاریان

عموماً اس ماہ مین بہ نسبت دوسرے مہینون کے زیادہ برف گرتی ہے لیکن ہوشیار باغبان کو لازم ہے کہ گملون اور صندوقون اور دیگر چوڑے ظرف و شیشے کے چوکھٹون مین جن مین نیچے سے گرمی پہونچائی جا سکتی ہے۔ ترکاریون کے بونے کی تیاریان کرتا رہے۔ برف کا گرنا اس کا مانع نہ ہوگا نیچے کی گرمی سے مراد صرف گرم کیاریون سے ہے جو زمین سے اونچی بنائی جاتی ہین۔ اور جن مین گملے اور چوڑے منھ کے کونڈے وغیرہ کنارے تک گاڑ دئے جاتے ہین۔ گاجر، شلجم۔ سلاد۔ کرم کلا۔ پالک۔ کاسنی۔ مرچوبہ۔ مولی۔ کرس کے تخم بو دینا

چاہیئین - اگر شیشے کے چوکٹے موجود نہ ہون تو گملے، کونڈے اور صندوقون کو گرین ہاؤس یا اسٹور مین رکھنے چاہین -

## پھل

اس ماہ کے ختم ہوتے ہوتے پھل کے درختون مین پھر جان واپس آتی ہوئی معلوم ہوگی - جڑون سے تمام کچرہ نکال دینا چاہیئے - اور ان کے چارون طرف سے مٹی کھود کر نکال دینے کی تیاری کرنا چاہیئے، یہ اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک کہ برف گرنے کی امید بالکل قطع نہ ہوجائے - اگر موسم کے جلد شروع ہونے کے آثار ہون تو سیب ـ ناسپاتی - زرد آلو، اور "آلوچہ" کے درختون کو اس ماہ کے آخر مین تراش دیا جائے - اور کھاد و یدی جائے -

"اسٹرابیری" کے لئے کیاریان بنائی جائین، اور ان مین اس کی پودھ نصب کردی جائے -

## پھول

اس ماہ کے آخر سے پھول کے باغات مین کام کا زمانہ شروع ہوجائیگا - انگریزی موسمی پھولون کے بیج گملون اور طشتریون مین بوئے جائین اور علی الخصوص "کال سی اُو لے رِی آ" Calceolaria

| | |
|---|---|
| " سینی رار یا " | Cineraria |
| " ہارٹ سیز " | Heartsease |
| " آسٹر " | Aster. |
| " لارکس پر " | Larkspur. |

اس لئے کہ ان کے درخت بہ نسبت دوسرے قسم کے پودون کے عرصہ مین تیار ہوتے ہین - اگر برف کا گرنا منقطع ہو گیا ہو تو گلاب "جی رانیم" اور "فیوشیا" کے پودون کو تراش دیا جائے - اور ان کی قلمین بالو مین دبا کر کسی سایہ دار مقام پر رکھدی جائین - "جی رانیم" "فیوشیا" اور گلاب کے گملون مین تبدیلی مٹی کے لئے یہ زمانہ زیادہ موزون ہوتا ہے -

باہر کی کیاریون اور روشون کو دیکھنا چاہیئے - اور کچرہ وغیرہ سے صاف کرا کر مٹی کی گوڑائی کرا دی جائے - اور درخت و پودے نصب کرنے کے لئے تیار کر لینا چاہیئے -

## ماہ مارچ کی " ترکاریان "

کوہی مقامات کے باغات مین یہ مہینہ باغبانون کے لئے زیادہ عدیم الفرصتی کا ہوتا ہے - قریباً نصف ماہ گذر کر جو ترکاریان گزشتہ ماہ مین بوئی گئی ہین وہ اس

قابل ہو جاتی ہین کہ ان کو سایہ سے اکھاڑ کر کھلی کیاریون مین لگا دیا جائے۔ اور انہین ترکاریون کی کاشت دوبارہ فصل کے لئے بہر کر دیجائے۔ مٹر سیم ٹماٹو، سالسی فائی، چقندر، پیاز، کرم کلا۔ اور گانٹھ گوبھی کے تخم سایہ دار کیاریون مین لگا کے جائین، یا گملون، کونڈیون اور صندوقون مین بو دی جائین۔

## پھل

اس ماہ مین پہل دار درختون کو کاٹ چھانٹ دینا چاہیے۔ چھانٹنے کا طریقہ ہر ایک پہل کے درخت کے بیان مین کیا جائے گا، صرف اسقدر یاد رکھنا چاہیے کہ جو کچھہ کارروائی درختون کے ساتھ اس وقت کی جائے گی اس کا عمدہ اثران کے پہلون پر یقیناً پڑے گا۔

## "پھول"

اس ماہ مین گرین ہاوس اور "اسٹوو" کو از سر نو درست کر لینا ضروری ہے۔ "جی رانیم" "فیوشیا" گلاب، "ہائی ڈرن جی اس Hydrangeas" بی گونیا وغیرہ کی قلمین لگا دی جائین تو عمدہ ذخیرہ درختون کا تیار ہو جاتا ہے۔

"ہے یاسنتہ" Hyacinth.

"نارسی سس" Narcisus.

Gladiolus. "گلی ڈی اولس"

Tulips "ٹیولپ"

Ranunculus. "رانن ہکیوکس"

Anemone. "اے ڈمون"

Spiroêas. "اس پے ریاس"

Ixias. "اکسیاس"

"اس پارکس اس" Sparaxis. اور مختلف اقسام کے سوسن کے پودون کو گملون مین یا روشون مین مٹی کی کھاد دیکر نصب کردے جائین۔

گلاب کے پودون کو اگر وقتاً فوقتاً رقیق کھاد دیدی جائے تو حیرت ناک اثر اونپر ہوتاہی۔ جرانیم ،، اور فیوشیا، کو بھی اسی قسم کی کھاد کیاریون مین کبھی کبھی دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اس ماہ کے آخر مین موسمی پھولون کے چھوٹے چند روزہ پودون کو دوبارہ اکھاڑکر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لے جانا چاہیئے۔

Calceolaria. "کال سی اولی ریا"

Cinerarias. "کالی نی ریے ریا"

Heartsease. "ہارٹ سینر"

اس قابل ہو جاتے ہین کہ اِن کو مستقل طور پر جہان لگانا ہو لگا دیا جائے ایک بات کا خیال رکھا جائے کہ ہوا اور روشنی اِن کو معقول پہنچتی رہے۔ اسکی بہترین تدبیر یہ ہے کہ اِن کے اوپر پارچہ کا شامیانہ تان دیا جائے ان کو پانی دینے مین کوتاہی نہ کرنا چاہیئے، اور ہفتہ مین ایک بار رقیق کھاد کا ہلکا لوشن دیدیا جائے اگر اس زمانہ مین ایسے موسمی پھولون کے درختون کی معقول نگہداشت کی جائے تو آیندہ چل کر خوب بہار دکھاتے ہین۔

فرن کے گملون کو بغور دیکھ لیا جائے۔ اگر ان کے بدلنے کی ضرورت ہو تو بدل دئے جائین۔ بہت قسم کے ملایم اور نازک پودے جو شیشون کے چوکٹون کے نیچے لگائے جاتے ہین اِن کو دوسرے گملون مین نصب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

| | |
|---|---|
| سدابہار "فلاکس" | *Phlox* |
| "کارنیشن" | *Carnation* |
| "پی کوٹی" | *Picotee* |
| "ہائی ڈرنجیا" | *Hydrangea.* |

کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہو گی، پُرانی مٹی نکال کر نئی مٹی ڈال دینا چاہیئے پُرانی اور سڑی شاخون، و پتون کو دور کر دیا جائے اور قلمین لگا دی جائین۔

شام سے صبح تک سردی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیئے احتیاط رکھی جائے کہ گرین ہاؤس اور ''اسٹود'' کا ٹمپریچر زیادہ گھٹنے نہ پائے۔

## ماہ۔ اپریل کی ترکاریان

یہ بھی کام کا مہینہ ہوتا ہے، باغبان لوگ سخت عدیم الفرصت رہتے ہین جن ترکاریون کی تخم ریزی ماہ گذشتہ مین کی گئی ہے ان کی تخم ریزی پھر کی جائے جو پودے ایک جگہہ سے اکھاڑ کر کیاریون مین لگائے گئے ہین ان کی معقول سیرابی کرتے رہو۔

آسٹرابیری مین پختگی آچکی ہوگی، پانی خوب دیتے رہو ورنہ پھل چھوٹے اور بدمزہ ہون گے۔ دوسرے پھل کے درختون کو کافی طور پر پانی ملنا چاہیئے۔

## پھول

گلاب، جے رانیم اور ریفیوشیا کے پودے تیزی کے ساتھ بڑھتے ہون گے ان کی خوب سیرابی کرتے رہو وقتاً فوقتاً رقیق کھاد کا دینا مفید ہوتا ہے۔ اور خاص گملون اور کونڈیون کے گلابون مین رقیق کھاد ضرور دی جائے۔

ڈہلیا۔ کے بلب کو دیکھتے رہنا چاہیئے ان کو پورا اپنے گملون سے نکال

تازی اور کھاد آمیز مٹی گملون مین بھر کر ان کو لگا دیا جائے، مٹی جسقدر زیادہ زرخیز اور زوردار ہوگی، اوسی قدر اچھا ہے۔

"کلے ڈی ام" Caladium.

"ایلو کے سی اس" Alocasias.

"گیس نیر اس" Gesneras.

"گلاکس ای نی اس" Gloxinias. ان کی گانٹھون کو گملون مین لگا دیا جائے۔ گلاب

"جے رانیم" Geranium. فیوشیا Fuchsia

اور "بیگونیا" Bigonia وغیرہ کی قلمین لگا دی جائین۔ تو جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔

## ماہ مئی کی ترکاریان

ترکاریون مین کسی خاص قسم کی ضرورت اس مین نہین ہوتی۔ جن ترکاریون کے پودے ماہ گذشتہ مین نصب کر دئے گئے ہین یا جو حال کے بوئے ہوئے ہین۔ ان مین پانی خوب دینا چاہیئے۔ عموماً یہ مہینہ بہت خشک ہوتا ہے۔ اگر پانی پورے طور پر نہ دیا گیا تو جڑون کے خشک ہو کر چھوٹے رہ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے

امریکہ کی مکئی کی تخم ریزی کر دینا چاہیئے۔

## پھل

"سیب"، "ناسپاتی"، "الوچہ" اور "چیریز"
قریبًا تیاری کے ہوں گے۔ پرندوں اور گلہریوں سے ان کے پھلوں کے بچانے کی تدبیر کرنا چاہیئے۔ اگر پانی کافی مقدار میں دستیاب ہو تو کوتاہی ہرگز نہ کی جائے۔

## پھول

اس زمانہ میں "گرین ہاؤس" اور اسٹوڈین پچکاری کا استعمال ضروری کیا جائے بہت سے موسمی پھولوں کے درختوں میں پھول آنا شروع ہو جائیگا۔

"سینی ریریاس" Cinerarias.

"پینزی" Pansy

کال سی اولاریاس" اور Calceolarias.

می میولس Minulus کو اگر سیراب کرتے رہنے کی ضرورت ہوگی۔

"ہائی ڈرن جی اس Hydrangeas

میں بالیدگی آچلی ہوگی۔ ان کی جڑوں کی مٹی کو ڈھیلی کر دیا جائے تو ان کو زیادہ

سفید ہوتا ہے۔ ایک ماہ کے بعد خوب پھول کی بہار دکھاتے ہین۔

## جون

اس ماہ مین بھی آیندہ کے لئے ترکاریون کے بیج بوئے جاتے ہین۔ بہت قسم کی ترکاریاں قابل استعمال تیار ہوجاتی ہین۔ کرس کی جڑین کھول دی جائین۔

## پھل

کوئی خاص کام اس ماہ مین نہین کیا جاتا۔ البتہ درختون مین پانی دیتے رہنا چاہیئے۔ پیوند کے لئے یہ زمانہ زیادہ موزون ہوتا ہے۔

## پھول

بہت قسم کے موسمی پھول اور گلاب، "فیوشیا"، "جے رانیم" اور ہائی ڈرجینا" خوب پھولتے ہین، پانی خوب دیتے رہنا چاہیئے۔ بیگونیا بہار پر ہوگا۔ اس زمانہ مین اکثر اقسام کے موسمی پھولون کی قلمین لگائی جائین تو جلد جڑ پکڑ لیتی ہین۔ کملی کیاریون اور سایہ مین رکھے ہوئے درختون مین پچکاری کرتے رہنا ضروری ہے

فرن کو بھی سیراب رکھنا بہت ضروری ہے۔

## جولائی

برسات شروع ہوجاتی ہے جو بیج اس ماہ مین یا بعد کے مہینون مین بوئے جائین ان کو کھلی ہوئی جگہہ مین نہ رکھا جائے، بلکہ سایہ مین رکھنا چاہیئے۔ تاکہ پانی کی زیادتی سے ان کو نقصان نہ پہنچے، آئیندہ فصل کے لئے ترکاریان بھی بوئی جاتی ہین۔

## پھل

سیب۔ ناسپاتی۔ الوچہ، پکنے لگتے ہین اور ہر قسم کے نقصانات سے ان کو بچانے کا زمانہ بھی ہے۔ اس ماہ کے آخر مین پہاڑی الوچہ کے تخم بوئے جائین تاکہ چند ولایتی اقسام کے الوچون کے پیوند ان پر لگادئے جائین۔

## پھول

ڈہلیا مین پھول آنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی رقیق کھاد ان کو بہت مفید ہوتی ہے ”اسٹلو“ اور گرین ہاؤس مین معلق ٹوکریون مین جنگلی فرن اور دیگر اقسام کے

Adiantum ”اے ڈی ان ٹم“

Davallias. ”ڈول لیا“

"نفرو لی پس ڈف فی" Nephrolepis. Duffi
وغیرہ نصب کرکے اور بیچ مین "بی بیگونیا" لگادیا جائے تو زیادہ خوشنما معلوم
ہوتا ہے، "فیوشیا" سرعت کے ساتھ بڑھتے ہونگے۔ اور تین چار انچھ کے
گملون مین کھاد آمیز مٹی بھر کر ان کو نصب کردیا جائے۔ اور پانی کے نکاس کا انتظام
کردیا جائے۔

"بیگونیا" Begonia

"ڈی فن لے کیاس" Dieffenbachias

"ان تھوری ام" Anthurium.

"ڈرے سی ناس" Dracaenas

"کروٹن" Croton اور

جرے نی ام Geranium فیوشیا Fuchsias.

"ہائی ڈرن جی ا" Hydrangea کی قلمین لگائی
جائین، گرین ہاوس اور اسٹو کو دیکھا جائے کہ ان مین کیڑے مکوڑے تو پیدا
نہین ہوگئے ہین، جہانتک ہوسکے ان کے اندر ٹمپریچر یکسان رکھا جائے۔

## ماہ۔ اگست کی ترکاریان

چونکہ اس ماہ مین یا تو بارش مسلسل ہوتی رہتی ہے۔ یا مسلسل کئی روز تک

بارش بند رہتی ہے - اس لئے کھلی ہوئی کیاریوں میں کوئی تخم ریزی نہیں کی جاتی کھلی ہوئی کیاریوں میں جو چھوٹے پودے گذشتہ میں لگائے گئے ہیں - بارش کے پانی سے اِن کی جڑیں کھل تو نہیں گئی ہیں - یا اُکھڑ تو نہیں گئے ہیں -

## "پھل"

سیب - ناسپاتی - الوچہ پختہ ہوکر توڑ لینے کے قابل ہو جاتے ہیں - پھلوں کے پختہ ہونے کے بعد درختوں میں تکان آ جاتی ہے - اس لئے جلد ان کو توڑ لینا چاہیئے اس ماہ میں پیوند لگایا جاسکتا ہے - اور خاص کر آڑوں میں چشمہ باندھا جاسکتا ہے -

## پھول

بیگونیا جی رانی ام اور فیوشیا وغیرہ کی قلمیں گرم مکان میں بالوں میں دبی ہوئی رہنے دیجائیں "ہائی ڈرن جی آ" کی قلمیں لگائی جائیں تو آخر مارچ تک عمدہ پودے تیار ہو جاتے ہیں "فیوشیا" اس ماہ میں خوب بڑھ جاتے ہیں - ان میں ٹیکیں لگادی جائیں "ڈہلیا" میں بھی ٹیکوں کی ضرورت ہوتی ہے شیشے کے چوکٹے اور گرین ہاوس وغیرہ کو بغور دیکھتے رہنا چاہیئے یہی زمانہ ہے کہ کیڑے مکوڑے مختلف قسم کے پیدا ہوکر پودوں کو نقصان پہنچاتے ہیں -

گلاب کے درختوں میں چشمہ باندھا جاسکتا ہے - اقسام

"چائی نا" China ٹی Tea
اور "بوربن" Bourbon وغیرہ کی قلمیں شیشے کے چوکٹون مین
لگائی جاسکتی ہین۔

## ماہ ستمبر کی ترکاریان

اس ماہ کے شروع مین اگر گاجر۔ کرم کلا، اور پھول گوبھی کے بیج کسی سایہ دار جگھہ مین بودئے جائین تو موسم خزان کے ختم ہوتے ہوتے کھانے کے قابل یہ ترکاریان ہوجاتی ہین۔ اگر گنجایش کافی ہو تو دوسری ترکاریان بھی بوئی جاسکتی ہین۔ بیج حاصل کرنے کے لئے اچھے صحتور اور قوی درخت منتخب کر لئے جائین۔

## پھل

بعض اقسام کے سیب۔ ناسپاتی اور بیر جو اس ماہ مین پختہ ہوتے ہین۔ ان کو پرندون کے حملون سے بچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پختہ پھل توڑ لینے کے بعد تمام سڑی گلی شاخون اور پتیون کو توڑ لینا چاہیئے، خشک اور پورانی شاخون کو جن مین پھل آچکے ہین۔ ان کو کاٹ لیا جائے اور درخت کی ہر طرف سے

# ماہ - اکتوبر کی ترکاریان

کرس کی کیاریون مین تازی کھاد ڈالی جائے، ہاتی چاک کے بیج جمع کر لیئے جائین - اور درختون کو کاٹ دیا جائے - اور جڑون مین تازی کھاد دیدی جائے کا ہو، کریس، اور گاجر وغیرہ کے بیج شیشے کے چوکٹون مین بودئے جائین - تاکہ موسم سرما مین کھانے کے لایق ہو جائین -

## "پھل"

اِس زمانہ مین تمام پھل کے درخت حالت سکون مین ہوتے ہین، سیرابی بند کر دیجائے، اور کبھی کبھی خفیف پانی دیا جائے، اس ماہ کے ختم ہوتے ہوتے عام طور پر سب درختون کی شاخین تراش دی جائین، کوہی مقامات مین اِس طرف بالکل توجہ نہین کی جاتی جو پھل کے درخت اپنے موسم مین نہ پھلے ہون اُن کی جڑون کی قطع برید کر دی جائے -

## پھول

بہت قسم کے پھول کے درخت اِس زمانہ مین حالت سکون مین رہتے ہین "فرن" Fern.

"گلاک سی نیاس"

"کیس نیراس"

"ڈی فن سبے کیاس" وغیرہ کو

برائے نام پانی دیا جائے۔ گانٹھ دار پودون کو عموماً پانی نہ دیا جائے اور زمین جب خشک ہوجائے اور ان کے "تنے" سوکھ جائین تو ان کی جڑون کو نکال کر باحتیاط خشک بالو یا لکڑی کے برادہ مین دبا دیئے جائین۔ اسٹوڈ کا ٹمبر بیحد خاص کر شب مین بڑھا دیا جائے۔ سوکھے پہولون کے بیج جمع کر لیے جائین، اور کیاریون کو کھود کر درخت نکال لیئے جائین۔

## ماہ نومبر کی ترکاریان

اِس ماہ مین ترکاریون کی کاشت مین زیادہ کام نہین ہوتا۔ ماہ گذشتہ کی بوئی ہوئی ترکاریون کے چہوٹے پودون کو سایہ مین رکھا جائے۔ جو ترکاریان کہ تیار ہوچکی ہین، اور ان کے بیج پختہ ہو گئے ہین ان کے بیجون کو جمع کر لیا جائے۔

### پھل

اِس ماہ مین کوئی کام پہلون کے درختون مین نہین کیا جاتا۔ جہان تک

مجھے علم ہے کہ بعض مقامات پر شیشون کے چوکٹون مین بیل کے درختون کی کاشت نہین کی جاتی۔ بیل کے نازک پودون کو کھرے سے بچانے کی ضرورت اس ماہ سے شروع ہو جاتی ہے۔

## پھول

نازک پھول کے پودون کو سردی سے بچانے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ بعض اوقات اس ماہ مین سخت بارش اور پالے کے ساتھ برف بھی گرتی ہے، گرین ہاؤس وغیرہ کا شب کے وقت ٹمپریچر بڑھا دینا چاہیئے۔ ورنہ نایاب نازک نفیس پودون کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اگر ٹمپریچر ساٹھ درجہ سے کم ہوا تو فرن اور آرکڈ کو سخت نقصان پہنچیگا۔ تمام پودون کو پانی بہت کم دیا جائے اور بہتون کو قطعی طور پر نہ دیا جائے۔ اور اس خصوص مین باغبان کو اپنے ذاتی تجربہ اور مقامی ضرورت کے لحاظ سے کاربند ہونا چاہیئے۔

## ماہ دسمبر کی ترکاریان

اس ماہ مین کسی خاص کام کی ضرورت ترکاریون مین نہین ہوتی بلکہ قریب قریب جن کا تذکرہ ماہ گذشتہ مین کیا گیا ہے انہین کو اس ماہ مین بھی کیا جائے

اگر مناسب ہو تو اکتوبر کی بوئی ہوئی پود کو گرم کیاریوں یا شیشے کے چوکٹوں کے نیچے رکھا جائے لیکن میدانی علاقوں میں ان مہینوں میں ترکاریاں، تیار ہو کر بازاروں میں بکنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اور بآسانی ملنے لگتی ہیں۔ اس لئے زیادہ تردد کی ضرورت نہیں۔

## پھل

اس ماہ میں بھی پھل کے درختوں میں کوئی کام نہیں ہوتا، برف گرنا شروع ہو جاتی ہے۔

## پھول

جن کاموں کی تفصیل ماہ گذشتہ میں کی گئی ہے، انہیں کاموں کو اس ماہ میں بھی کیا جائے۔ جو پھول کہ اس موسم سرما میں پھولتے ہیں۔ انھیں بہت خفیف پانی دیا جائے۔ بقیہ درختوں کی سیرابی بالکل بند کر دی جائے اور ان کی زندگی قایم رکھنے کے لئے بہت خفیف کبھی کبھی سیرابی کر دیجائے۔

## بالخیر تمت